یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کی دن روز نامہ آفس پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک
سالانہ ششماہی
خریداران ممالک بیرون سے ... ۱۰ شلنگ ۵ شلنگ
عام سے ... ... ۷ ۔ ۔ ۴ ۔ ۔
طلباء اور کسٹاعت پیشہ اصحاب سے بشرط تصدیق عہدہ عام سے
بغیر چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔ نمونہ کا پرچہ
آوہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ
تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی
مضامین مفید عام اور خبرین بمفت درج کی جائینگی۔

ترسیل زر
ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

اشتہاری
وفہ ضابطہ دیوانی
بعدالت منشی غلام حیدر
ضابطہ دیوانی

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

ایڈیٹر منشی فاضل شیخ غلام محمد محمد عدالت

جلد (۶) امرتسر شعبان ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ نمبر ۳۷

وکیل

امرتسر ۱۷ شعبان ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۳۷

انگلستان کی نئی وزارت

آخر کار جیسا کہ عام خیال تھا انگلستان کی پبلک نے یونینسٹوں کے حق میں فیصلہ دیا اور اوسی فرقے کے اصحاب بکثرت پارلیمنٹ کی ممبر مقرر ہوئے۔ ہمیں بھی امید و کیل کے متعدد پرچون میں پہلے ہی ظاہر کی تھی کہ برٹل فریق گلیڈسٹون کے مرجانے اور لارڈ روزبری کی علیحدگی سے کچھ ایسا درہم برہم ہوگیا ہے کہ اوسکی شیرازہ بندی اور از سر نو جمعیت کی فراہم ہونیکے لیئے ابھی وقت درکار ہے اور اسی بناء پر ہمنے صاف لفظون مین لکھدیا تھا کہ غالبًا بھوی وزارت قائم ہوگی جسکے خیال کے مطابق نتیجے عام مین آئے اور پارلیمنٹ کے ممبرون کے انتخاب کے نتیجہ کے شایع ہوتے ہی نئی وزارت کے اراکین کے نام بھی مشتہر ہوگئے۔ اگرچہ ہم ہندوستانیون کیواسطے کسی فرقے کا غلبہ کوئی اثر نہین رکھتا۔ اور یہہ ساری تفریقین اور خصوصیتین فقط انگلستان یا کسیقدر تفاوت کے ساتھ آئرلینڈ کے رہنے والون کے لیئے ہین۔ تاہم چونکہ ہم بھی آخر اوسی سلطنت کے جزو بلکہ جزو اعظم ہین اس اعتبار سے لامحالہ ہمارے ملک کو بھی اس سے کسیقدر آشنائی ضرور ہے بناء علی ہذا ہم اپنے ناظرین کی آگاہی کے لیئے کچھ حالات بعض سربرآوردہ عہدہ دارون کے لکھتے ہین تاکہ انہین معلوم ہو کہ وہ کس طبیعت کے ہین اور اون کا میلان خاطر کس طرف کو ہے اور بحسب ظاہر اونکا تقرر قلمرو انگلشیہ پر کیا کچھ اثر ڈالیگا۔

سب سے اول لارڈ سالسبری ہین جو پچھلی وزارت مین وزیر اعظم بھی تھے اور وزیر خارجیہ بھی۔ مگر ابکی اونہون نے فقط صدارت عظمیٰ اور مہتمداری کی عہدہ پر ہی قناعت کی اور وزارت خارجیہ کی نازک عہدہ سے سبکدوشی اختیار کی اس علیحدگی کی وجہ اگرچہ ہر ایک شخص نے اپنی اپنی رائے کے مطابق جداگانہ قرار دی ہے اور اس حساب سے ہمین بھی اتھا

وکیل

امرتسر ۱۷ شعبان ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۳۷

انگلستان کی نئی وزارت

آخر کار جیسا کہ عام خیال تھا انگلستان کی پبلک نے یونینسٹوں کے حق مین فیصلہ دیا اور اوسی فرقے کے اصحاب بکثرت پارلیمنٹ کی ممبر مقرر ہوئے۔ ہمیں بھی امید وکیل کے متعدد پرچون مین پہلے ہی ظاہر کی تھی کہ برٹل فریق گلیڈسٹون کے مرجانے اور لارڈ روزبری کی علیحدگی سے کچھ ایسا درہم برہم ہوگیا ہے کہ اوسکی شیرازہ بندی اور از سر نو جمعیت کی فراہم ہونیکے لیئے ابھی وقت درکار ہے اور اسی بناء پر ہمنے صاف لفظون مین لکھدیا تھا کہ غالبًا بھوی وزارت قائم ہوگی جسکے خیال کے مطابق نتیجے عام مین آئے اور پارلیمنٹ کے ممبرون کے انتخاب کے نتیجہ کے شایع ہوتے ہی نئی وزارت کے اراکین کے نام بھی مشتہر ہوگئے۔ اگرچہ ہم ہندوستانیون کیواسطے کسی فرقے کا غلبہ کوئی اثر نہین رکھتا۔ اور یہہ ساری تفریقین اور خصوصیتین فقط انگلستان یا کسیقدر تفاوت کے ساتھ آئرلینڈ کے رہنے والون کے لیئے ہین۔ تاہم چونکہ ہم بھی آخر اوسی سلطنت کے جزو بلکہ جزو اعظم ہین اس اعتبار سے لامحالہ ہمارے ملک کو بھی اس سے کسیقدر آشنائی ضرور ہے بناء علی ہذا ہم اپنے ناظرین کی آگاہی کے لیئے کچھ حالات بعض سربرآوردہ عہدہ دارون کے لکھتے ہین تاکہ انہین معلوم ہو کہ وہ کس طبیعت کے ہین اور اون کا میلان خاطر کس طرف کو ہے اور بحسب ظاہر اونکا تقرر قلمرو انگلشیہ پر کیا کچھ اثر ڈالیگا۔

سب سے اول لارڈ سالسبری ہین جو پچھلی وزارت مین وزیر اعظم بھی تھے اور وزیر خارجیہ بھی۔ مگر ابکی اونہون نے فقط صدارت عظمیٰ اور مہتمداری کی عہدہ پر ہی قناعت کی اور وزارت خارجیہ کی نازک عہدہ سے سبکدوشی اختیار کی اس علیحدگی کی وجہ اگرچہ ہر ایک شخص نے اپنی اپنی رائے کے مطابق جداگانہ قرار دی ہے اور اس حساب سے ہمین بھی اتھا

عمل ہر کسی ہمین اپنے ذاتی خیال کا اظہار کرین مگر اس موقع پر ہم اسکا اظہار مناسب نہین سمجھتے بلکہ اگر چلکر ہم کسی جانشین مارکوئیس اوف لینسڈون کے حالات بیان کرنے کا وقت ظاہر کرین گے۔ بالفعل لارڈ موصوف کی کسی قدر حالات پر اکتفا کرتے ہین۔ صاحب ممدوح اس وقت انگلستان مین سب سے زیادہ معتمد اور قابل مدبر سمجھے جاتے ہین اور چونکہ بڑے بڑے معرکہ کے معاملات مین شریک رہے ہین اس وجہ سے انکا تجربہ بہت وسیع سمجھا گیا ہے سن و سال مین بھی ستر سے متجاوز ہین اور تقریبًا پینتیس سال سے سلطنت مین متعدد اور مختلف صیغون مین خدمت کی ہے مسٹر ڈسریلی (جو بعد مین ارل بیکنسفیلڈ ہوگئے تھے) کی وزارت مین مدت تک وزیر صیغہ ہند رہے۔ اور اسی مسٹر ڈسریلی کے ساتھ برلن کانگرس مین انگلستان کیطرف سے وکیل بن کر شامل ہوئے اور اوس سے پہلے بھی بیدات خاص مین شریک غیرے سلطنت انگلستان کیطرف سے قسطنطنیہ کی کانفرنس مین شامل ہوئے۔ غرضکہ یورپین پالیسی کی نشیب و فراز اور پولیٹیکل داؤ گھات سے بخوبی واقف ہین اور سوا انگلستان مین ایسا پرانا مدبر کسی فریق مین موجود نہین جو اپنے اور بیگانون مین اس وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہو جو انکو انگریزی بلکہ یورپین ہمعصر سب کے سب یکے بعد دیگرے چل بسے اور حق پوچھو تو آپ ہی یادگار سلف باقی رہگئے ہین ہین اور اگرچہ زمانے کی حقہ بازی کے ہاتھون اون شاطرون مین سے کوئی ایک بھی باقی نہ رہا۔ یا یون کہین کہ وہ بساط ہی اُلٹ چکی۔ مگر خوبی قسمت سے یہ اب تک صحیح و سالم زندہ ہین اور اپنے ملک اور بادشاہ کی خدمت کیئے جاتے ہین۔ صاحب ممدوح علاوہ ذاتی قابلیت کے خاندانی اعزاز بھی علی وجہ الکمال رکھتے ہین اور پوری دس پشتون سے انگلستان کی متقدر امرا مین محسوب ہوتے ہین۔ انکے خاندان کی مورث اعلیٰ لارڈ پرکی ہوئے ہین جنہون نے سولہوین صدی عیسوی کے وسط مین عروج پایا۔ اور اوس دن سے آجتک انکی اولاد نے عزت اور حرمت کے ساتھ اپنے خاندانی اعزاز اور اقتدار کو نباہتے دیا۔ اور موجودہ لارڈ سالسبری کیوقت مین تو یہہ اعزاز معراج کمال کو پہونچا۔ کیونکہ یہ تین دفعہ صدارت عظمیٰ کے رتبہ پر فائز ہوئے جو انکے بزرگون مین سے کسی کو بھی نصیب نہ ہوا۔ اس عالی نسبی کی سبب سے یا طبعًا صاحب موصوف مین کسیقدر تعلی بھی پائی جاتی ہے اور بسا اوقات ایسی ایسی حرکات بھی بیساختہ سرزد ہو جاتی ہین جو عوام کی نظرون مین پسندیدگی کے ساتھ نہین دیکھی جاتین۔ ایک موقع پر اونہون نے نوجوان دادا بھائی کی حق مین کالا آدمی کا لفظ استعمال

کیا تھا۔ اور عرصہ تک انگلستان اور ہندوستان کی اخباروں مین اسکی شہرت رہی تھی۔ اونکی عادت مین داخل ہی وہ کسی کو اُبھارنے سے بالکل نہین اوبہرتے۔ اور نہ کسی کی ترغیب یا استعمال سے اپنی رائے مین کچھ تغیر کرتے ہین۔ اور نہ خود گلیڈسٹون کیطرح کسی غیر قوم یا ملک کیلئے انگریزون کو مشتعل کرتے ہین۔ وہ پورے انگریز ہین۔ اور اپنے ملک کی فوائد اور اغراض کو ہر ایک شی پر مقدم سمجھتے ہین۔ اور ہر معاملہ مین انگلستان کی فوائد اور اغراض کو فقط پیش نظر رکھتے ہین۔ اسمین خواہ کسی ملک کو کتنا ہی نقصان کیون نہ پہونچے اونہین اُس سے کچھ مطلب نہین۔ باوجودیکہ کنسرویٹو ہین اور کیسے سخت کنسرویٹو۔ مگر بھی لڑائی سے کوسون بھاگتے ہین اور اکثر موقعون پر اونکی صلح پسند پالیسی نے انگلستان کو خونریز معرکون سے نجات دلائی ہی۔ اگرچہ اکثر اس امن جوئی کی بدولت یہ بھی ہوا ہے کہ انگلستان کی فوجی رعب داب مین کچھ فرق آیا۔ مگر اونکی غرض حاصل ہوئی یعنی ہزارون جوانون کی گردنین مفت مین قربان نہ ہوئین اور انگلستان کا روپیہ فضول معرکون مین صرف نہ ہوا۔ مثال کے طور پر ہم یہان نہایت اختصار کے ساتھ چند واقعات درج کرتے ہین۔ جن سے صاحب موصوف کی صلح پسندی ظاہر ہی مگر یورپین اونکی اس حکمت عملی پر بزدلی کا داغ لگاتی ہین:-

(۱) فرانس نے ملک سیام مین اپنا تجارتی اقتدار بہ خوبی جمالیا۔ اور علاقہ جات ٹمبنگ اور انگکور مین پاؤن پھیلائے۔ اور وسط سیام مین فرانسیسیون کو اپنی برابر حقوق تجارت عطا کئے۔ اور علاقہ کنگ جنگ کا حصہ اونہین بدون کسے معاوضہ کے دیدیا۔

(۲) جزیرہ مڈگاسکر پر فرانسیسیون نے قبضہ کرلیا اور ہماری تجارت وہان بالکل مسدود ہوئی اور باوجودیکہ ہم نے شور و واویلا بھی کیا پھر بھی اوسپر کچھ توجہ نہ ہوئی۔ کچھ بھی نہ ہوا۔

(۳) ٹیونس مین تجارتی عہدنامہ ملیامیٹ ہوگئے اور جب تجارت مسدود ہوئی تو ہم خاموش رہے اور معاوضہ مین

(۴) ابی سینیا والون کو جنوبی سمائیلی لینڈ مین ایک بہت بڑا علاقہ دیدیا جس کا عوض لیدیکھ ملاکہ شاہ منیلک نے یہ اعلان کردیا کہ مین مہدیون کا دشمن ہون۔

(۵) چین مین جرمنون نے کیاؤچاؤ پر قبضہ کرلیا اور روسیون نے منچوریا پر۔ اور اسوقت سے حالات مین معاہدہ کیا تو اسمین بھی انگلستان کو کوئی معتدبہ فایدہ نہ ہوا۔

اونکی اس صلح پسند پالیسی پر یورپین حرف گیرون نے متعدد موقعون پر استہزا بھی کیا۔ بلکہ ناظر انگلستان مین صاحب ممدوح کی اس حکمت عملی پر سخت اعتراض ہوئے۔ چنانچہ ڈاکٹر ڈنس نے کنٹمپری ریویو مین ایک طویل مضمون لکھا ہی جس مین اونہون نے لارڈ سالسبری کی اس پالیسی پر سخت ردوقدح کی ہے۔ وہ لکھتے ہین:-

"موجودہ مشکلات اوس سازش کا نتیجہ ہے جو فرانس اور روس نے کر رکھی ہی اور جسکے رو سے وہ تحریری عہدنامون کی کچھ پرواہ نہین کرتے۔ اور ہمارے سلمہ حقوق کو نظر انداز کرتے ہین ہمین مصر مین ستاتی ہین اور دنیا کے اور حصون مین جہان تک ممکن ہو ذلیل کرنا چاہتے ہین۔ ایسی نازک موقعہ پر ہمارا وزیر صیغہ خارجیہ علانیہ ان ملاک غیر سے ہمارے تعلقات دوستانہ رہین۔ حالانکہ سارا یورپ اوسپر اس لیے ہنس رہا ہی۔ اسکے مقابلہ مین اگر روسیون کی مدبرانہ چال دیکھی جاے تو حیرت ہوتی ہی کہ تھوڑی سے عرصہ مین کسطرح اونہون نے اپنی فتوحات اور مقبوضات مین حیرت انگیز ترقی کی ہی۔ کسی درخت کا اندازہ اوسکے ثمر سے ہوتا ہی اور اسی اعتبار سے روسی حکمت عملی کا تفوق اوسکی کامیابی سے ظاہر ہوتا ہی جسطرح ہماری حکمت ناکامیابی سے روسی ہر معاملہ مین فتح پر فتح حاصل کر رہے ہین اور ابھی بہت کچھ کامیابی کی امید ہے۔ جس قدر اوسکا قدم بڑھتا جایگا اوسیقدر انگلستان کو اور خطرہ ہوگا۔ اس وقت ہمارے مدبر یہہ چال چلینگے کہ اوسکو کسی علاقہ پر قبضہ کرنے دین جسپر اوسکے دانت پہلے ہی سے ہون۔ اور جسکو وہ ضروری وقت پر واپس لیتا۔ اور اس بہانہ سے وہ اسی کسی ایسی تجویز سے مانع ہونگے جو بجنسہٖ ہر لحاظ سے پر مبنی ہو۔ اور جب یہہ چال چلی اور اوسنے وہ ملک پالیا تو آپس مین فخریہ کہتے ہین کہ ہم نے کس حکمت عملی سے اسکو ٹالا۔ اور یہہ کا نام انگریزی تدبر ہے۔"

مسٹر ایچ ڈبلیو ولسن جو ایک باخبر نامہ نگار ہین رسالہ نینشنل ریویو مطبوعہ اپریل مین رقمطراز ہین:-

"ہمارے وزراء کا بات بات پر جھکنا۔ ہر امر مین تامل۔ ہر موقع پر بزدلی کا اظہار اس نتیجہ کا موجب ہوا کہ یورپ

مین ہماری وقعت کم ہوگئی۔ دنیا مین ہماری تجارت کو نقصان پہونچا۔ ہماری فارن پالیسی کی غفلت کے یہہ نتیجے ہین۔ ظاہر اتودہ باتین بنانے اور وضعداری برقرار رکھنے مین بڑی ہوشیار ہین۔ مگر ہمین اس ظاہری نمود کیضرورت نہین۔ ہم کسی ایسی حکمت کے خواہان ہین جس مین ہمت اور عزم پایا جاے۔"

اگرچہ مارکوئس اوف سالسبری نے فشودا کے معاملہ مین کسیقدر جرأت دکھلائی۔ اور فرانس کو نیچا دکھایا۔ اور اوس ذرا سی ہمت کا نتیجہ بھی دیکھ لیا کہ فرانس فی الفور دب گیا۔ مگر ایک جزوی تلافی اتنی کثیر نقصانون کا معاوضہ ہرگز نہین ہوسکتی۔

ہماری رائے مین یورپین اور انگریز نکتہ چینیون کی یہہ اعتراض بالکل بے بنیاد ہین۔ لارڈ سالسبری خواہ کتنے ہی امن پسند ہون اور اس عادت کی سبب سے خواہ یورپ اونپر تمسخر بھی کرے مگر حق یون ہی کہ وہ لڑائی سے نہین ڈرتے اور جہان اونہین کامیابی یقینی دکھائی دیتی ہے وہان تو قطعاً فیصلہ کرکے ہی چھوڑتے ہین۔

ہم اپنی اس رائے کی تائید مین ٹرانسوال کا معرکہ مثال کے طور پر پیش کرتے ہین۔ یہان اونہون نے پہلے چاہا کہ معمولی دباعت سے کام لیکر اپنا مطلب حاصل کرین۔ مگر جب دیکھا کہ پریسیڈنٹ کروگر اور سٹائین کسیطرح قابو مین نہین آتے تو بلا تامل فوجین بھیجدین اور دونون جمہوری سلطنتون مین گدہون کی ہل پھیر دیئے۔ اور صاف لفظون مین علی الاعلان کہدیا کہ ہم کسی یورپین سلطنت کو بیچ بچاؤ کو تسلیم نہ کرینگے۔ بلکہ اگر کسی نے کہا تو ہم قطعی طور پر مسترد کرینگے۔ اب آج اس اعلان کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کروگر یورپ مین خاک چھانتا پھرتا ہے اور کسی سلطنت مین اوسکی شنوائی نہین ہوتی۔ بلکہ جہان جاتا ہی یا جانیکا قصد کرتا ہی وہین ہی صاف جواب ملجاتا ہی کہ ہمین تمہارے معاملہ مین مداخلت کی ضرورت نہین۔ ایم ڈیلکاسی (وزیر خارجیہ فرانس) نے جو جواب اوسکو دیا ہے وہ ایسا مضحکہ خیز ہے کہ ماری ہنسی کے سننے والا بیحال ہوجاتا ہی۔ اونہون نے کہا کہ ہم اس مداخلت مین بہت کم وقت نہ کرینگے۔ ہان اگر کسی اور سلطنت نے تقدم کیا تو اوس موقع پر اگر وہ تجویز فرانس کی حسب مدعا ہوئی تو شاید ہم مشارکت کرین۔ اب بھلا اس سلطنت کا حال ہی جو یورپ مین بہت کم وقت کی نیز مہینون باقی ہے۔ وہ جبکہ لارڈ سالسبری سے بھی بڑی پالیسی برتتے ہین چنانچہ بہت دیر نہین ہوئی کہ ہوس اوف لارڈز مین ارل کیمبرلی (جو اس وقت ہوس اوف لارڈز مین لبرون کی لیڈر ہین) نے ہندوستان کی سرحد مین پیشقدمی اور ملک گیری کی حکمت عملی پر اعتراض کیا تو لارڈ سالسبری نے جو کچھ جواب مین کہا اوسکا ایک حصہ ہم اپنے ناظرین کی ملاحظہ کیلئے بہ سبیل اختصار درج کرتے ہین۔ اونہون نے کہا:-

"ہمین ایک بیغرض ضروری ملک گیری اور اندازی کا سخت مخالف ہون جس سے مسلمانون کو خواہ مخواہ لڑائی کا اشتعال ہو۔ بجاے اوسکی تہذیب اور شائستگی کو بتدریج شایع کرنا چاہتا ہون جسکی سبب سے اپنے وقت پر وہ حرارت خود بخود فرو ہوجائیگی۔ ہمین یقین ہے کہ ہر ایک نیا ملک جو مفتوح ہو ہمارے لیے ایک نیا خطرہ بلکہ ایک نئی مصیبت ہی۔ اور اس سبب سے ہم عمداً اوس کو توقف مین ڈالتے ہین جس کیطرف ہماری آنکھین لگی ہوئی ہین۔ یہی وجہ ہی جبکہ یہ سرحدی قومین ہماری ہندوستانی رعایا کے ساتھ ہمخیال ہون ہم اس معاملہ مین جلدی کرنا نہین چاہتے اور یہی حال ہماری چین کی حکمت عملی کا ہی کہ اپنے مقبوضات مین کچھ ایذا دی کرنیکی کوشش کرین۔ ہمارا خلاصۃ المقاصد تو یہہ ہے کہ ہمارے خطرات مین کمی ہو۔ ارل کیمبرلی کی اس رائے سے کہ دیگر ممالک کی الحاق مین خطرہ ہی مین بدل سے اتفاق کرتا ہون اور مین بخوبی جانتا ہون کہ اس وقت سابقہ تیس چالیس برس کی حکمت عملی کیطرف مراجعت کرنا مناسب وقت نہین۔ اوس زمانہ مین ہماری پالیسی یہہ تھی کہ جو ساخ آئے اوسپر قبضہ کیا جاے اور جو مقابلہ مین آئے اوس سے جنگ کیجاے۔ یہہ پالیسی ہمارے لیے اب سخت خطرناک ہے"

اسلام کی حقیقت

اس مین لایق مصنف نے نہایت متانت اور خوبی سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ اسلام انسان کا فطرتی مذہب ہی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ماننے اور یقین کرنے کیواسطے نہ کسی معجزہ یا خرق عادت کیضرورت ہے اور نہ اس کے واسطے فلسفہ اور ہندسہ کا جاننا لازمی ہے۔ بلکہ اسکا ماننا انسانی فطرت مین ودیعت ہی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی عقلی دلایل سے ثابت کیا ہی کہ مخالف مذہب والون کو بھی سوائے تسلیم کے کوئی چارہ نہین اسکی خوبیان دیکھنے سے تعلق رکھتی ہین۔ ۱۴ر

مینجر اخبار وکیل امرتسر۔

وہ اسلیے کہ دیگر قومین ہماری مخالفت پر آمادہ ہونگی اگرچہ یہہ خیال بھی ایسا نہین جسے نظر انداز کیا جائے۔ کیونکہ یوروپ مین جس نگاہ سے ہمین لوگ دیکھ رہے ہین۔ اور جو کچھ ہماری شہرت ہو رہی ہے۔ وہ کسیطرح بھی اچھی نہین۔ مگر اس وجہ سے کہ اپنی بساط سے بہت کچھ باہر ہونگے۔ اور اپنی قوت سے زیادہ کام کرین گے۔ تم خواہ کتنے ہی طاقت مند اور قوی کیون نہ۔ پھر بھی تمہاری قوت جسمانی کے لیئے کوئی نہ کوئی حد ضرور ہونی چاہیئے۔ جس سے تجاوز کرنا تمہاری صحت کے لیئے ضروری مضر ہوگا۔ دانائی اور تہوّر کے یہ معنی نہین کہ اوسی انداز تک اپنی قوت کو صرف کیا جائے۔ لیکن اوس سے آگے بڑہنا دیوانگی اور وحشت مین داخل ہے۔"

ان دو خفیف شہادتون سے یہہ تو ظاہر ہوگیا کہ جو اصول ہم نے لارڈ صاحب کی کیریکٹر کا قائم کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔

اونکی دلمین یہہ خیال بھی بڑے استحکام سے جاگزین ہے کہ روس کو ہندوستان تک پہونچنے مین ابھی بہت وقفہ ہے۔ اونہون نے ایک موقع پر ہوس آف لارڈز مین ایک صاحب کو یون جواب دیا تھا۔ کہ آپ چھوٹے چھوٹے نقشون کا ملاحظہ کرتے ہین جن مین انگوٹھا تو ہندوستان پر رکھا جاتا ہے اور شہادت کی انگلی روس پر۔ جس سے آپ کو خوف ہو جاتا ہے کہ روس اب ہندوستان پر آپہونچا۔ اگر آپ بجائے اسکے بڑے نقشون کا استعمال کرین تو معلوم ہو کہ سرحد روس اور قلمرو ہند مین بڑا فاصلہ ہے۔ بڑی بڑی پہاڑی سلسلے اور خونخوار دریا اور لق و دق صحراء بیچ مین حایل ہین جن پر سے عبور کرنا کچھ ہنسی نہین۔

چونکہ ہمارا یہہ ارادہ نہین کہ اونکی مفصل سوانح عمری لکھین اسلیئے ضرور نہین کہ اونکی زندگی کے ہر ایک پہلو پر بحث کرین۔ جہانتک اونکی تعلقات ممالک غیر کی تفصیل ضروری تھی ہم نے اس مختصر مضمون مین ظاہر کرنیکی کوشش کی ہے۔ چونکہ اونکا وہ عہدہ اب ختم ہوچکا اور اب نئی وزارت مین اونہون نے فقط صدارت عظمیٰ پر ہی قناعت کی ہے اسلیئے ضرور تھا کہ اونکے وزارت خارجہ کے کارنامے۔ اور اونکا علمی نتیجہ پبلک پر ظاہر کیا جائے۔

مجلس الوزراء مین جو صدر اعظم کے دوسرے درجہ پر وزیر صیغہ خارجہ کا منصب ہے جو نئی وزارت مین مارکوس ادف لنیڈون کو ملا ہے۔ یہ صاحب نسبتاً کہن سال نہین۔ بلکہ یوروپین معیار کے روسے ابھی جوان ہین کچھ اوپر پچاس کے ہونگے۔ اور فی الجملہ ملازمت کے ہر ایک صیغہ مین تجربہ بھی حاصل کیا ہے۔ کینیڈا اور ہندوستان مین گورنر جنرل رہے۔ اور ہندوستان سے جاکر پچھلے انتخاب وزراء کے وقت وزیر صیغہ جنگ مقرر ہوئے۔ وہان سے ترقی پاکر نئی وزارت مین وزیر صیغہ خارجہ کے عہدہ پر ممتاز ہوئے جس قدر اختلاف انکی تقرری کی اشاعت پر انگلستان کے اخبارون نے متفق للفظ باستثناء ڈیلی میل کے ظاہر کیا اور کسی تقرر پر نہین ہوا۔ اسکی وجہ سوائے اسکے اور کچھ نہین کہ بوئیرون کی لڑائی مین ہماری فوجکی بدانتظامی کا حال طشت از بام ہوچکا تھا۔ اور اوس ساری خرابی کا موجب عام دستور کے مطابق وزیر صیغہ جنگ قرار دیا جاتا تھا اخبارون نے فقط اسی بناء پر ارادہ نہین اس عہدہ جلیلہ کے ناقابل ٹھیرایا۔ کہ اون سے صیغہ جنگ کا اہتمام قرار واقعی نہ ہوسکا تو وہ اس صیغہ مین جہان زیادہ تر دور اندیشی اور معاملہ فہمی درکار ہے کیا کرسکین گے۔ مگر لارڈ سالسبری بھی مجبور تھے سوائے اونکے اور کسی کو نامزد نہ کرسکتے تھے کیونکہ اونکی کیبنیٹ مین سوائے چار آدمیون کے کوئی اور قابل نہ تھا کہ اس عہدہ کا کام سنبھال سکے۔ (۱) ڈیوک اوف ڈیون شیر۔ (۲) مسٹر چیمبرلین۔ (۳) مسٹر بلفور۔ (۴) مارکوئس اوف لینڈون۔ ڈیوک اوف ڈیون شیر کو تو اونہون نے اس لیئے نظر انداز کیا کہ ایک تو وہ لبرل پارٹی مین سے نکلکر انمین شریک ہوئے ہین۔ اور علاوہ بران اونکی اپنی رائے کا کچھ پاس ہی رکھتے ہین۔ اور جب کوئی بات اپنے دلمین قایم کرین تو کسی کی مداخلت کو ہرگز گوارا نہین کرتے۔ بلکہ کسی کی کہے سنے سے اپنی طبیعت کی خلاف کرنا بہت برا سمجھتے ہین۔

دوسرے مسٹر چیمبرلین اونکا تازہ تجربہ ہوچکا تھا کہ وہ بہت بڑے خودرائی اور مزاج کی ضدی ہین جس بات پر اڑجائین اوس سے ہٹنا اونکے لیئے محال ہے۔ علاوہ بران اونکی مزاج اسقدر تیز واقع ہوئی ہے کہ باوجود پیرانہ سالی کے شباب کی حرارت اونمین سرتاسر موجود ہے۔

اور بعض اوقات حالت جوش مین ایسے حرف زبان پر بے تکلف لے آتے ہین۔ جن کا ایک ذمہ دار عہدہ دار کے سونھ سے نکلنا کسی طرح بھی موزون نہین۔ ابھی تھوڑے ہی دن گذرے ہین کہ فرانسیسیون پر ایک ایسی ہی چوٹ کی تھی۔ اسمین شک نہین کہ لارڈ سالسبری انکو یہہ عہدہ نہ دینے مین حق بجانب تھے۔ کیونکہ اگر صیغہ خارجیہ کا اختیار انکے ہاتھ مین دیا جاتا۔ تو ضرور تھا کہ برس چھ مہینے کے اندر ہی انگلستان کو کوئی اور لڑائی پیش آتی۔ جو لارڈ سالسبری یا دیگر اراکین وزارت کو کسیطرح بھی منظور نہین۔ مسٹر چیمبرلین کو اپنے اقتدار کے طغیانی ہوس مین کسی اور سلطنت سے ہمدردی نہین۔ ہان امریکہ والون کی طرف سے دونون کسی قدر مایل ہین۔ اور اسکی وجہ یہہ ہے کہ اونکی دوسری بیوی امریکن ہے۔

تیسرے مسٹر بلفور۔ یہ اونکے حقیقی بھتیجے ہین جو پولیٹکس مین اونکے جانشین سمجھے جاتے ہین بلکہ الیکشن سے پہلے عام خیال تھا کہ اگر مارکوئس اوف سالسبری بالکل مستعفی ہوئے تو مسٹر بلفور بجائے اونکے صدر اعظم ہونگے اونہون نے اسلیئے یہ عہدہ اونکو نہ دیا کہ اونکی سارے افعال میرے سر ہی تھوپے جائین گے۔ اور عام انگلستان کے باشندون بلکہ دیگر یوروپ کی اقوام کو یقین ہوگا کہ اگرچہ ظاہر مین مسٹر بلفور وزیر ہین۔ مگر در پردہ کل سیاہ و سفید خود مارکوئس کی ہاتھ مین ہے۔ اس خیال کو دور کرنے کیغرض سے یا جیسا کہ اخبار ٹرتھ کا خیال ہے علیا حضرت ملکہ معظمہ کے فرمانے پر یہہ عہدہ اونہین نہ دیا۔

اب رہے لارڈ لینڈون۔ اونمین بعض ایسی خصوصیات موجود ہین جو اس عہدہ کے لیئے شایان ہون سب سے زیادہ خوبی یہہ ہے کہ اونمین مسٹر چیمبرلین جیسی ضد مطلق نہین۔ وہ بخوشی خاطر اور خندہ پیشانی لارڈ سالسبری کی ہدایات بلکہ ارشادات کی کاربند رہین گے۔ اور لارڈ ممدوح کو باوجود علیحدگی صوری کے اس صیغہ کے ساتھ وہی تعلق اور اس پارٹمنٹ پر وہی اقتدار رہیگا جو آگے تھا۔ یہ ممکن نہین کہ لارڈ لینڈون کوئی ایسی حرکت کرین جو لارڈ سالسبری کی خلاف منشاء ہو۔ کچھ اسی پر موقوف نہین کہ وہ فقط اسلیئے مقرر ہوئے ہین کہ انمین اعلےٰ درجہ کی فرمان پذیری موجود ہے بلکہ یہہ بھی ہے کہ ذاتی طور پر وہ اس عہدہ کے لیئے مناسبت بھی رکھتے ہین۔ اونکا علو حسب شرافت خاندانی۔ پسندیدہ اطوار۔ فرانسیسی اور دیگر یوروپین زبانون مین خاصلانہ ممارست اونکی حق مین بہت بڑی سفارش ہین۔ عام طور پر یہہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اگرچہ اونکی قوت انتظامی اعلیٰ درجہ کی نہین مگر غیر ملکون کیساتھ تعلقات قایم رکھنے کا مادہ اور سفارتی اغراض کا کامیابی کے ساتھ روبراہ کرنا اونکی طینت مین مخمر ہے۔ جب لارڈ دفرن فرانس کی سفارت سے علیحدہ ہوئے تھے تو فرانسیسیون نے بھی خواہش لارڈ سالسبری کی یہی ظاہر کی تھی کہ لارڈ لینڈون کو اونکی جگہہ بھیجا جاوے۔ ممالک غیر کے سفیر اونکی اعلیٰ لیاقت اور دانائی سے باخبر ہین اور اونکی قدر کرتے ہین۔ لارڈ سالسبری نے اپنا تعلق اس صیغہ کے ساتھ اسطرح بھی قایم رکھا ہے کہ اپنے خلف اکبر لارڈ کرزنیورن کو نایب وزیر خارجیہ کا عہدہ دیا ہے۔

اگرچہ بہ حیثیت وزیر صیغہ جنگ لارڈ لینڈون کو کامیابی نہین ہوئی۔ اور علانیہ اون پر طعن و تشنیع بھی ہوئی مگر بے سوچے سمجھے سارا الزام انہین کے سر تھوپ دینا ٹھیک نہین ہے۔ حالانکہ یہ بدسلیقگی مدت سے چلی آتی تھی اور چونکہ امتحان کا کوئی موقعہ پیش نہ آتا تھا۔ اسلیئے بات ڈھکی کی ڈھکی رہ جاتی تھی۔ اب جو فریقہ مین ابھی ہوگئی تو وہ ساری نقص علی رؤس الاشہاد ظاہر ہوئے اور مارکوئس اوف لینڈون گو منصفہ قربانی ٹھہر گئے۔

البتہ اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ اونمین وہ قابلیت نہین کہ جو موجودہ جرمنی اور روسی وزراء خاصکر کو ہے۔ جرمنی اور روس بلکہ اور ممالک یوروپ مین اس تقرر پر کچھ بھی رد و قدح نہین ہوئی۔ اس کی وجہ ایک تو یہہ ہے کہ لارڈ لینڈون کی نسبت عام خیال ہے کہ وہ بہت کچھ لارڈ سالسبری کے محکوم ہونگے اور اپنی رائے کو زیادہ تر دخل نہ دینگے۔ اگر بجائے اونکے مسٹر چیمبرلین مقرر ہوتے تو آج سارے یوروپ مین ایک ہنگامہ برپا ہوجاتا کیونکہ وہ اپنی رائے کی کچھ ایسے پکے ہین۔ کہ ممکن نہ تھا کہ لارڈ سالسبری کو مداخلت کرنے یا مشورہ دینے کا حوصلہ ہوتا۔

اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ اونکی قابلیت کچھ ایسی ماورا نہین کہ یوروپین کنٹون مین ان کی تقرر سے کوئی اندیشہ پیدا ہو۔ (باقی آیندہ)

کانپور کی بڑی جنتری سنہ ۱۹۰۶ء
جنتری کرشنہ برہمن کے شائع
جسمین گرہ شنہ تہوار اور اسال اوری
ہیں ہی نظر لگنے تہوار اور اوری
نخاست اوری صحت اور اوری
بیمون کے سچے بیان کرنے سے علاج
نقشہ تاریخ یان کرنے سے
صاحبی اور تیاس اسانی سے
اور تیاس سے
پیٹ درد کا نقشہ
جنتری کا نقشہ
کرزہ زمین کا نقشہ
اوکی کا نقشہ
پیٹ درد کا نقشہ

ہم ذیل مین زبدۃ العارفین کہف العاشقین جناب مولانا و بافضل اولانا حضرت مولانا مولوی محمد علیصاحب ناظم ندوۃ العلماء کا تفقدنامہ جو انہون نے کمال عنایت سے ہمارے ناچیز مدرسہ کی نسبت تحریر فرمایا ہے بدتیغرض درج کرتے ہین کہ ہماری ناچیز خدمات کہانتک سلم کمیونیٹی مین قدردانی اور عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین - ہمارے لیئے یہ بہت بڑی کامیابی اور خوش اقبالی کی نیکفال ہی کہ ہماری قوم کے حقیقی پیشوا اور ہماری جماعت کے قافلہ سالار ہماری خدمات کی قدر کرین - فی الحقیقت ہمارا پرچہ جو حمایت اپنی ہم مذہبونکی کر رہا ہی یا جو آئندہ کریگا وہ اسکی اصلی فرائض مین داخل ہے - اور حق یون ہی کہ ہر ایک مسلمان کے لیئے ضروری ہی کہ وہ اسی - دری - تدنی اپنے بہائیونکی امداد جو اوسکے حیطہ قدرت مین ہو کرے یہ جسقدر حوصلہ افزائی اور قدردانی ہو وہ ہی ہے محض مولانا جیسے بزرگون کا حسن ظن ہی - ورنہ ہم کیا اور ہماری خدمات کیا - امید ہی کہ ہمارے شفیق بزرگون سے بھی ہر ایک مسلمان کی نظر مین ہم اسی طرح متعزز لقب کا مستحق سمجھین گے جس طرح ہر ایک ذی مقدرت مسلمان کی ناظر مین ہمین یہ نظر آوے ہم مولانا مولوی شیخ احمد صاحب مکی حضرت خواجہ سید محمد حسین شاہ صاحب حضرت جمال احمد صاحب و ماسٹر ظہور الحق صاحب و مولوی محمد عبداللہ صاحب الہ آبادی اور سید احمد حسن صاحب ایڈیٹر رسالہ تحفہ احمدیہ کے غایت درجہ ممنون ہین جنہون نے کمال عنایت سے ہمارے احباب کی سرپرستی اور حمایت اپنے ذمہ لی ہی - اور جن کی مساعی جمیلہ کی سبب سے ہمارے خریدارون کی تعداد مین روز افزون ترقی نمودار ہو رہی ہی - ہم امید بلکہ یقین کرتے ہین کہ اگر حضرات ممدوح اسیطرح اخبار کی ترقی مین چندے اور ساعی رہین اور حسن اتفاق سے دیگر اصحاب بھی انکی طرح سرگرمی ظاہر فرماوین تو فروری یا مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین ہم اس قابل ہو جائین گے کہ اخبار حسب وعدہ ہفتہ مین تین پرچہ کے بجاے دو بار شایع ہوا کرے - بہرکیف جن صاحبون نے اس معاملہ مین سعی فرمائی ہی اذکا دلی شکر گذار ہے اور جنہون نے باوجود ہماری مکرر درخواستون کے اب تک اس ضروری معاملہ مین توجہ نہین فرمائی اذکی خدمت مین پھر از سر نو یاددہانی کیجاتی ہی - جناب مولانا صاحب کا عنایت نامہ یہ ہے -

اس وقت مقصد و مصالح کی نظر سے نہایت ضرورت ہی کہ ایک رسالہ یا اخبار ایسا ہو جو عام مسلمانون کو انکے اسلاف کیطرف متوجہ کرے اون اسلامی خبرون سے اونہین آگاہ کرے جن سے اونہین مطلع ہونا ضرور ہے اپنی گورنمنٹ غریب پرور پر مسلمانون کی سچی حالت کو ظاہر کرے اور خیرخواہانہ طور سے اوس سے داد گستری چاہے - یہ مقاصد اخبار وکیل تام قسم سے نہایت عمدگی اور پورے طور پر حاصل ہوتے ہین - اس مین شبہ نہین کہ وہ مسلمانون کا سچا خیرخواہ ہے - اور نہایت دانشمندانہ طور سے اپنے فرض کو ادا کرتا ہے بلاشبہ وہ اس امر کا مستحق ہے کہ اوسے اسلامی اخبار کہا جاوے - اور خدا کے فضل سے بہت مسلمان اوسے اسلامی پرچہ سمجھتے ہین اور اوسکے ایڈیٹر اور مالک و مہتمم کی لیاقت سے اوسنے عام مسلمانون کے دلون مین مقبولیت حاصل کی ہی مگر جس قدردانی کا وہ مستحق ہے وہ مسلمانون نے نہین کی - اس لیئے مین قوم کے خیرخواہون اور اسلام کے ولولہ اور حضرات سے ملتجیانہ خواستگار ہون کہ وہ اس اسلامی پرچہ کیطرف ضرور توجہ کرین - اور اسکی مدد کو اپنی کچھ کہنا تھا مگر نہین کہہ سکا - دانشمندون کے لیئے اتنا ہی کافی ہے -

فقیر محمد علی کانپوری عفی عنہ - ناظم ندوۃ العلماء - یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء -

---

لسان صدق فی الآخرین شیخ محمد اقبال صاحب نے آئت مندرجہ عنوان سے مفتی امیر احمد صاحب مینائی کی تاریخ نکالی ہی - ہم نے مفتی صاحب کی بہت سی تاریخین پڑہی اور ہم دیکھتے ہین کہ جب سے اونکا انتقال ہوا اوس زمان سے متواتر لوگون نے اپنی اپنی طبع آزمائی مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا - اور اس سے انکار نہین ہو سکتا کہ آجتک کسی شخص کیلیئے شاعری دنیا مین اتنا نوحہ نہین ہوا جتنا مفتی صاحب کے لیئے ہوا ہے - مگر حق یون ہی کہ ایسی برجستہ اور موزون تاریخ جو شیخ صاحب کو ہاتھ آئی ہی اور کسیکو نصیب نہ ہوئی اگر ہماری یاد غلطی نہین کرتی تو شیخ صاحب ممدوح نے اسکے لیے موقع پر بھی اپنی بے بدل تلاش کا ثبوت دیا تھا - اور

سر سید احمد کی وفات کی تاریخ بھی قرآن کریم کی اس آئت سے نکالی تھی انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک - اور یہ تاریخ اوس وقت ایسی مقبول ہوئی تھی کہ ساری تاریخین جو اوس وقت تک کہی گئی تھین آگے پھیکی پڑ گئین تھین - اسیطرح اس موقع پر بھی اگرچہ یہ تاریخ بلحاظ قدامت تو آخر ہے - مگر بلحاظ حسن و خوبی اور موزونیت کے اولیت کا درجہ رکھتی ہے -

---

تعلیم صنعت و حرفت کے متعلق اسوقت کئی پہلو غور طلب اور کئی امور قابل گذارش ہین - منجملہ انکے فی الحال ہم صرف دو باتون کو لیتے ہین - اولاً یہ کہ حکام وقت کی جانب سے نہ صرف خالی تحریک ہی بلکہ کما حقہا حوصلہ افزائی کی بڑی بہاری ضرورت ہی - کیونکہ معمولی فنانتی تعلیم کی نسبت بھی ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہین کہ اول اول سرکار دولت مدار ہی کی ہمت افزائی سے اسنے ہمارے ملک مین رواج پایا تھا - حالانکہ اوس زمانہ مین وہ تعلیم اس وقت مین ہمارے اعلی ترین حاکم یعنے نایب قیصرہ محترمہ دام اقبالہا حضور لارڈ کرزن بہادر یا لقابہ جیسی بیدار مغز اور رعایا پرور بلکہ رعایا دوست حاکم ہین - جنہین ہمارے ہر طرح کے بہبود و سود کا ہر وقت خود ہی خیال رہتا ہی خصوصاً امر زیر بحث سے متعلق لارڈ ممدوح نے جگہ جگہ یہی فرمایا ہے کہ "اے ہندوستان کی ہونہار نوجوانو تم صرف نوکری ہی کو اپنا ذریعہ معاش نہ خیال کرو" جو بکطرح کی غلامانہ حالت ہوتی ہی - اور ہمین انسان بہت کم ترقی کر سکتا ہے - اور بالخصوص ملک اور قوم کے تو کسی کام کا رہتا ہی نہین "بلکہ صنعت و حرفت کیطرف توجہ کرو" اپنے ملک کی تجارت و زراعت کو ترقی دو" وغیرہ - پس اسے ناظرین ہماری لیئے اس سے زیادہ زوردار اور زبردست تحریک کوئی نہین ہو سکتی کہ خود حضور وائسرائے بہادر ہمین ان مفید کامون کی جانب بتوجہ خاص ترغیب دلاتے ہین - اب ضرورت ہی تو اسبات کی کہ لارڈ کرزن بہادر کی گورنمنٹ اس بارہ مین ہم لوگون کی عملی طور پر حوصلہ افزائی فرمائے - اس موقع پر یہ جتا دینا بھی ضروری ہوگا کہ صنعت و حرفت سے صرف آہن گری و نجاری ہی مراد نہین - اور آہنگری و نجاری بھی وہ جو بالعموم ہمارے دیسی کاریگرون کو آتی ہے - اور جسکی بعض برانچون کا ہمارے نوجوانان وطن کو سیکھنا بھی کچھ مشکل نہین - بلکہ وہ علمی علوم و فنون جن کی فی زمانہ بڑی ضرورت ہی - مثلاً انجنیری ایک اعلی درجہ کا علم و فن ہے تو چاہیئے کہ ہمارے نوجوانان وطن اسکی تحصیل مین سعی بلیغ کرین - اور ساتھ ہی اونکو اس صیغہ مین کچھ کر دکھانیکا موقع بھی دیا جائے - یہ نہین کہ جب طرس جانب رخ کرین تو ان پر اسکے دروازے بند کر دیئے جائین - اور یہ محکمہ کسی اور قوم مثلاً یورپین کیلیئے مخصوص کر دیا جائے - علی ہذا اگر وہ صیغہ جنگلات کیطرف متوجہ ہون تو بھی انکی راہ مین کچھ اسی قسم کی رکاوٹین اور مشکلات پیدا کر دیجائین جن سے وہ باوجود قابلیت کے بھی اعلے اسامیون پر پہونچ نہ سکین - ہم اپنی مادر مہربان کی نایب کو جابجا یہ بھی فرماتے ہوئے دیکھتے ہین کہ نوجوانان ہند کو وکالت کیطرف بھی اس قدر کثرت اور شد و مد کے ساتھ نہ جھک پڑنا چاہیئے کہ دوسرے مفید صیغون کو بھول ہی جائین جیسے کہ اب کچھ عرصہ سے دیکھا جاتا ہے - ہم یہ جانتے ہین کہ ملازمت اگر ایک طرح کی غلامی ہے تو وکالت بھی بحالت موجودہ ہماری ہموطنون کے حق مین چندان مفید نہین - مگر اسکی جانب تعلیم یافتون کا بالعموم متوجہ ہو جانا کہ انکی اولاد تو اور کچھ نہ کر سکتی ہے کہ انہین آزادی اور حوصلہ مندی کا مادہ موجود ہے - اگر انہین موقعہ دیا جائے تو وہ بہت کچھ کر سکتے ہین - اور اس صورت مین وہ نہ صرف اپنی ذات کے لیئے بلکہ ملک اور قوم کے حق مین نہایت مفید ثابت ہو سکتے ہین - خلاصہ مطلب یہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کو اس وقت ملک کی عملی تعلیم کیطرف اتنی ہی بلکہ اس سے زیادہ توجہ فرمانی چاہیئے جتنی ابتدائی ذہنی اور کتابی تعلیم کے لیئے درکار ہوئی تھی - ثانیاً یہ کہ خود ابنای ملک کو بھی اب غیر معمولی توجہ کے ساتھ اسطرف مائل ہونا چاہیئے - وکیل اس مسئلہ پر بار بار زور دیتا رہا ہی - اور شاید یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اردو اخبارات مین سب سے پہلے اسی خادم قوم نے اس مسئلہ کو چھیڑا ہے - اور اگر بدنصیبی سے قبولیت کی صلاحیت سلب نہ ہو گئی ہو تو اب بھی جہان تک ضرورت وقت مقتضی ہو بہت کچھ کہنے سننے کو تیار ہے - لیکن نہایت افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ خاصکر ہمارے مسلمان بھائی تو بہت ہی کم ان باتون پر کان دھرتے ہین - ہندو صاحبان پھر بھی ضروریات زمانہ کو بہت کچھ سمجھتے ہین - اور ہر وقت ایسی باتون پر توجہ کرتے ہین - اس موقعہ پر ہم انکی ہوشیاری و مآل اندیشی کی داد

تقریر حضرت محمد سلیمان صاحب قادری چشتی پیلوروی

جو

بمقام پٹنہ۔ ندوۃ العلماء کی ساتویں سالانہ جلسہ میں پڑھی گئی

ایحضرات یہ بات مسلم الثبوت ہے کہ اسلامی دنیا نہایت پستی کی حالت میں ہے اسپر دلیل و ثبوت پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ موجودہ حالات اور سامنے کے واقعات محو دسکی دلیل ہیں۔ میرے ذہن میں کبھی خیال تک نہیں گذرتا کہ اسبات کی کوئی مخالفت کرسکتا ہے۔ یا کوئی کہہ سکتا ہے کہ دنیا کے کسی حصہ میں بھی مسلمانوں نے اعلےٰ درجہ کی ترقی حاصل کی ہے۔ حاشا وکلا۔

اب مجھو اسبات پر غور کرنا چاہیئے کہ آخر اس پستی و تنزل کے اسباب کیا ہیں۔ یہ تو کوئی کہہ نہیں سکتا کہ اس قوم میں ترقی کا مادہ ہی نہیں۔ اس لئے کہ ہماری اگلی ترقیاں۔ اوسکے نشانات ابتک موجود ہیں۔ اور ہر قوم و ملت کی کتابوں میں بڑی اعلےٰ درجہ کی ترقیوں کی داستانیں موجود ہیں ؎

عشق آنست کزو نام و نشانم باقیست ✤ گرچہ فانی شدہ ام ذکر و بیانم باقیست

اگر اس قوم میں ترقی کا مادہ ہی نہیں تو پھر اگلی ترقیاں کہاں سے آئی تھیں؟

الغرض اس مسئلہ میں عجیب عجیب چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ بعضوں کا خیال ہے کہ اس قوم سے جب سلطنت کھوئی گئی تو اوسکے ساتھ ہی ترقی کا مادہ بھی کھو یا گیا۔ میری دانست میں یہ محض غلط خیال ہے سلطنت کو اخلاقی و تمدنی ترقی سے کوئی تعلق نہیں۔ مہذا ابھی اسلامی سلطنتیں موجود ہیں۔ مثل ٹرکی۔ مصر۔ مراکش۔ ایران۔ افغانستان وغیرہ۔ حالانکہ باوجود سلطنت کے ان ملکوں کی مسلمان کم و بیش سب ہی پستی کیحالت میں ہیں ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میرؔ ہوئے ✤ اپنی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

اس پستی کی وبا نے سب ہی مسلمانوں کو آپکڑا۔ ترکی ہوں یا مصری۔ عرب ہوں یا عجم۔ بخاری ہوں یا ایرانی۔ مغربی ہوں یا افغانی۔ ہندی ہوں یا خراسانی۔ جاوی ہوں یا چینی۔ کوئی ہو اس پستی و تنزل کی موت نے کسی کو نہیں چھوڑا۔ ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔

یوروپ کے بعض فلسفیوں کا خیال ہے کہ مسلمانوں کو اونکی مذہبی پابندیوں نے ترقی سے روک رکھا۔ اور اخلاقی و تمدنی ترقی اس پابندی کے ساتھ وہ نہیں کرسکتے۔ ایحضرات! یہ خیال تو اور بھی مہمل ہے۔ اور اُن نادان لوگوں نے ایسا تجویز کیا ہے جن کو ہمارے مذہب کی پاک اصولوں سے شاید خبر بھی نہیں۔ یا تاریخی واقعات سے قصداً انہوں نے پہلوتہی کی۔ انکے اس خیال کی تردید میں ہم انہی کی قوم کی کتاب تمدن عرب انکے سامنے پیش کرتے ہیں وہ خود انروئے انصاف دیکھ لیں اور یقیناً اسبات کو سمجھ لیں کہ تمام اخلاقی و تمدنی ترقی انہی مسلمانوں کی کی ہوئی ہے جو مذہب کی بڑے پابند تھے۔ ہماری مذہبی قید سے آزاد نہیں ہوئی۔ شیخ بوعلی سینا جو اسلام میں بڑا فلسفی گذرا ہے کیا وہ مذہب کا پابند نہ تھا؟ کیا وہ حافظ قرآن نہ تھا؟ کیا وہ مذہبی مولوی نہ تھا؟ علیٰ ہذا القیاس محقق طوسی جو مجسطی یا اقلیدس کا مولف ہے۔ کیا وہ مذہبی مولوی نہ تھا؟ کیا وہ مذہب کا پابند نہ تھا؟ کیا مذہبی تصنیفات اوسکی نہیں ہیں؟ بلکہ صاف صاف یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اونہی ترقی کردہ مسلمانوں نے اپنے تجربہ سے اسبات کو تسلیم کرلیا تھا کہ مسلمانوں کو اخلاقی و تمدنی ترقی بغیر پابندی مذہب کے حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ اور اسلام ہی ایسا مقدس دین ہے کہ جسنے پابندی مذہب کے ساتھ تمدنی و اخلاقی تعلیم بھی ہمکو دی ہے۔

غرض مسلمانوں کے تنزل اور پستی کے احوال میں مختلف خیالات ہیں۔ کل حزب بما لدیھم فرحون۔ حضرات! میرا خیال ہے کہ مسلمانوں کی تنزل اور پستی کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے علم کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور جب سے وہ علم سے دور ہوگئے ترقی نے بھی اون سے بے پروائی اختیار کرلی۔ اور جب سے انہوں نے جہالت کا ساتھ دیا۔ تنزل ہی اونکی ہمراہ ہولیا ؎ تیرے پہلو سے جدا ہوتی ہی آرام جان ✤ آخوان جو تھا میرے پہلو میں خنجر ہوگیا۔

ای حضرات! اس زمانہ میں علوم کی دو قسمیں ہوگئی ہیں۔ مغربی علوم اور مشرقی علوم۔ مشرقی علوم سے وہ علوم مراد ہیں جو ہماری مذہبی تعلیم کے ساتھ پڑھائی جاتے ہیں مثلاً حکمت و فلسفہ یونانی وغیرہ۔ اور مغربی علوم سے مراد اہل یوروپ کی جدید تحقیقات فلسفیانہ و حکیمانہ اور کارآمد فنون ہیں۔ مسلمانوں کی بدقسمتی کو تو دیکھیئے کہ علوم مغربیہ کیطرف جب انہوں نے توجہ نہ کی۔ اور انہی فنون کا بیشتر حصہ جو پیشہ اچیت سے اسکے رفیق ہے۔ وہ بھی انکے ہاتھ سے جاتا رہا

اور پھر یہ نوبت پہونچی کہ اپنے مذہبی علوم سے بھی بے بہرہ ہوگئے! اور اخلاق و تمدن وغیرہ کی خوبیاں سب کہو بھی اور افلاس و نکبت و ذلت نے اونکو آگھیرا۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ انبتو ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ کے قریب قریب نوبت پہونچگئی ہے یا تو وہ تھی کہ کنتم خیر امۃ انکی شان میں آیا۔ یا اب شر الامم بنے جاتے ہیں۔ یا تو وہ تھی کہ انکو ربنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ کی پکار تھی۔ یا اب ایسی ہوگئے کہ اللہ تعالیٰ بجائے خسر الدنیا والاخرۃ کی نوبت آتی جاتی ہے۔

حضرات! بہت لوگ تعجب ہوں گے کہ میں مسلمانوں کو ایسا جاہل و ذلیل کیوں بتلا رہا ہوں! حضرات! واللہ ثم باللہ یہ میرا ہی خیال نہیں تمام مدبرین قوم ایسا ہی کہہ رہے ہیں۔ ابھی دو اڑھائی مہینہ کا عرصہ ہوا ہے کہ المنار میں مینے ایک مصری فاضل کی تقریر پڑھی ہے وہ کہتا ہے "اے مسلمانو تمہیں میری اس تقریر پر وثوق نہ ہو تو آؤ۔ اور ایک شمع لیکر میرے ساتھ چلو میں تمہیں بلستان اسلام کی سیر کرالاؤں۔ آؤ میرے ساتھ پہلے تمہیں وسط ایشیا کی حالت دکھلاؤں۔ پہلے خنا۔ خقند۔ یارقند۔ کاشغر کو دیکھ لو۔ یہ وہ جگہیں ہیں جہاں علم عربیت و لغت و فقہ حنفی و اصول فقہ کا غلغلہ تھا۔ صدہا کتابیں وہاں کی مولفات و مصنفات تم نے دیکھی اور سنی ہونگی کاشغر وہ علمی شہر تھا کہ صراح لغت کی کتاب جو آپ لوگ مطالعہ فرماتے ہیں وہیں تصنیف ہوئی اور صدہا فتاوے مثل تاتارخانی وغیرہ اسی نواح میں تالیف ہوئی۔ اب ان شہروں میں عینک لگا کر خوب غور کیجئے۔ نہ تو کوئی عربی کا عمدہ مدرسہ ہے۔ اور نہ زبردست فاضل ہیں جن کی کوئی معمولی مذہبی رسائل بھی آپ لوگوں نے کبھی دیکھی یا سنی ہوں۔ اور مغربی علوم کا کالج تو وہاں کا ہیکو ہوگا ابھی تو اسکی روشنی کی جھلک بھی وہاں دکھائی نہیں پڑتی پھر وہ کہتا ہے ذرا آگے بڑھو اور خیوا اور علاقجات خوارزم کو دیکھو یہاں کے مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ اونہوں نے کوئی علمی ترقی کی ہے؟ کیا اب یہاں کے علماء کی تصنیف و تالیف کبھی تم نے دیکھی یا سنی ہیں؟ باوجودیکہ ایک تعلیم یافتہ سلطنت یعنی روس کے زیر سایہ ہے۔ اور یہ مغربی علوم کی تعلیم کا اچھا موقع تھا۔ مگر وہاں کے مسلمانوں کا نہ کوئی کالج ہے نہ تعلیم کی انکو لذت۔ نہ ماسکو کے کالجوں میں انکا نام نہ سینٹ پیٹرز برگ کے علمی دفاتر میں انکا نام کور۔

مسلمانوں کا بھرا اس علاقہ و سرزمین کا حال ہے جہاں خجندی و سید جرجانی وغیرہ جیسے حکیم ریاضی داں ہوگذرے ہیں اور جہاں زمخشری و مطرزی شارح مقامات جیسا ادیب پیدا ہوچکا ہے۔ اور جہاں فی خیوہ خوارزم شاہی وغیرہ فن طب کی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جہاں فتاوی تمرتاشی و کفایہ شرح ہدایہ و فتاوی برازیہ و مسند خوارزمی و شرح مجسطی اور صدہا کتابیں حدیث و فقہ و اصول اور دیگر علوم کی لکھی گئی ہیں۔ یہ وہ خوارزم ہے جسکی نسبت ابن بطوطہ کہتا ہے کہ یہاں سے زیادہ عربیت کا رواج اور ادب کا چرچا میں نے دنیا میں کہیں نہیں دیکھا سنا اور خطباء خوارزم سے بڑھکر بلیغ و فصیح میں نے کہیں نہیں پایا۔

پھر وہ مصری فاضل کہتا ہے قدرا آگے بڑھو اور بخارا اور سمرقند اور اسکی عالاقجات کو دیکھو کیسی تاریکی چھا رہی ہے نہ عربی مدارس کا عمدہ سلسلہ جاری ہے نہ علماء اپنے مناصب پر ہیں نہ کوئی معقول تصنیف و تالیف ہے نہ علوم جدیدہ کی شائق ہیں۔ نہ کوئی فن طبابت و ریاضی کا ماہر کامل نہیں دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ نواح بخارا کے مسیون طالب علم علوم عربیہ پڑھنے کے لیئے ہندوستان میں آتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرات! یہ بخارا و نواح بخارا وہ ہے جو کبھی مرکز اسلام اور ترقی علمی کا مخزن تھا۔ امام الدنیا فی الحدیث محمد بن اسمٰعیل بخاری کا مولد و منشا یہی سرزمین ہے۔ اور شیخ بوعلی سینا حکیم فلسفی انہی اطراف کا باشندہ تھا۔ فقہ مذہب حنفی کی اعلےٰ درجہ کی ترقی انہی شہروں اور انکے اطراف میں ہوئی۔ ہدایہ و شرح وقایہ و فتاوی قاضیخان و کنز و منار عقاید نسفی وغیرہ وغیرہ یہیں کی مولفات ہیں۔ نجم الدین عمر بن محمد ریاضی داں جو ساتویں صدی اسلامی میں جسکا وجیر و مقابلہ اور علم ہیئت میں علامہ دہر تھا وہ اسی بخارا کی نواح کا تھا۔

سمرقند جو آٹھویں اور نویں صدی میں مخزن علم و ہنر تھا جہاں مثل علامہ سید شریف جرجانی اور علامہ تفتازانی و نعمان خوارزمی و علامہ قوسجی وغیرہم سے علامہ دہر و حکمار منالین موجود تھے۔ اب اس مقام کو دیکھو کہ علمی شہرت وہاں سے کیسی گمنام ہوگئی ہے۔ اور اب اس شہر کی شہرت کیوجہ کوئی ہے تو یہی کہ وہاں روسی فوجکا کیمپ ہے اور روسی فوج رہتی ہے۔ پھر وہ فاضل مصری کہتا ہے ذرا آگے بڑھو۔ اور ملک ایران کی سیر کرو۔ شیراز۔ طہران۔ اصفہان۔ تبریز کرمانشاہ۔ استرآباد۔ نیشاپور و مشہد مقدس وغیرہ قدیمی اسلامی شہروں میں خود جاکر دیکھ لو۔

۱۹۰۱ء
کی بڑی
خبر
بین تمام ہندوستان کی مشہور و معروف کمپنی جسکا سرمایہ چھوٹی بڑی حصہ داری ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ ہے۔ گرچہ
خبر شائع ہوئی ہے۔ اپنے مضامین کی عمدگی
خبر ہے اپنے مضامین کی عمدگی
ہمیشہ موضوع خط اور چھاپے کی صفائی
ہمیشہ موضوع خط اور چھاپے کی صفائی
کے اندراج
کے اندراج
ہمیشہ اپنی مطبوعات کو اندراج
ہمیشہ اپنی مطبوعات کو اندراج
کے لیئے بھیجتا رہا ہے
کے لیئے بھیجتا رہا ہے
اور ہمیشہ کامیاب ہوا ہے
اور ہمیشہ کامیاب ہوا ہے
اور ہمیشہ کامیاب ہوگا
اور ہمیشہ کامیاب ہوگا
اور ہمیشہ کامیاب ہوتا رہیگا
اور ہمیشہ کامیاب ہوتا رہیگا
اور ہمیشہ کامیاب ہوتا رہی

وہان کے مسلمانون کے علم وفضل کو دیکھو۔ کیا بلاغت ومعانی وفلسفہ وریاضی وحکمت وطب مین کوئی نئی تالیفات وتحقیقات بھی ملتی ہین؟ ہرگز نہین یہ سب مغربی علوم کے کالج ڈہونڈہو۔ میڈیکل کالجون کا شمار کرو۔ علمی رسائل اور ہفتہ وارون کی جستجو کرو۔ کسی پر زور و باثر اخبار کا پتہ لگاؤ۔ تو سب کے جواب مین تم یہی کہوگے کہ کوئی چیز بھی قابل اطمینان نہین۔

افسوس صد افسوس صاحبو! ایران نے فقط مذہبی علوم کا ہی بلجا وماوا نہا۔ بلکہ ریاضی وہیئت ونجوم وطبیعیات وعلم طب وغیرہ کا بھی مرکز ومنشا رہا۔ کیا امام فخر الدین رازیؒ وقطب الدین رازی وعلامہ محقق طوسی وبہمنیار ومیر ترزواد ومحقق دوانی وصدر الدین شیرازی وغیرہ وغیرہ کسی دوسری زمین کے تھے؟ دو تین صدی پہلے طبابت کا اہل ایران کو نہایت ہی شرف حاصل تہا۔ پچھلی تصانیف کتب طبیہ اسپر گواہ ہین بہت زمانہ نہین گذرا حکیم محمد حسین شیرازی ہی کو دیکھ لیجئے۔ اس فن طبابت کا کیسا ماہر تہا۔ اسکی مخزن الادویہ قرابادین کبیر دیکھیے۔ اور اسکی ہمت کی تعریف کیجئے کہ وہ فقط اگلی ادویہ ومرکبات پر ہی قانع نہ ہوا۔ بلکہ مشرقی ہندی دواؤن کی بھی اور نئی تحقیقات کی ٹوہ مین رہتا تہا۔ اوس نے دواؤن کا بھی تجربہ کیا۔ اور انہین اپنی میٹریا میڈیکا یعنے مخزن وقرابادین مین داخل کیا۔ جلاپا۔ کرنین۔ شنگرف۔ چوب چینی۔ عصارہ ریوند۔ شنز وخطائی۔ عشبہ۔ سارسا پریلا وغیرہ وغیرہ وہی نئی دوائین ہین حضرات! اگر آج وہ محقق ہوتا تو شاید یونانی طبابت نئی تحقیقات طبیہ کی آمیزش سے اعلےٰ درجہ پر پہونچ جاتی اور یونانی طبابت کے جملہ فنون کی کتابین مثل ڈاکٹری کی علیحدہ علیحدہ ہو جاتین۔ اور یونانی اناٹمی۔ سرجری۔ فارمیسی۔ میٹریا میڈیکا۔ تہراپیٹک۔ پریکٹس۔ فزیالوجی۔ پیتھالوجی۔ میڈوائفری سب فنون کی کتابین آجکل کی طرح علیحدہ علیحدہ ملتین۔"

پھر وہ مصری فاضل کہتا ہے کہ آؤ ذرا مشہد مقدس ہی کو ہوتے ہوئے ہرات کیطرف سے افغانستان پر بھی ایک نظر ڈال لو۔ کابل۔ قندہار۔ غزنین۔ جلال آباد اور اوسکے نواح کو بھی دیکھ لو۔ نہ ان جگہون مین علوم عربیہ کا کوئی بڑا مدرسہ ہے۔ نہ علوم جدیدہ کیطرف کسیکا خیال۔ نہ کوئی تالیف یا تصنیف وہانکی مولویون کی مشہور ہے۔ نہ وہان کے کسی مولوی فاضل کا شہرہ ہے۔ بھلا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ میرزا ہروی ہرات کا رہنے والا تہا۔ حبیب اللہ قندہاری صاحب منتظم قندہار کا باشندہ تہا۔ یہ بین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔

پھر وہ فاضل مصری کہتا ہے کہ مغرب کو مقدس سمجھکر چھوڑو۔ اور آؤ افریقہ کی سیر کرو۔ پہلے مغرب اقصیٰ کو دیکھو مراکش۔ طنجہ۔ فاس۔ اسلامی دنیا کی مشہور شہر تھے اور اب بھی ایک کروڑ مسلمان عربی النسل یہان آباد ہین۔ یہانکی کسی قابل اہل علم کا کبھی تم نے نام بھی سنا یا کوئی تصنیف وتالیف ہی دیکھی؟ یہان کے مسلمان عجیب زاویہ خمول مین پڑے ہوئے ہین۔ یہ خطہ ممالک یورپ کی محاذات مین ہے۔ اور یہ سب مین فقط بحر احمر ہے۔ مگر علوم کی ترقی کا عکس برائے نام بھی یہان نہین پڑا۔ آجتک کوئی اخبار بھی مسلمانون کا عربی زبان مین نہین۔ ایک اخبار ہے بھی عیسائیون کا۔ کیا یہ وہی مراکش نہین ہے جہان ایک ایک عصر مین ہزارون علماء وفضلا کی تعداد تھی؟ کیا یہ وہی طنجہ نہین جہان کا رہنے والا سیاح مؤرخ ابن بطوطہ اس وقت ساری علمی دنیا مین ضرب المثل ہے؟ کیا یہ وہ مراکش نہین جہان قاضی عیاض سا حکیم وفلسفی ومذہبی مقتدا گذرا ہے؟ کیا یہ وہ فاس نہین جہان صاحب شارح دلایل الخیرات سا مقدس عالم بزرگ ہو چکا ہے۔

الجزائر ٹیونس کو دیکھو وہان مشرقی تعلیم کا تو سلسلہ درہم برہم ہو ہی چکا تہا۔ مگر علوم مغربی سے بھی باوجود دولت فرانس کی کوششون کے وہانکے مسلمان بالکل معرا ہین اب اور آگے بڑہیے اور شرق افریقہ نوبیہ۔ سوڈان پر نظر ڈالیے وہان کی تاریکی جہالت پکار رہی ہے۔ سواد فی سواد فی سواد۔"

پھر وہ کہتا ہے کہ چین کی مسلمان۔ بورنیو کی اہل اسلام اور جاوا کی عربی النسل قومون کو بھی دیکھ لو۔ علم وہنر کا خدا بھی انپر سایہ نہین پڑا۔ صاحبو! جاوا۔ بٹاویا۔ سنگاپور۔ پانانگ کا تمام قواح چین وغیرہ کے مسلمانون کو کہ جنکو مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ ہزار دو ہزار آتے جاتے ہین۔ مگر انمین کوئی لائق عالم وفاضل نہین۔ بلکہ جاوی تین برس کہ تعظیم مین رہکر ناظرہ قرآن شریف۔ دلایل الخیرات۔ مولود شریف پڑہ کر فاضل بن کے اپنے وطن کو واپس جاتے ہین۔"

انتخاب

پھر وہ کہتا ہے کہ یہ آستانہ علیہ کو دیکھ لو چند روز سے یہان کے مسلمان مغربی علوم کیطرف متوجہ ہوئے ہین یہ بھی آجتک کسی تعلیم یافتہ سلطنت کے مقابلہ مین اس سلطنت (ترکی) کو کسی قسم کی نسبت نہین۔

اب رہا ہندوستان یہ ان دونون جگہون کے مسلمان مغربی علوم کے منافع سے آگاہ تو ضرور ہو گئے ہین مگر عملی طور سے ابھی تک ترقی کا ظہور نہین ہوا۔ انہ بجز بنی بنی اسچون کے جس مین اپنی بزرگون کی ترقیون کا ذکر کرتے ہین۔ پدرم چنین بود جدم چنین بود اور کچھ بھی نہین دیکھتے۔"

ایحضرات! افاضل مصر کی تقریر کو ہمنے نہایت شرح بسط اور اظہار مدوجزر کے ساتھ بیان کیا اور مسلمانون کی جہالت کا فوٹو آپ کے سامنے کھینچ دیا ہے۔ اب اس تقریر کے بعد مین صاف صاف یون عرض کرونگا ؎

جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا

اے برادران! اوٹھو اور حصول علم کیلئے اپنی کمر مین چست باندہو۔ ابھی اتنا وقت باقی ہے کہ اس علم کی بدولت تم پھر ترقی کرو۔ اپنی دینی حالت کو سنوارو۔ اور دنیوی حالت مین چاق چوبند ہو جاؤ۔ اور خوب یاد رکھو۔ کہ تمہاری دنیا دین سے علیحدہ نہین۔ نہ دین دنیا سے جدا ہے۔ تمہارے لیے یہ دعا ارشاد ہوئی کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔" اے حضرات! اب وہ وقت آگیا ہے کہ مذہبی تعلیم اور مغربی تعلیم مین مصالحت کرائی جاوے نئی تعلیمیافتہ ہمارے علماء کیطرف متوجہ ہون اور علماء نظر شفقت اصلاح سے انکی جانب مائل ہون۔ گو مغربی علوم جہالت اور بیدینی کی دوا ہین۔ مگر انکی بعض اجزاء مین پوئیزن (سمیت) بھی ہے جس کے استعمال سے ہلاکت کا بھی خوف ہے یعنی الحاد وزندقہ۔ جن سے اسلامی عقائد جانبر نہ ہوسکینگے۔ پھر اگر رہنے اسلام کہو کر ترقی کی تو وہ مسلمانون کی ترقی کب کہلائے گی؟ ان زہریلے علوم کی دفع سمیت کیلئے ہمارے علماء دین مذہبی تریاق بنا رکھین جس سے ہم آزادی والحاد اور بیدینی سے بچ جاوین۔ اور پابندی مذہب کے ساتھ اس تعلیم جدید سے دنیا مین اعلےٰ درجہ کے ترقی یافتہ کہلائین۔ صاحبو! اندیشہ العلماء کی اصل غرض اور دار العلوم کی بنیاد کا منشاء یہی ہے۔ بیفزائے کم نہم لہ گوان کلام ابتر۔ یہی ہے کہ مسلمانون کو اب مدارس جدیدہ کے کھولنے کی کوئی ضرورت نہین اور بلاکم وکاست وہی کریما۔ مقیما۔ مجمو۔ نامہ۔ عطار نامہ۔ سکندر نامہ۔ بہار دانش۔ انشا خلیفہ۔ شاہنامہ امیر حمزہ وغیرہ وغیرہ اونکو کافی ہے۔ معاذ اللہ یہ کس قدر جہالت ہے کہ زمانہ کی رفتار کو روکنا چاہتے ہین۔ زمانہ کی رفتار کا روکنا حکمت فلسفہ کے بالکل خلاف ہے۔ اس نئی تعلیم کا دریا جو اُمڈا ہی چلا آتا ہے کیا کسی کے روکے رک سکتا ہے؟ حاشا۔ کلا۔

صاحبو! خوب یاد رکھیے کہ اس تعصب وکشاکشی کا نتیجہ وہی ہوگا جو اور ملکون مین ہوا۔ کہ نئی تعلیم سے جاہل انچہ قدیم علوم سے بھی بالکل غافل رہ گئے ؎

این ہم رفت وآن ہم رفت در پے جانان جان ہم رفت

پھر زمانہ نئے علوم کو زبردستی ہمپر مسلط کردیگا۔ اور قدیم علوم کو ڈہونڈہے نہ ملینگے۔ کیا آپ ٹرکی کے ملک کی حالت ملاحظہ نہین فرماتے وہان بھی پہلے اسی تعصب نے تعلیم سے روکا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ اب زمانہ نے زبردستی ان علوم کو جاری کر دیا۔ اور قدیم علوم ایسی مٹ گئی۔ کہ انکا نام جاننے والے بھی اب باقی نہین۔ کیا کوئی بڑا فقیہہ مولوی محدث یا یونانی یا مفسر قرآن آپنے کسی ترک کو دیکھا یا سنا ہے؟ یا اونکی پرانی وضع کی جدید تالیفات آپکے پاس کچھ بھی ہین۔ بعضے مولویصاحب جو عرب ہی ہو کر تشریف لائے اور ترکونکی لباس وپوشاک اور خیالات کو جو دیکھا سنا تو کہنے لگے واللہ الترک اخوالنصاریٰ۔ پس ایسا ہی سمجھ لیجئے۔ اگر یہی تعصب ہے تو ہندوستان مین بھی یہی نوبت آجائیگی۔ بلکہ یہان تو الیھود اخوالنصاریٰ کہنے والا بھی نہ ملیگا۔ پس علوم جدیدہ سے ہم مسلمانون کو بازر کہنا گویا مذہبی تعلیم کو بھی آئندہ کیلئے کھو دینا ہے۔ اور یہ تعصب مسلمانون کے ساتھ دوستی نہین۔ بلکہ عداوت سمجھنا چاہیے۔ یہ ہماری مقدس علماء کی جماعت انہی آئندہ وقعات کو سمجھ بوجھکر پہلے سے باخبر ہو گئی ہے۔ اور مذہبی علوم عربیہ کے ابقاء کی اسنے پہلے ہی سے کوشش شروع کر دی ہے یا قوم اعلموا۔ یا قوم اعلموا کی صدا اب انکی طرف سے بلند ہے۔ مگر افسوس یہ وہ جماعت ہے جس کو کسی قسم کا ذاتی سہارا نہین غریب ہین محتاج ہین فقیر ہین بے نوا ہین۔ غریب الوطن ہین مفلس ہین نادار ہین۔ انمین کتنے افراد ہین جن کو روٹی کیطرف سے بھی کچھ اطمینان نصیب ہے۔ مگر اے برادران آخر تمہارے رسول مقبول صلعم کے نائب کہلاتے ہین۔ اور دار العلوم سی عظیم الشان چیز

کہو کر بے بسی سے تمہین پکار رہی ہین ۔ استغیثوا العاجز المضطر ۔ ثم وا ذیلکم الی اللہ اور فی الحقیقت ہر
اور بے بسی انکی اپکے لیئے ہے اور آپ کی اصلاح کیلئے یا قوم اجیبوا داعی اللہ پکار رہی ہین ۔ ورنہ وہ خدا پر
بھروسہ کیئے ہوئے ہین اور اگر انکی توکل نے ثابت قدمی دکھلائی تو انشاء اللہ وہ ضرور کامیاب ہونگے ۔ انکا کام فقط
مستعدی ہے اسکو قایم کر دینا اللہ جلشانہ کے اختیار مین ہے ۔ حضرت بہلول کی حکایت ہے کہ وہ بغداد کے کسی مقبرہ مین
پیر لٹکائے جھوم رہے تھے کسی شخص نے کہا کہ ای بہلول ویران گورستان تمنی کیون اختیار کیا ؟ بہلول نے کہا مینے اون
لوگون سے اس کر لیا ہے جو کسی بات مین میرا گلہ نہین کرتے اور تکلیف و ایذا کی اون سے امید نہین ۔ پھر اوس شخص نے
کہا کہ تم کو بغداد کی بھی کچھ خبر ہے ؟ قحط بہت زیادہ ہو گیا ہے روپے سیر آٹا ملتا ہے ۔ بہلول نے کہا مجھی اسکی کیا پروا
ہے ۔ اگر ایک دانہ غلہ کا ایک اشرفی کو بھی ملے تو مجھکو فکر نہین ۔ اللہ تعالی کی عبادت میرے ذمہ ہے اور میری روٹی
اوسکے ذمہ وما من دابۃ الا علی اللہ رزقھا اسنے خود فرما دیا ہے ۔ بس ایسا ہی سمجھ لیجئے ۔ اس کارخیر
دارالعلوم کا اہتمام اونکے ذمہ ہے اور اسے پوری طرح سے قایم کر دینا بس اللہ تعالی ہی کے ذمہ ہے وعلی اللہ فلیتوکل
المومنون ۔ وما توفیقی الا باللہ ۔

اے حضرات ! دارالعلوم سا اہتمام بالشان کام اور علوم عربیہ کی ابقا کا اہتمام اور علوم جدیدہ کی تعلیم سے قوم کے
ہونہار بچون کا احتفاظ کوئی ایسا کام نہین جسے کوئی معمولی جماعت انجام دیسکے اور اسکی ذمہ واری کرے ۔ اس لیئے
ندوۃ العلمائی نے اپنی ندا کو عام طرح سے بلند کیا کہ یا اھل القران تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم اور جو
لوگ اللہ و رسول پر ایمان رکھتے ہین مقلد ہون یا غیر مقلد شیعہ ہون یا سنی اس کارخیر کو انجام دینے کیلئے اپنی سبھون
کو مدعو کیا اور اسلام کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو اپنے اکٹھا کرنا چاہا ۔ مگر ایک مدت سے اپس مین ایسی کشاکشی و تکفیر و
تذلیل و عداوت و منافرت پیدا ہو گئی تھی کہ ایک جگہ کسی امر اہم کے انجام کیلئے باطمینان یکجا ہونا اک امر محال سمجھا
جاتا تھا ۔ اس لیئے ندوہ نے سب کیخدمت مین یہ عرضداشت پیش کی ۔ کہ اب لوگون کو بیجا تعصب سے باز آنا چاہیئے اور
فرون کو سازعات بین المذاہب کو اون تمام باتون سے کہ جس سے تفرق ہو سکتا ہے بالکل ملکر مضبوط کر لین اور آپس
جھگڑے نہ کرین جن سے اصول اسلام ہی کو ضعف آئے اور غیر قوم کے سامنے ہم ذلیل و رسوا ہون ۔ تمہید و سال دوم
صفحہ ۵ کی عبارت یہ ہے تمام اس ندوہ کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہین
اور ہمارے قبلہ کیطرف سجدہ کرتے ہین انسے اس قسم کے نزاعات اٹھا دینے چاہئین جن سے مخالفین دین کو مضحکہ کا موقع ملتا ہے ۔

صاحبو ! ندوہ یہ نہین کہتا کہ آئندہ بالکل کسی قسم کی نزاع ہی نہ ہے نہین ضرور ہے اور شوق سے آپس مین آپ لوگ
جھگڑین ۔ مگر ایسا نہ جھگڑیئے کہ اصل اسلام ہی پر یہود و نصاری اور ہنود مضحکہ اڑائین ۔ اور آپ کی بدولت اسلام
ہی بدتہذیب اور جھگڑالو کہلائے جیسا کہ آج کل کی حضرات شیعہ و سنی و مقلد و غیر مقلد کے تنازعات سے حالت ہو نہ اور
نوبت عدالت تک کی نوبت آتی ہے ۔ کیسی شرم اور افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ جو ایک خدا اور رسول کے ماننے والے ہین ہمارے
مذہبی مقدمات اور ہدایہ شرح وقایہ بلکہ صحیح بخاری اور قرآن پاک کی مسایل کی تنقیح و فیصلہ ارباب تمیز بلکہ تمیز
کروڑ معبود کے ماننے والے کرین ۔ اور بشیر می کے ساتھ ہم آپ پر خوشیان منائین ۔ تف بر ین خوشی اور ننگ ایسی
بیباکی پر ۔ علم وغیرہ کا جھگڑا کیسا تل سے پہاڑ بنایا گیا ۔ حکام نے اوپر کیا کیا خندہ زنی نہ کی ہوگی ۔ مگر واہ رے جھگڑنے
والی شیعہ و سنی ۔ ایک فریق اوسکو شعایر اسلام اور دوسرا شعار کفر قرار دے ۔ خدارا انصاف شرط ہے ۔ ایسی نفسانیت کے
جھگڑون کو شریعت و عبادت سے کیا تعلق ۔ کیا شیعہ و سنی و مقلد و غیر مقلد یہ نہین جانتے کہ مذہبی معاملات مین کفار
و مشرکین کو ثالث مقرر کرنا باتفاق نادرست ہے اور اون سے اپنے مذہبی قضیون کا فیصل کرانا یقینا ناجایز ۔

صاحبو ! ندوہ انہی متعصبانہ جھگڑون سے باز رہنے کی آرزو کرتا ہے اور اسکو بار بار قوم کیخدمت مین پیش کرتا ہے
ندوہ یہ نہین کہتا کہ مسایل فقہیہ اور عقایدہ فروعیہ مین غیر و شکر ہو جایئے حاشا و کلا ۔ اور یہ تو ہو ہی نہین سکتا ۔
رسالہ بازی ۔ کوئی تقریر یا تحریر تہذیب و شایستگی کے ساتھ ہو ۔ اور فی الجملہ رد و کد کا سلسلہ جاری ہے تو ندوہ اسکو منع
نہین کرتا ۔ ہان وہ رسالہ بازی جس کا نتیجہ آخر مین پتاڈکی اور ضلع جگت و تک بندی ۔ بھگڑ اور گالیان ہون
ندوہ اس سے ضرور روکنا چاہتا ہے ۔ اور عاجزانہ یون عرض کرتا ہے کہ جب جاہلون اور عوام الناس مین کوئی ارض و ضع
کی بیجا شورش پیدا ہو فریقین کے مہذب و اہل علم ملکر اسے روکنے کی کوشش کرین اور حکام وقت کو بھی ایسی معاملات
مین پریشانی و تردد سے بچا دین ۔

حضرات ! اندوہ جو اتفاق پر زور دے رہا ہے اوسکی ایک وجہ اور بھی سن لیجئے ۔ ہندوستان مین آجکل پوری آزادی
ہے ۔ کوئی شخص کسیکی قلم و زبان کو روک نہین سکتا ۔ اور اسلام کا چیرو ت در عرب ایسا نہین ہے ۔ ذرا بھی باقی نہین ہے
پادری برہمو ۔ آریہ ۔ سناتن دھرم ۔ ملاحدہ نہایت ہی پر زور تقریرون سے اس اسلام پر حرف گیری کرتے ہین
اور حضرت بانی اسلام کی شان مین بیہودہ اعتراض کرتے ہین ۔ اور ہندی ۔ ناگری ۔ بنگلہ ۔ پنجابی ۔ اردو ۔ انگریزی
وغیرہ زبانون مین اسلام پر اعتراضات چھپواتے اور شایع کرتے ہین ۔ بیچارے ضعیف الایمان لوگون کو اپنے
دام تزویر مین پھنساتے ہین ۔ یہ اشتہار جاکر خود سنا ہے کہ اوس نواح کے ایک گاؤن مین کچھ خاندانی نو مسلم
لوگ رہتے تھے ۔ آریہ سماج کے واعظین وہان پہونچے اور اپنے مذہب کے دلایل بیان کرکے اور اسلام پر اعتراض جاکر
اون خاندانی نو مسلمون کو پھر ہندو مذہب مین داخل کر لیا ۔

اے حضرات ! اب ایسے وقت مین اسلامی فرقونکا آپس مین جھگڑنا اور اپنی مجموعی قوت کو کمزور کرنا کہان تک روا ہے
اس لیئے ندوہ کی یہ درخواست ہے کہ شیعہ و سنی مقلد و غیر مقلد کا فیصلہ کلی ہونا تو اب بہت ہی دشوار ہے ۔ تاہم جس حد تک
ہو لوگ متفق ہین اوسکو سب ملکر ایسا مضبوط کر لین کہ مخالفین اسلام کے معترضانہ طعون سے بالکل امن ہو جائے اور سب
ملکر تعلیم کے انتظام کو ایسا بنائین کہ ہم حرما و ہم ثواب ہو یعنی دین و دنیا دونون ہی درست ہو جائین ۔ اور علوم جدیدہ
کی زہریلے ہواؤن سے بھی بچ جائین ۔ والسلام علی من اتبع الہدی ۔

قصیدہ عربیہ

لروض العلم قد عاد الشباب ۔ و اھل العلم طاب لھم مآب
الا یا ندوۃ العلماء طرا ۔ لنا من شانک العجب العجاب
لانک قد دعوۃ لمسلمینا ۔ لنشر العلم فیھم فاجابو
وکان الجھل متسع الفیافی ۔ ووجہ العلم کان لہ النقاب
ریاح العلم کانت راکدات ۔ وفار الجھل کان لھا التھاب
و اھل العلم صاروا فی ابتذال ۔ و اھل الجھل عز لھم جناب
ورب مدارس للعلم ھلت ۔ ورب ندیۃ ولھا اضطراب
وصار القوم فی جدل ھزل ۔ ولیس لھم سوی الترديد جواب
وقد حسر الوفاق لھم لثاما ۔ فضاءت منہ ھاتیک الرحاب
بنو احمد برغت شمس ۔ فمحا شاء ان یحجبھا السحاب
بلطف اللہ قد فرنا جمیعا ۔ وبان العلم وانحسف الارتیاب
وقام جیدہ بعقود فضل ۔ ووشی روضہ فلھا الشباب
و اھل الجھل قد ذلوا وذلوا ۔ و اھل العلم قد کثروا وطابوا
وغار الافترا ان تفنی خمود ۔ وبحر الاتفاق لہ عباب
فمن والاک یا ناد الکرام ۔ فنفی عز وحان لہ الثواب
ومن ناواک یا ھادی الانام ۔ تظلل المذلۃ والعذاب
ھلم ایھا القوم انلتم اجمعونا ۔ وعندی ذلک الحسب اللباب
بناۃ مکارم انتم وفیتم ۔ تحاہ رایکم ابدا الصواب
لکم شمس العلوم قد استقلت ۔ فقل شرقت بنورکم الشعاب
و انتم مثل و القوم فذلت ۔ علی رغم العدی لکم الرقاب
بکم شرفت ھنات منکرات ۔ فلیس ھناک من شیء یعاب
یدالله علیکم یا کرامی ۔ کما قال النبی المستطاب
ولا یشقی جلیسکم الرفیق ۔ وبینکم الھدی والکتاب
فیا عجبا لاعداء العلوم ۔ ومن قوم لدعوتھم اجابوا
فراغوا عن صراط مستقیم ۔ وضلوا اللہ قد خسروا وخابوا

تنبیہ عجیب و غریب
ہر طرح عجایبات مکافات عمل
طلسمات تنبیہ پیشگوئی تمیز
تمیز استفاضہ ارواح بزرگان
کے کرشمہ فنی جوابات مشروت
کے واسطے جناب مولوی
بقاحسین صاحب خلفی
اعلی مقام فیروز آباد

تقریر شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے۔ ایڈیٹر پنجاب گزور

(جو بمقام پٹنہ ندوۃ العلماء کے ساتویں سالانہ جلسہ میں پڑھی گئی)

حضرات! کل میں نے کچھ وکالتاً عرض کیا تھا اور آج کچھ مجھے اصالتاً عرض کرنا ہے۔ آپ شاید جانتے ہیں کہ میں اخبار نویس ہوں اس لئے کچھ مجھے اصالتاً کہنا ہے وہ محض ایک خبر ہے۔ مگر وہ خبر آپکو سنانے سے پہلے میں یہ کوشش کرونگا کہ آپ اسکو سچ مانلیں اخبار نویسی ہندوستان میں ابھی ایسی پست حالت میں ہے کہ عام طور پر سوائے خاص استثناؤں کے اخبار نویس اعتبار سے نہیں دیکھے جاتے۔ کبھی کبھی کسی نے جو ایک آدھ بے پر کی اوڑادی ہو تو اب لوگ جاننے لگے کہ اخباروں میں چنڈوخانوں کی گپ ہی ہوتی ہے۔ رہی سہی آج بروقت تار سے جو اصلی انگریزی اخباروں میں بڑی صرف سو رویٹر کی تار خبریں آتی ہیں انہوں نے کھودی ہے۔ جنگ روم و یونان کے زمانہ میں ایکدن خبر آتی تھی کہ ترک پسپا ہوئے۔ دوسرے دن لکھا ہوتا تھا نہیں تو یہ۔ یونانی پسپا ہوئے کہیں یہ ہوتا تھا کہ ترک بھاگ گئے۔ دوسرے دن اصلاح ہوتی تھی کہ یونانیوں نے نہایت ترتیب سے مراجعت کی۔ ایسا ہی جنگ ٹرانسوال میں جسمیں لوگ پچھلے دنوں تک متہمک رہے ہیں متضاد اور متناقض خبریں رویٹر کی ایجنسی کی طرف سے دنیا بھر کو پریشان کرتی رہی ہیں۔ اور چین کے معاملہ میں تو دروغگوئی اور دروغ توسی کو رویٹر کے اطلاعدہندوں نے اوج کمال پر پہنچا دیا۔ فرنگیوں کے سفیروں اور انکے متعلقین کو آج بھی نہیں پہنچی تھی کہ ان لوگوں نے سوار فہرست ایک ایک کی ویکر انکے قتل کئے جانے اور انکے گھروں کے جلائے جانے کی تفصیل لکھدی۔ انگلستان کے اخبارات میں انکے نوحے چھپگئے۔ ان کے حالات زندگی شایع ہوئے انکے ورثا انکو رو پیٹ بیٹھے۔ یورپ بھر کی دول آگ بگولا ہو کر انتقام کو تیار ہو بیٹھیں کہ یا مارینگے یا مرینگے مگر ان قاتلوں سے انتقام لیکے چھوڑینگے۔ کہ اتنے میں جناب رویٹر دہلی زبان سے فرماتے ہیں "سفیروں اور انکے متعلقین کے قتل کی خبر سیقدر شبہہ بیان کیجاتی ہے"۔ اور دوسرے دن فرماتے ہیں کہ حضور کے اقبال سے ہر طرح خیریت ہے۔ جہاں دیدہ بسیار گو دروغ۔ تو مدت سے سن رکھا تھا۔ مگر صاحب کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا کہ حضرت انسان دروغکو اس حد تک لیجائینگے۔ اچھا اب آپکو اعتبار آئی تو کیونکر کہ میں جو خبر آپ کیجدید میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ صحیح اور بالکل صحیح اور مستند اور بالکل مستند ہے۔ گو بظاہر آپکو باور نہ آسکے لیکن اول تو یہ کہ اخبار سمجھتا ہو اس سے کہ جلدی میں غیر محقق خبر چھپ جائے۔ البتہ رویٹر کے بارے میں معذور ہے۔ نقل کفر کفر نباشد۔ دوسرے یہ کہ جیسے کوئی نیا شخص جسے آپ پہلے نہ جانتے ہوں۔ چال چلن کی سند آپکو پیش کرتا ہے۔ میں آپکو دو مقتدر اور معزز انجمنوں یعنی انجمن اسلامیہ پنجاب اور انجمن حمایت اسلام لاہور کا حوالہ دیتا ہوں جنکی نیابت کا اسوقت مجھے فخر حاصل ہے۔ تاکہ میرا سخن قرین اعتبار ہو جسپر میں آپسے یہ کہوں کہ آجکل اہل اسلام کی افلاس کی اسقدر شکایت ہے اور اسپر اسلامیوں کے دفینے جابجا موجود ہیں۔ کیوں نہیں ان دفینوں کو کھود کر نکالتے اور استعمال میں لاتے۔ دفینہ کا لفظ اور مسلمانوں کے ساتھ اکثر کان چونکے اٹھینگے۔ اور اکثر آنکھیں بیطرف بے اعتباری سے دیکھینگی۔ اور زبان حال سے کہینگی۔ کیوں بھئی یہ اور اخبار نویسوں والا چکما دیا۔ کہ صاحب اور جھوٹے ہوں تم ہوں ہم سچے ہیں۔ اور ہم یہ ہیں اور ہم وہ ہیں۔ اور بات پہر وہی کہدی۔ میاں جو لوگ نان شبینہ کو محتاج ہوں انکو دفینوں اور خزینوں سے کیا نسبت۔ وہ خزانوں والے دن گذر گئے۔ یا تم ہمیں دھوکا دیرہے ہو یا وہ پرانے خراب نقشہ ابھی تمہاری خیال میں ہے کاروان گذشت و محمل رفت نبود + وزدل تو یاد آن محمل نرفت + تو میں پھر متانت سے آپکو جواب دونگا کہ جی ہاں دفینے اور آپکے باپ دادے کے دفینے حضرت آپکے بزرگوں کے امانت رکھے ہوئے خزانے جو انہوں نے آپکیلئے چھوڑے تھے جبکہ آپ ہر طرح خیریت سے تھے اور

کہاں ہیں؟ وہ مردان باہمت کہ اپنی پرانے دفینوں کو کھود کر نکالنے کیلئے تیشہ فرہاد ہاتھ میں لیں۔ وہ مجموعہ کتب اسلامی کے جو فی الحقیقت ہر پہلو سے زر و جواہر سے زیادہ مرتبت رکھتے ہیں دنیا کو دکھائیں۔ اپنی پرانی کتابوں کو طاق نسیان سے اتار انکی گرد و غبار جھاڑیں۔ انکی بوسیدہ جلدیں گو کتاب کی اصلی شان سے کچھ وسط نہیں رکھتیں۔ لیکن ایسی ہی ضروری ہیں جیسے انسان کیلئے موزوں اور مناسب لباس۔ اور ایکدفعہ پھر دنیا کو دکھائیں کہ وہ کس ترک کے وارث ہیں۔ اور ایکدفعہ پھر دنیا میں افریقہ شمالی کے مشہور کتبخانوں، قرطبہ اور غرناطہ کے دارالعلوم اور بغداد کے دارالحکمۃ کا نقشہ لوگوں کو دکھادیں۔

آج ہم میں کتنے ہیں جو ان باتوں سے بھی آگاہ ہیں۔ کہ ان کے بزرگوں کے کتنے دارالعلوم۔ کتنے کتبخانے اور کتنے مدرسے جاری کئے تھے۔ دولت علم کھو چکی جب قوم ۔ گم شدہ کا حساب کیا جانے ۔ سب فنوں میں مصنفین اسکے ۔ کیسے ہتھ لاجواب کیا جانے

کرتے تھے کسطرح ہیر اسکے ۔ بخشش بیحساب کیا جانے ۔ فرمانروایان اسلام کی علم دوستی کے متعلق ایک شہادت پیش کیا جاتا ہے یہ ایسی ہے جو ایک انگریزی کتاب کی ایک مختصر عبارت کا ترجمہ درج کرتا ہوں۔ اول تو اسلئے کہ خدا کا خاص احسان ہے کہ ہمارے سے ایک مشہور انگریزی کتاب کی ایک مختصر عبارت کا ترجمہ درج کرتا ہوں۔ اول تو اسلئے کہ خدا کا خاص احسان ہے کہ ہمارے مخالفوں کے اعتراضات کا جواب خود انہیں کے حق دے رہے ہیں۔ اور دوسری اس خیال سے کہ ایسی مبارک مجمع میں جہاں شرقی اور مغربی علوم کے صاحب کمال یکجا جلوہ گر ہیں۔ شاید ایسے خیالات کا یہ مقصد ہے کہ علوم دین کے ماہر اپنے وعظ و پند میں روایتہً درایتہً ایسے بیانات کریں جن تک عام طور پر انگریزی خوانوں کی رسائی نہیں۔ اور انگریزی خوان کوئی ایک آدھ بات ایسی اپنے علوم قدیمہ کے ہتھادونکے کانمیں ڈالدیں۔ جو انکے لئے نئی ہو اور خاص دلچسپی پیدا کرے اور وہ جانیں کہ غیر ممالک میں مصنفین قوام غیر کی رائیں انکی نسبت اور انکے بزرگانکی نسبت کیا ہیں۔ اے قوم! سن تو سہی جہاں میں تیرا فسانہ کیا ہے کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا ۔ کتاب انسکلوپیڈیا برٹینکا میں جسکا ایک مفصل باب کتب خانوں پر لکھا ہے اور جس میں دنیا بھر کے مشہور کتبخانونکے حالات جمع کئے ہیں اس حصہ کا جو اہل عرب کی تہذیب نے کتبخانوں کے بڑھانے میں لیا مختصر مگر پر مضمون الفاظ میں یوں لکھا ہے

"فتوحات اہل عرب کے اوائل میں انکی جانب سے اسبات کا اندیشہ ہوا تھا کہ وہ ترقی علم کے مانع ہونگی۔ لیکن جوں ہی انکی سلطنت مستقل طور پر قایم ہوگئی خلفاء علم اور حکمت کے مربی اور سرپرست بن گئے۔ یونانی تصنیفات کے قلمی نسخوں کی ہر طرف جستجو ہونے لگی۔ اور جا بجا الاکتبہ اور دارالعلوم کھولے گئے۔ اور ایسی زمانہ میں جب یورپ کے در و بام پر ابھی دھند لی سی پڑی ہوئی تھی۔ قاہرہ اور طرابلس میں بہت بھاری کتبخانے قایم ہوئے۔ افریقہ میں فاطمیین کا جو شاہی کتب خانہ تھا کہتے ہیں کہ اسمیں ایک لاکھ قلمی نسخے کتابوں کے تھے اور بنی امیہ نے جو کتب خانہ اندلس میں بنایا۔ اسمیں قلمی نسخونکی تعداد اس سے چھگنا بیان کیجاتی ہے۔ روایت ہے کہ اندلس کے مختلف شہروں میں ستر کے قریب لائبریریاں تھیں۔ نہیں معلوم کہ ان اعداد میں مبالغہ کو کسقدر دخل ہے۔ مگر یہ اعداد ان اعداد سے جو عرب مورخین نے بیان کئے ہیں بہت کم ہیں۔ اور کم از کم یہ امر یقینی ہے کہ اس زمانہ کے اندلس کے مسلمانوں کے کتبخانوں سے اس عہد کے عیسائیوں کے کتب خانوں کی کوئی نسبت نہیں۔"

کیا کوئی گرنا اس گرنے سے برا ہو سکتا ہے۔ کہ آج ہمکو اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اور ندامت سے اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس عہد کے مسلمانوں کے کتب خانوں کی عیسائیوں کے کتب خانوں سے کوئی نسبت نہیں۔ ساری یورپ کو تو جانے دو۔ فقط اس خطہ انگلستان کو ہی لو جس سے ہمیں اسقدر خصوصیت سے تعلق ہے۔ کہ ہمیں خدا نے اس ملک والوں کے وسیلہ سے ایک عادل اور پر امن حکومت کی رعایا ہونے سے زیر بار احسان و الطاف فرمایا ہے ان کتب خانوں کو چھوڑ دیجئے۔ جو امراء اور علماء نے اپنے طور پر اور عموماً ذاتی چندہ یا عطیہ یا مال وصیت وغیرہ کے قایم ہوئے ہیں۔ سب سے بڑا مجموعہ کتب جو انگلستان میں ہے اور جسے یورپ کے کتبخانے چھوڑ کر دنیا بھر میں سب سے بڑا کتب خانہ شمار کرتے ہیں۔ برٹش میوزیم ہے جسمیں اسوقت سوا لاکھ کتابیں ہیں جنمیں پچاس ہزار نسخے قلمی ہیں۔ چونکہ اس کتب خانہ میں سلطنت کیجانب سے بھی بہت مدد ملتی ہے اسلئے اس سے قطع نظر کرکے صرف دوسرے کتب خانوں کو لیجئے جو چندہ اور ذاتی عطیات سے بنائے گئے ہیں اور انمیں نمبر ۱ صرف لندن ہی کے ضروری کتبخانوں کو گنو تو یہ صورت ہے کہ:۔ گلڈہال لائبریری میں ۸۰ ہزار چھپی ہوئی اور تین سو قلمی کتابیں۔ لندن لائبریری میں ۹۰ ہزار چھپی ہوئی کتابیں اور انسٹیٹیوٹ لائبریری میں ۲۸ ہزار چھپی ہوئی کتابیں اور ریفارم کلب میں ۳۰ ہزار اور جیوگرافیکل سوسائٹی میں ۲۰ ہزار اور رائل سروس انسٹیٹیوٹ میں ۲۰ ہزار چھپی ہوئی کتابیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان کے علاوہ قانونی کتب خانہ علیحدہ ہے۔ ہر گرجے کے متعلق دینیات کے کتب خانے جدا ہیں اور ہر کلب اور سوسائٹی کے اپنے کتب خانے جدا ہیں۔

پس اے مسلمانو! ہمارے لئے کیا باعث شرم نہیں کہ اس وسیع ملک ہندوستان میں ہمارے اس کناری بندر کراچی سے کلکتہ تک اسلامی ریاستوں کے کتب خانوں کے سوا اور باستثنا ایک آدھ اور مجموعہ کتب کے جنمیں آپکے بانکی پور کا کتب خانہ جو خان بہادر مولوی خدا بخش خانصاحب کی عمر بھر کی جانفشانی کا نتیجہ ہے۔ ممتاز ذکر کا مستحق ہے۔ ایک بھی کتب خانہ علوم مشرقی کا رفاہ عام کیلئے نہیں۔ حالانکہ ہر بڑے شہر میں ایک ہونا چاہئے مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں اہل زمان کو کہتے سنتا ہوں کہ آجکل علماء میں محقق بہت کم ملتے ہیں۔ صاحب دماغوں میں تحقیق کا رنگ شاذ پایا جاتا ہے۔ اور فتوے خاص محنت اور مطالعہ کے بعد لکھنے کا رواج بھی بہت نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ہم دنیا داروں نے کونسا سامان مطالعہ کا ان لوگونکے لئے دارالکتب کے صیغہ میں مہیا کر رکھا ہے جس سے وہ مستفیض ہوں اور آگے دنیا داروں کو فائدہ پہنچائیں۔ یہ مقام مسرت و شکر ہے کہ اس مقدس جماعت علماء نے خود کمر ہمت اپنی اس ضرورت کے پورا کرنیکے لئے چست کی اور اپنے مقتدیوں کو ترغیب دینی شروع کی ہے کہ وہ اس عمدہ مقاصد میں ایک اہم غرض ہے اور میں آج آپ صاحبانکی توجہ بغرض کیطرف خصوصیت سے اسلئے دلاتی ہے کہ اور مقاصد تو بہ سوں سے کچھ نہ کچھ کہا جا چکا ہے لیکن اس خاص مقصد پر ابھی کچھ نہیں کہا گیا تھا اور دوسرے تمام مقاصد کی تکمیل اسپر منحصر ہے۔ اول تو کوئی مدرسہ بغیر کتب خانے کے مکمل نہیں جب نصابی کتابوں سے باہر طلبا کی رسائی نہیں تو وہ ترقی علمی اور وسعت نظر جسکی جستجو ہے کہاں سے ہوگی۔ نتیجہ یہ کہ غرض تو صرف طلبا میں استعداد پیدا کرنا ہوتی ہے آگے علم کا بڑھانا تو مطالعہ پر موقوف ہے اور اسلئے ضرورت ہے کہ انکے لئے اور انکے اساتذہ کیلئے ایک کتبخانہ بنایا جائے اور رفاہ عام کا بینظیر فائدہ مزید برآں ہو۔ اسکی معقول بنیاد ڈالنے کی سہل ترین ترکیب یہ ہے کہ سب علماء اور روسا اپنی اپنی کتابوں سے بعض کتابیں اسغرض قومی کے لئے ایثار فرمادیں تاکہ جو چیزیں انکی الماریوں میں انکی گاہے ماہے استعمال میں آتی ہیں بیسیوں ذی علم اور شایقین علم کے مطالعہ میں آئیں۔ علاوہ بریں وہ مقصد جو ترجمہ کتاب کا ظاہر کیا گیا ہے اور حقیقت میں ایک اعلیٰ مقصد ہے اور ہمیشہ ترقی و اشاعت علم کے ذرائع میں ایک ذریعہ سمجھا گیا ہے وہ نہیں مکمل ہو سکتا تاوقتیکہ ایسا کتبخانہ نہ ہو جسکا اوپر ذکر ہوا ہے۔ لاہور میں مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی نے جو ایک مجلس بنام مستشار العلماء قایم کی ہے سے مولانا حاجی سید جماعت علیشاہ صاحب جنہوں نے کل اپنے تئیں اس مجلس کیخدمت میں وقف کر دیا اور اپنے صاحبزادی کے دارالعلوم ندوہ میں تحصیل کیلئے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا سفر ہیں۔ اس مجلس کیجانب سے لاہور میں ایک کتبخانہ حال ہی میں کھولا گیا ہے اور اسکی ابتدا بھی ترکیب سے ہوئی ہے کہ جسکا میں نے ذکر کیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آج یہاں بھی چندہ شروع ہوتے ہی کئی اہل دل جو اس ضرورت کو محسوس کرینگے وعدہ لکھوا دینگے۔ کہ وہ کتنی کتابیں دارالکتب کے لئے وقف کرینگے۔ یہ قدیم شہر عظیم آباد علماء کا شہر ہے اور یہانکے معمر روسا میں اکثر بزرگان دین سے نسبت رکھتے ہیں غالب امید ہے کہ کئی گھروں میں پرانے کتابوں کی ایسی نکلینگی جنہیں کیڑے کھا رہے ہیں۔ اور جو پڑھنے میں شاذ آتی ہیں اچھا ہوگا اگر ان کتابوں کے لئے۔ مبارک ہوگا انکے مالکونکے لئے اور اکسیر ہوگا طالب علمان مدرسہ کے لئے کہ وہ علمی خزانے ان طلبا کے استعمال کیلئے کھول دیئے جائیں۔ خداوند تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ حضرات یہ مما تحبون اس آیت کریمہ کی جان ہے۔ ان دو لفظوں میں ایک عالم معانی کا تبدہوا ہے یعنی کہ خدا مستغنی ہے ہمارے گوناگوں خدمات سے۔ نہ ہماری عبادات اسکی بزرگی میں کچھ بڑھا سکتی ہے۔ نہ ہماری سرکشی اسکی شان میں سر مو فرق لا سکتی ہے۔ ہاں ایک جنس ہے کہ جسکا خود خدا ہی خریدار ہے اور وہ جنس محبت ہے۔ صفات اللہ میں سے ہر ایک صفت کا ایک شعبہ دنیا میں آیا ہے اور اسی اشارہ کی ظہور ہے کہ دنیا میں ایک آگ لگا رکھی ہے اصل میں خداوند سبحانہ اپنے ان نیک بندونکا جو اسکے نام پر فدا ہیں عاشق ہے کسی نے خوب کہا ہے ؎ عشق اول در دل معشوقی پیدا میشود ۔ آتش نمرود در گلشن ز شمع روئے یار ۔ پروانہ شیدا میشود ۔ یہ منشا الٰہی ہے کہ جو بندہ محض اپنے مالک کی رضامندی کیلئے کچھ ایثار کرے اس چیز سے جو اسکو پیاری ہے اسکی نیکی کو برکار دے ہے۔ ساری بزرگان دین اس کسوٹی پر کسے گئے ہیں۔ اور سب سے پرانی مثالوں میں مشہور مثال حضرت ابراہیم خلیلؑ کا وہ امتحان ہے جسکی یادگار میں آپ آجتک قربانی کرتے ہیں۔ اے مسلمان بھائیو! ہم پر شکر واجب ہے کہ ہمارے لئے وہ امتحان نہیں تجویز ہوئے حضرات یہ تو انہیں عاشقان آلہی کی شان تھی کہ بیٹوں کو آپ راہ حق میں قربان کرنیکو بھیجیں۔ آج اسکے عشر عشیر کی بھی تاب لانیوالے دنیا میں نہیں ہیں۔ یہ بڑی امتحان گاہ ہے جس میں سے سو میں سے پانچ لوگ تو رعایتی نمبروں سے پاس ہوتے ہیں۔ آجکل مدرسوں میں سے تیس یا چالیس تک پاسنوالونکو سند کامیابی دیجاتی ہے۔ ہمیں میں سے ایک بھی ملجائے تو

کہ نشتر بھی چبھے۔ زخم بھی تازہ ہو۔ درد بھی پیدا ہو۔ روئی بھی پیٹی بھی۔ کراہے بھی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کچھ لہو بھی ٹپکتا ہے یا نہیں ۵ رگوں میں دوڑتی پھرنے کے ہم نہیں قائل۔ جو آنکھ سے بھی نہ ٹپکے تو پھر لہو کیا ہے ۔ لہو سے میری مراد وہ شے ہے جو دن رات آپ لہو پانی ایک کرکے کماتے ہیں۔ اور لہو کیطرح عزیز رکھتے ہیں اور آنکھوں سے لہو ٹپکانے سے میرا مقصود ہے کہ آپ دم بھر کیلئے اس لہو کی محبت کو نظر و نسیم گرا دیں۔ اور اس دولت لہو کو جو اخوت اسلامی اور اولاد آدم ہونیکی حیثیت سے ہمارا آپکا ساجھا ہے اسکو عزیز کریں ۔ فقط

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

کے متعلق بعض ضروری اطلاعات نواب محسن الملک بہادر نے غرض اندراج ارسال فرمائی ہین منجملہ انکے آئندہ اجلاس کے رام پور مین ہونیکی خبر تو وکیل مین پہلے شایع ہوچکی ہے باقی امور حسب ذیل ہین:-

"جن صاحبون کو رامپور کے اجلاس مین رزولیوشن پیش کرنے منظور ہون اونکو لازم ہے کہ ۲۰ دسمبر تک اپنی رزولیوشن منظوری کے لیئے نواب صاحب ممدوح کے نام پر بمقام علیگڈھ روانہ کرین۔

رپورٹ کانفرنس کلکتہ کی چھپ کر تیار ہوگئی ہے اور تقسیم کی جاہی ہے جن صاحبون نے کلکتہ کی کانفرنس مین ممبری کا چندہ دیا ہو۔ اور مقام قیام اس عرصہ مین بدلگیا ہو وہ براہ مہربانی بذریعہ پوسٹ کارڈ کے اطلاع دین۔ تاکہ رپورٹ کی بھیجنے مین دیر یا غلطی نہ ہو صوبہ بنگال کے جن صاحبون نے ممبری کا چندہ کلکتہ کی کانفرنس مین دیا ہے۔ اور اونکی فہرست ابھی دس روز ہوئے کلکتہ کی کانفرنس کمیٹی نے بھیجی ہے اوس مین اکثر صاحبون کا ایڈریس اور مقام قیام صاف صاف نہین لکھا گیا۔ اس لیئے اون سے درخواست کیجاتی ہے کہ براہ مہربانی وہ اپنا ایڈریس اور مقام قیام صحیح صحیح جلد لکھکر بھیجدین"

ایجوکیشنل کانفرنس رامپور مین

ہے عجب شہر مصطفےٰ آباد ٭ اسکو کہیو مرے خدا آباد

لوگ اسے رامپور کہتے ہین ٭ ہم تو آرام پور کہتے ہین

جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم! محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے امسال رامپور مین منعقد ہونے کی خبر تو آپ شایع فرما چکے ہین۔ اور جس وجہ سے پٹنہ کا اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ وہ بھی آپ ظاہر کرچکے ہین۔ خدا جانے اس کمبخت طاعون کو ہماری قومی مجلس سے کیا دشمنی ہے کہ سالگذشتہ مین اسکی سبب سے ندوہ ملتوی ہوا۔ اور اب کی کانفرنس کی باری آگئی جس سرگرمی سے اہل پٹنہ نے ندوہ کا استقبال کیا ہے۔ اس سے یہہ ثابت ہوگیا کہ التواء سے انکی جوش اور شوق مین بجائے کسیطرح کی کمی آنیکی اور زیادتی ہوگئی تہی۔ اگر کانفرنس کے التواء کا بھی یہی نتیجہ ہو کہ سال آیندہ پٹنہ مین دہوم دہام کا اجلاس ہوجائے۔ تو یہ التواء چندان قابل افسوس نہ ہوگا۔ سردست مین آپکے قیمتی اخبار کے ذریعہ اہل پنجاب کو رامپور کے جلسہ مین شریک ہونیکی خاص طور پر ترغیب دینا چاہتا ہون۔ رامپور ایک ایسی اسلامی ریاست کا پایہ تخت ہے۔ جو کئی اعتبار سے سلطنت دکن کے بعد اسلامی ریاستون مین ممتاز ہے۔ اور ایک ایسے مقام مین قوم کے اہل الرائے اصحاب کا جمع ہونا اور تعلیم و اشاعت تعلیم پر زور دینا امید ہے کہ انشاء اللہ غیر معمولی فوایدکا موجب ہوگا۔ اگر والیٔ رامپور کی خاص توجہ معاملات تعلیمی کی جانب ہوجائے اور وہ اسکی ضرورت کو ایسی طرح محسوس کرلین جیسی قوم کے بعض متوسط الحال یا نادار افراد کیئے ہوئے ہین۔ تو جو ان بیدست و پا دلجلون سے برسون مین نہین ہوسکا۔ ہز ہائینس نواب صاحب بہادر کی معمولی سعی سے دنون مین سرانجام پاجائے۔ علاوہ برین ریاستون کے باشندے علاقہ سرکاری کے باشندون سے بہت کم توجہ تعلیم کی جانب کرتے ہین۔ اور چونکہ اتنے عرصہ سے کانفرنس کو اون کے متعلق اپنے فرائض ادا کرنیکا موقع نہین ملا تھا۔ اسلیئے یہ نہایت مناسب ہے کہ باشندگان ریاست کو بھی اپنے دوسرے بہائیون کی مساعی مین شریک ہونے پر رغبت کیجائے۔

رامپور بہ حیثیت مقامی بھی ایک پسندیدہ شہر ہے اور اسمین ایک کتب خانہ ایسا اچھا ہے کہ ذوق علم اصحاب

ڈبہ کو اسطرح شفا ہو۔ مسٹر آلا گرے جو آرسینا ڈیس کونٹی نیویارک کے قریب رہتے ہین یون لکھتے ہین:-
جس قدر دوائین مینے آجتک استعمال کی ہین۔ انمین سے چیمبرلین کی کہانسی کی دوائی سب سے اچھی ہے
Chamberlain's Cough Remedy
بچون کی مرض ڈبہ کیلیئے یہ دوا بہت اچھی ہے اور اس سے ہمیشہ صحت ہوتی ہے" جونہی کہ بچہ کی آواز بیٹھنے لگے۔ اگر اسوقت یہ دوا دیجاوے یا جس وقت کہانسی شروع ہوجائے اسکے بعد بھی دیجاوے تو اس سے مرض کا حملہ رک جاتا ہے۔ اس امر کو یاد رکھنا چاہیئے اور کہانسی کی دوائی کی ایک بوتل پاس رکھنی چاہیئے۔ تاکہ جونہی علامات مرض ظاہر ہون دوا دیجاسکے ٭
یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے ملسکتی ہے

اگر صرف اسی کو دیکھنے کیلیئے سفر کرین تو بھی کچھ بے جا نہ ہو۔ بلکہ بھی کچھ ایسا بہت نہین خصوصاً بمقابلہ پٹنہ تو اجلاس اہل پنجاب کے بہت ہی قریب آگیا ہے۔ سہارن پور سے آگے کرسمس کی تعطیل مین درجہ دوم کا کرایہ دینے سے دوم درجہ مین سفر کرسکتے ہین۔ باقی رہا نارتھ ویسٹرن ریلوے پر جو حصۂ سفر کا پڑے اسکے لیئے بھی ایسی ہی رعایت حاصل کرنے کی کوشش منجانب انجمن اسلامیہ پنجاب ہورہی ہے۔ اگر حاصل ہوگئی تو بذریعہ اخبارات کے اوس کا اعلان کردیا جائیگا۔ یہ سب باتین متقاضی ہین۔ کہ اہل پنجاب حسب معمول قدیم جوش کے ساتھ اور کثرت سے کانفرنس مین شامل ہون۔ آپ بھی اپنے اخبار کے ذریعہ اور ذاتی کوشش سے اسبات کا اہتمام فرماوین۔ کہ اہل پنجاب رفیق جلسہ بڑھانے مین معقول حصہ لین۔

بندہ۔ شیخ عبدالقادر اسسٹنٹ سیکرٹری انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور

ندوۃ العلماء کو بڑی کامیابی

ندکورہ بالا عنوان سے کچھ عجب قسم کے خیالات مخالفین اور معاونین ندوہ کے دلون مین جوش مارنے لگی ہون گے اور قبل اسکے کہ وہ کل مضمون پر نظر ڈالین۔ اونکو نہایت اضطراب ہوگا۔ مجھکو عرصہ سے اس مبارک مجلس مین شریک ہونیکا شوق تھا۔ مگر بوجوہ اب تک محروم رہا تہا۔ امسال الحمد للہ کہ مجھے اسکی شرکت کا فخر حاصل ہوا۔ آمدم بر سر مطلب۔ معاونین کو تو یہ خیال ہوگا کہ معلوم نہین کونسی بڑی کامیابی ندوہ کو حاصل ہوئی اور بیچارے مخالفین خدا جانے کن کن خیالات سے پریشان ہونگے۔ مگر مین معاونین اور مخالفین دونون کو مبارک باد دیتا ہون۔ معاونین کو تو اسلیئے کہ ندوہ کو اپنے مقصد مین ایک حد تک بڑی کامیابی ہوئی اور مخالفین کو اسلیئے کہ جسکو وہ کامیابی جانتے ہین یعنی چندہ۔ ہمین کچھ اسلیئے کامیابی نہین ہوئی جیسی کہ امید تھی۔ ندوہ کا یہ پہلا جلسہ ہے جس مین نئی روشنی والون نے حصہ لیا۔ اپنی اس کامیابی پر ندوہ کو جس قدر فخر و مسرت ہو تھوڑا ہے۔ یہ وہی جماعت ہے جسکی نسبت بعض لغو افواہین مشہور ہین۔ اور جسکی افراد بیدین اور کافر سمجھے جاتے ہین۔ مگر ان لوگون نے عملی طور پر ثابت کردیا کہ انمین قومی ہمدردی۔ اخوت اسلامی کا جوش موجود ہے جو ہونا چاہیئے۔ اب ہمین یہ کہنے کا حق ہے کہ جو بے بنیاد باتین ہمارے طرف منسوب کیجاتی ہین انکی کچھ اصلیت نہین۔ چنانچہ مسٹر نصیر الدین صاحب بیرسٹر کی تقریر نے مجلس کا جو رنگ بدلا۔ وہ ہماری قول کی زندہ شہادت ہے۔ اور اسکو وہ لوگ خوب جان سکتے ہین جو شریک جلسہ تھے۔ آپکی سحر بیانی کی اور نیز عملی کارروائی کے اثر سے لوگ کچھ ایسی بیخود ہوگئی تھے کہ علماء نے اپنے سرون کی عمامے تک اتار اتار کے پھینکدیئے۔

یہ اثر ہے مغربی تعلیم کا! اب حضرات آپ ہی انصاف فرمائین کہ آیا واقعی ہم کافر و ملحد ہین؟ امید ہے کہ ہمارے انصاف پسند علماء ضرور یہہ فرمائین گے۔ کہ ہمنے کفر کے فتوے دینے مین جلدی کی۔ بیشک ایکی جس قدر نئی روشنی والون نے لیا ہے۔ اس سے یہہ خیال ہوسکتا ہے کہ شاید کبھی وہ وقت آئے جب کہ ہم مین اور ہمارے محترم پیشوایان دین مین کلی اتفاق ہوجائے۔ مگر حضرات! تالی دونون ہاتھون سے بجا کرتی ہے۔ پس اب ہمارے علماء کو بھی ہماری قومی کامون مین حصہ لینا چاہیئے۔ مین جمیع علماء کی خدمت بابرکت مین بالعموم اور علماء بہار کی خدمت مین بالخصوص اپیل کرتا ہون کہ ایکی وہ ضرور محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مین شرکت کرین۔ اور اس بات کو ثابت کردین کہ اگر نئی روشنی والے گلے ملنے کو مستعد ہین تو ہم بھی خوشی سے اونکو گلے لگاتی ہین ٭ راقم جمال احمد

گزشتہ برسون مین ہزارون آدمیون نے مزمنہ زکام کیلیئے چیمبرلین کی کہانسی کی دوائی استعمال کی ہے۔
Chamberlain's Cough Remedy
جہان تک ہمین معلوم ہے انمین سے ایک کو بھی نمونیا نہین ہوا۔ ٹامس وٹفیلڈ اور کمپنی ۲۴۰ واشنگٹن ریونیو چکاگو جو اس شہر مین بڑے مشہور دواؤن کے خورده فروش ہین وہ اسکی نسبت یون کہتے ہین۔ کہ ہم مرض ..... بہت سی صورتون مین چیمبرلین کی کہانسی کی دوائی کی سفارش کرتے ہین کیونکہ اس سے نہ صرف فوری اور کامل صحت ہوجاتی ہے۔ بلکہ یہہ مرض مذکور سے نمونیا پیدا ہونے کو بھی روکتی ہے۔
یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

ہمارے خاص نامہ نگار سے

پٹنہ سے روانگی کیوقت جناب کریمی سید احمد حسن صاحب ایڈیٹر رسالہ تحفۂ احمدیہ کانپور نے فرمایا تھا۔ کہ الہ آباد مین میرے رفیق ماسٹر ظہور الحق صاحب کے مکان پر ٹھیرنا۔ لہذا مینے اپنی محسن کی ارشاد کی تعمیل کی۔ آپکا مکان دوندی محلہ پتھر کی گلی الہ آباد مین واقع ہے۔ باوجودیکہ آپ سے سوائے ایک دوست کی پیغام کے کوئی سابقہ تعارف بھی نہ تھا۔ میرے آتے ہی ماسٹر صاحب نے وہ آؤ بھگت اور شریفانہ لوازم مہمان نوازی ادا کرنے شروع کیے۔ جو اب تک بہت کم دیکھنے مین آئے تھے۔ آپکی قیام گاہ کے قریب ہی جناب مولینا مولوی محمد عبید اللہ صاحب بھی تشریف رکھتے تھے جب آپکو اس خادم وکیل کی آنیکی اطلاع ہوئی تو (باوجود ایک عالم اجل ہونیکے) کمال شفقت سے خود تشریف لاکر ملے

الہ آباد مین ۲۱-۲۲ نومبر کو رجبی شریف کا جلسہ فاضل اجل حضرت خواجہ سید محمد حسین شاہ صاحب کی سعی سے ہونیوالا تھا جس مین قریبًا تمام صوبجات ہند کے علماء و فضلاء و صوفیاء کرام و رؤساء عظام کم و بیش شریک ہوا کرتے ہین۔ مولوی صاحب اور نیز ماسٹر صاحب نے میرے مدعا کیلیے رجبی شریف کی تقریب کو تائید غیبی سمجھا اور مجھے جلسہ مین شرکت کیلئے مشورہ دیا۔ دوسرے روز مجھے حضرت خواجہ سید محمد حسین صاحب کے حضور مین لیجاکر شرف لقاء سے مشرف فرمایا۔ حضرت خواجہ صاحب کے اخلاق کی تعریف کیلیے مجھے الفاظ نہین ملتے۔ یہی کہنا کافی ہوگا کہ آپ اخلاق محمدیہ کی زندہ نظیر ہین +

جلسہ رجبی شریف

۲۱ تاریخ سے رجبی شریف کا میلہ شروع ہوا۔ میرے نام بھی ایک فرمان شمولیت جلسہ کا آیا۔ کوئی بازار۔ کوچہ یا محلہ نہ تھا جو روشنی سے جگمگ جگمگ نہ کرتا ہو۔ انمین پیشتر ہی سے قندیلین بڑے سلیقے سے آویزان کیگئی تھین۔ جلسہ شاہ محمد اجمل صاحب قدس سرہ کے دایرہ مین تھا۔ جہان بالائی آرائش کیلیے تو بڑی جانفشانی سے جھاڑ۔ فانوس۔ چہت گیریان۔ سائبان وغیرہ اور فرش کیلیے غالیچے۔ قالینین دریان اور خدا جانے کیا کیا سامان تکلفات (جو ہندوستان کی قدیم تہذیب کیموافق ایسی تقاریب کے لوازمات مین سے ہین) بہم پہونچائے گئے تھے۔ مین نے جلسہ پر پٹنہ کی دھوم دھام دیکھکر ہی تخمین کیا تھا۔ مگر یہان تو سب بھرلگیا۔ جلسہ گاہ مین اسقدر ہجوم تھا کہ تل رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ باوجودیکہ کئی ہزار آدمی کیلیے جگہ کافی تھی تاہم ہزارہا بندگان خدا کو جگہ نہ ملسکی۔ لوگ ظہر کے بعد وہان جاکر بیٹھنا شروع ہو جایا کرتے ہین کیونکہ بعد مین جگہ نہین ملا کرتی۔ مین اپنے میزبانون کے ہمراہ نماز مغرب سے فارغ ہوکر جلسہ گاہ کو گیا۔ مگر وہان اسوقت جگہ کہان ملتی۔ لیکن مجھے اپنے دوستونکی مہربانی اور وقایع نگار ہونے کیوجہ سے عین وعظ کے قریب جگہ ملگئی کیونکہ انتظار کے بعد شاہ صاحب (خواجہ صاحب موصوف) تشریف لائے۔ سب سے اول آپکا مصنفہ عربی خطبہ قاری عبد الرحمن صاحب نے پڑھا۔ پھر حضرت خواجہ صاحب نے آیۃ سبحان الذی اسری پڑھ کر معراج شریف کا ذکر شروع کیا۔ اگرچہ یہ ذکر خیر اہل اسلام کیلیے کوئی نیا نہ تھا تیرہ چودہ سو برس سے متواتر اہل اسلام اسکو جانتے ہین۔ مگر حضور کی عالمانہ تقریر اور صوفیانہ طرز بیان نے اک قیامت برپا کر دی تھی۔ مین حیران تھا کہ مجھ سے سنگدلون کی بھی زار و قطار آنسو بہہ رہے تھے۔ آپ کی تقریر مین واقعی ایک جادو کا سا اثر تھا۔ وجہ یہ کہ آپ عالم باعمل ہونیکے علاوہ اعلی درجہ کے بااثر صوفی صاحب نسبت و صاحب تجلیات و خاندان چشتیہ کے روشن چراغ ہین۔ اور حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ قدس سرہ سے آپکا ارادتمندانہ تعلق فخریہ حاصل ہے۔ بیان فرماتے فرماتے کلاہ مبارک اتر گیا۔ اور زار زار رونا شروع کیا۔ حالت وجد طاری ہوگئی۔ عالم بے اختیاری نے عجب سماں باندھا۔ ذکر معراج یہانتک پہونچا تھا کہ حضرت

سب سے اچھا پلستر۔ فلالین کا ایک ٹکڑا جو چیمبرلین کی درد کی دوا مین تر کرکے ماؤف جگہ پر باندھا جاوے۔ اور ہر قسم کے پلستر سے اچھا ہے۔ جب کبھی پہلو یا چھاتی مین درد ہوتا ہو تو اس دوا کو آزماؤ۔ اغلب ہے کہ اس قدر جلد یہ تمہین صحت دیگا کہ تم خوش ہو جاؤگے۔ درد کی دوا سے وجع المفاصل بھی رفع ہو جاتی ہے۔ ایک ہی دفعہ لگانیسے افاقہ ہو جاتا ہے +
Chamberlain's Pain Balm
یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویہ انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم لامکان تک پہونچے"۔ اور لپٹ لپٹ کر سب ایک دوسرے سے ملتے تھے۔ سہ پہر ہی گویون نے اور بھی قیامت برپا کر رکھی تھی۔ حضرت صاحب سجادہ نشین ردولی شریف وغیرہ بزرگوار جید آتا تک کی کثرت سے موجود تھی۔ تھوڑی دیر یہی حالت رہی اور گیارہ بجے سے پہلے پہلے بعد دعا آجکا جلسہ برخاست ہوا۔

اسیطرح وقت مقررہ پر دوسرے روز بھی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے علامہ عصر مولینا شیخ احمد صاحب مکی نے حدیث معراج مع اسناد کے سنائی۔ بعد ازان حضرت خواجہ شاہ محمد حسین صاحب نے بقیہ بیان معراج فرمانا شروع کیا۔ آجکی تقریر کل سے زیادہ زوردار اور موثر معلوم ہوتی تھی۔ وہ ایک عالمانہ تقریر ہونیکیساتھ عالمانہ تصوف کے رنگ مین رنگی ہوئی تھی۔ اور یہی اوسکی مقبول عام ہونیکا سب سے بڑا باعث تھا۔ آج بھی حسب دستور روز سابق جلسہ ختم ہوا۔ تیسرے روز ۲۳ نومبر کو حضرت خواجہ صاحب موصوف کی نشستگاہ واقع دایرہ شاہ حجۃ اللہ صاحب قدس سرہ مین قوالی بامزا میر تھی۔ اچھی اچھی غزلین گائی گئین۔

غزلیات پڑھی جانیکے بعد جلسہ قوالی برخاست ہوا۔ آج پھر مینے حضور سے شرف قدمبوسی حاصل کیا۔ کمال حسن اخلاق سے پیش آئے۔ جب رات کو پھر مین آپسے جاکر ملا تو صبح مجھے دعوت مین شریک ہونیکی لیے ارشاد فرمایا۔ ۲۴ تاریخ کی صبحکو پھر قوالی کا وہی دور تھا۔ سبحان اللہ کیا خوب نظارہ تھا۔ قبل اور بعد قوالی کے حضور بڑی بے تکلفی اور الطاف سے پیش آئے۔

۲۲ کا جلسہ رجبی شریف جب رات کو ختم ہو جاتا ہی تو اوس ہی دوسرے روز عصر کے بعد ہمیشہ یہان اسی مکان مین ایک عام مشاعرہ بھی ہوا کرتا ہی جس کی میر مشاعرہ ہمارے کرمفرما وواجب التعظیم محسن بزرگوار حضرت شاہ محمد بشیر صاحب تھے

ولایتی چٹھی

از لندن مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۹ء

حاصل ہو گئی ہی کہ آسٹریا اور دیگر ممالک یورپ کی ترقی دو اسباب پر منحصر ہے۔ اول لیکچرون اور دوسرے اخبارون کے مطالعہ پر۔ یہ دونون چیزین قوم کیلیے نہایت ضروری ہین۔ انمین کچھ شک نہین کہ تعلیم انسان کی ترقی کا بڑا باعث ہی لیکن لیکچرون اور اخبارون کے مطالعہ سے آدمی انسان بن جاتا ہی۔ مجھے اس قلیل عرصہ مین جب سے مین یہان ہون سینکڑون لیکچرونکے سننے کا اتفاق ہوا۔ مینے کسی گذشتہ موقعہ پر یہ ذکر کیا ہی کہ لندن مین بہت سی جگہین ایسی ہین۔ جہان اتوار اور دوسرے دنون مین اکثر لیکچر جمع ہوتے ہین اور وہان آپ بہت سے مختلف مضامین کی واقفیت حاصل کر سکتے ہین۔ یہانکے لوگون کو ان چیزون سے کمال دلچسپی ہے کیونکہ وہ بہ خوبی جانتے ہین کہ ملک کی تمام طاقت علم پر منحصر ہے۔ گزشتہ دنون مین انتخاب پارلیمنٹ کی موقعہ پر سینکڑون جادو بیان لوگون نے اپنی پرزور تقریرون سے اس ملک مین ایک زلزلہ پیدا کر دیا تھا ۱۲

اشتہار

محکمہ تعمیرات راج ریاست دربھنگا (بنگال پریزیڈنسی)

(سب اوورسیران۔ مستریان اور معماران کی ضرورت)

دو تجربہ کار دہوشیار سب اوورسیرونکی دستخطی نگرانی تعمیرات راج نگر۔ سرکل تعلقہ راج دربھنگا کیضرورت ہی۔ جو علاوہ تجربہ کاری عمارت دیگر کارہائے انجنیری کے نقشہ کشی مین بھی مہارت رکھتے ہون تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار دیجاویگی۔

دہوشیار کاریگر معماران کی بھی جو عمدہ نقش و نگار اور منبت کاری کر سکین۔ ہندوستانی اور انگریزی دونو طرز کے تعمیر کے کام سے بہ خوبی واقف ہون۔ عمدگی اور تیزدستی سے انجام دے سکین درکار ہین۔ دہلی۔ آگرہ بنارس۔ الہ آباد۔ جے پور۔ رامپور۔ مراد آباد کے کاریگرون کو ترجیح دیجائیگی۔ شرح اجرت یومیہ بارہ آنہ سے دو روپیہ فی کس حسب لیاقت ہوگی۔ درخواستین ۲۰ دسمبر سنہ رواں تک حسب پتہ مندرجہ تحت آنی چاہئین +

مولوی سید عاشق حسین سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعمیرات راج انگریزی راج دربھنگہ۔ دفتر محکمہ راج دربھنگہ

۴۲ بعض تقریرین مینے بھی سنین۔ واقعی انمین بالکل دریا کی سی روانی معلوم ہوتی ہی اور انکو گوش دل سے سنا جائے تو انسان کے دل مین ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہی۔ یہان ایک مہینہ رہکر آپ اس قدر تقریرین سن سکتے ہین کہ ہندوستان مین تمام عمر مین

نظم از جناب حاجی سید نور الرحمن صاحب صاحبزادۂ جناب مولوی حاجی سید شاہ نذر الرحمن صاحب نبیرۂ و سجادہ نشین حضرت حاجی مولانا شاہ محمد سعید قدس سرہ

جو ندوۃ العلماء کے ساتوین سالانہ جلسہ مین بمقام پٹنہ ہی پڑھی گئی

خوشا زمانہ کہ مہمان ہی ندوۃ العلما
سنا ہی کرتے تھے کانون نے جسکا نام اب ہم
یہ صورتین متبرک جسے خدا دکھلائے
عجب نہین ہی کہ ہم انکی خدمتین جو کرین
خدا کی شان کو ذرے یہ سرفراز ہوئے
ہوا ہے مطلع انوار قدس آج یہ گہر
عجب طرحکی اک کیفیت ہی نورانی
ہماری آنکھین نہ ہولینگی آج کی صحبت
ہماری آج زمین آسمان پر پہونچی
ملایکہ کو نہین ہین نصیب یہ اعزاز
انہین کی ذوات مقدس ہی جلیل العظیم
ہماری قوم کے سرتاج دین کی سردار
بڑا بھروسہ جسے کہتے ہین خدا پر ہے
ہماری ڈوبتی کشتی کے ناخدا ہین یہی
نشان منزل مقصود یہ بتاتے ہین
انہی کے نام سے شوکت ہی دین کی قایم
یہی تو خضر ہین سرچشمۂ شریعت کی
انہی کے نور سے چھٹ چھٹ گئی ظلمت کفر
ہم انکا کیون نکرین احترام اور اعزاز
علاوہ اسکے ہی وجہ اقتدار کی اور
وہ کیا کہ ان کے جو اغراض اور مقاصد ہین
بذاتہ وہ ہماری لئے بہت ہین مفید
یہ بات اور ہی ناحق مخالفت کرلین
بہت ہی خوب ہین اغراض انکی بالتعمیم
نگاہ دین شعار اعظم آئین دنیا کے
یہ پوچھتے ہین کہ ندوہ کا جب منشا ہے
تو کیا یہ فرض نہین ہے کہ ہم کرین تائید
ہے چار سمت سے بس اعتراض کی بوچھار
اور اعتراض بھی ایسے ہین کچھ وکا وک کی
کوئی کہتا ہے اس کے محال ہین مقصد
ہماری شہر کے کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہین
کچھ اس سے بڑھ کے بھی فرماتے ہین کوئی صاحب

بہت رفیع ہوا آج خط پٹنا
زہے نصیب کہ آنکھون نے آج دیکھ لیا
یقین ہی کہ خدا کا وہ دیکھ لے جلوا
تو قدسیان فلک کا ہمین رہتا
ڈھائین آنکھ اگر آفتاب سے تو بجا
تمام شہر مین پھیلی ہوئی ہی اسکی ضیا
ہمین تو برق تجلی کا ہوتا ہے دھوکا
زمانہ یاد کریگا ہمیشہ یہ جلسا
کچھ اور ہوگیا ہے اپنا آسمان اونچا
بہت ہی رفع و اعلے ہی طبقۂ علما
یہی وہ لوگ ہین جو انبیا کے ہین وارث
ہماری خضر طریقت ہماری راہ نما
خدا کے بعد انہی پر ہمارا ہے تکیا
ہمارا پار لگائینگے بس یہی بیڑا
انہین کی فیض سے ملتا ہی لاکھون کا گنوا
انہی کے دم سے ہی اسلام آج تک زندہ
ہے جنکا چشمہ حیوان سے بڑھ کے ہر قطرہ
انہی کے نام سے کانپ اٹھتی ہین عدو کی صفین
جہان بھر مین کوئی ہی انکا ہم پلہ
کہ جنکے واسطے قایم کیا گیا ندوا
بنفس وہ ترقی قوم کی بھی ہین سنا
ملاحظہ کرین اسکے مقاصد حسنا
علی الخصوص مقصد ہی کہ قدیم و جدید
دکھائین کہ جو خطرہ سے پاک ہو رستا
اور اس مرام سے باہم ہوئی ہین سب علمار
مگر سنو کہ عجب حال ہی زمانے کا
تمام ہند مین پھیلا رہا ہی اک جھگڑا
کہ جنکا کوئی نتیجہ نہین عجب کے سوا
کسیکا قول کہ ندوہ کی ضرورت کیا
کہ اس سے فایدہ پٹنے کو کچھ نہین پہونچا
خلاصہ یہ کہ مہینون آپسمین مختلف آرا

گر جو قوم کی حالت پر ایک نظر ڈالو
تمام قوم پر اک خبطگی سی چھائی ہے
ہمین رہی نہین اب نیک و بد کی تمیز
وہ کام کرتی ہین جنکا کہ ہو برا انجام
جو اصل پوچھو تو ہم ایسے آنکھ والے نہی
نہ ہاتھ کام کے قابل نہ پانون چلنے کی
ہماری مردہ دلی کی یہ پہونچی کیفیت
نہ ولولہ ہے کوئی اور نہ حوصلہ کوئی
وہ حد سے بڑھ گئین بے اعتدالیان اپنی
یہی تھی وجہ کہ نااتفاقیان پھیلین
یہ عیب آیا جو ہم مین تو سارے عیب آئے
پہاڑ ٹوٹا تو ہوزن پہ ہوئے ذرے
خود اپنے ہاتھ سے ہم کھودتے ہین قبر اپنی
شکار کرتے ہین اپنے غضب کا آپ کو ہم
عیوب جتنے ہین دنیا کے دیکھ لو ہم مین
یہ بات اور ہی دس بون ہزار مین اچھے
نہ وہ حمیت قومی نہ وہ شرافت نفس
نہ ہم کو پاس ادب ہے کسیکا اب باقی
نکل نکل گئے ہین اپنی اپنی حد سے سب
غضب غضب کے اوامر سے اجتناب کرین
ستم تو یہ ہی کہ اسلام کو ذلیل کرین
کہان یہ ہمسے مسلمان اور کہان اسلام
ہماری ذلتین جو کچھ ہوئین وہ خیر ہوئین
بڑا ستم یہ ہوا جسکا ہمکو رونا ہے
ہم اپنی ہاے تباہی کی کیا کرین تفصیل
یہ حال زار تو ہم سب کا ہی علی الاجمال
تو ان کے شان مین ہم کسطرح زبان کھولین
نہین ہی ہمین کوئی شک کہ ہمین ابرار
جو اپنی قوم کی تعلیم و تربیت کرکے
ستم ستم کر نواہی کو سمجھ رہین اچھا
اور اوسپہ طرہ مسلمان ہونیکا دعوا
یہ ہین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
زمانہ سے نہین اسکا ہمین کوئی شکوا
ہماری ہاتھ سے اسلام ہوگیا رسوا
خلاصہ یہ کہ زمانہ نے ہمکو لوٹ لیا
رہے وہ جنکا معرز مخاطب ہے علمار
بہت رفیع ہی انکا عوام سے طبقا
ضرور قوم سے ہین مستحق مدح و ثنا
ہمیشہ اوسکو کہا تے ہین برتر سیدا
ستم ستم کر نواہی کو سمجھ رہین اچھا
اور اوسپہ طرۂ مسلمان ہونیکا دعوا
بس ایک رنگ مین ڈوبی ہوئی ہی ساری قوم
کرو جو غور تو بس سب کا ایک نقشہ ہے
خلاصہ یہ کہ زمانہ کی دست برد سے اب
ہماری جبکہ یہ اوجھی ہوئی ہی ہماری
بتایئے کہ جب ایسی تباہ ہو حالت
ضرور چاہیے ہمکو کہ کوئی چارہ کرین
یہ کیا کہ بیٹھکے اپنے گھرون کے گوشہ مین
یہ کیا کہ رحمت خالق سے ہو کہ بس مایوس
اور اپنی قوم پہ کیا کچھ نہ تیزیان کھائین
کرو جو غور تو بس سب کا ایک نقشہ ہے
خلاصہ یہ کہ زمانہ کی دست برد سے اب
ہماری جبکہ یہ اوجھی ہوئی ہی ہماری
بتایئے کہ جب ایسی تباہ ہو حالت
ضرور چاہیے ہمکو کہ کوئی چارہ کرین
یہ کیا کہ بیٹھکے اپنے گھرون کے گوشہ مین
یہ کیا کہ رحمت خالق سے ہو کہ بس مایوس
اور اپنی قوم پہ کیا کچھ نہ تیزیان کھائین
بس ایک رنگ مین ڈوبی ہوئی ہی ساری قوم
کرو جو غور تو بس سب کا ایک نقشہ ہے
خلاصہ یہ کہ زمانہ کی دست برد سے اب
ہماری جبکہ یہ اوجھی ہوئی ہی ہماری
بتایئے کہ جب ایسی تباہ ہو حالت
ضرور چاہیے ہمکو کہ کوئی چارہ کرین
یہ کیا کہ بیٹھکے اپنے گھرون کے گوشہ مین
یہ کیا کہ رحمت خالق سے ہو کہ بس مایوس
اور اپنی قوم پہ کیا کچھ نہ تیزیان کھائین
بس ایک رنگ مین ڈوبی ہوئی ہی ساری قوم
کرو جو غور تو بس سب کا ایک نقشہ ہے
خلاصہ یہ کہ زمانہ کی دست برد سے اب
ہماری جبکہ یہ اوجھی ہوئی ہی ہماری
بتایئے کہ جب ایسی تباہ ہو حالت
ضرور چاہیے ہمکو کہ کوئی چارہ کرین
یہ کیا کہ بیٹھکے اپنے گھرون کے گوشہ مین
یہ کیا کہ رحمت خالق سے ہو کہ بس مایوس
اور اپنی قوم پہ کیا کچھ نہ تیزیان کھائین
بس ایک رنگ مین ڈوبی ہوئی ہی ساری قوم
کرو جو غور تو بس سب کا ایک نقشہ ہے
خلاصہ یہ کہ زمانہ کی دست برد سے اب
ہماری جبکہ یہ اوجھی ہوئی ہی ہماری
بتایئے کہ جب ایسی تباہ ہو حالت
ضرور چاہیے ہمکو کہ کوئی چارہ کرین
یہ کیا کہ بیٹھکے اپنے گھرون کے گوشہ مین
یہ کیا کہ رحمت خالق سے ہو کہ بس مایوس
اور اپنی قوم پہ کیا کچھ نہ تیزیان کھائین

تمام فرقون نے برپا کری ہے آپس مین
یہ دین دار جسے چاہین کرین بس بیدین
بندہی جو پکڑی تو مالک ہوے جہنم کے
مزور فرقون کو نہ سمجھین نہ وقت کو دیکھین
تلے رہین نہ تنازع پہ ہر گھڑی کیونکر
نہ کوئی ضرب لگانا نہ کاٹنا جانین
خدا کو علم کہ ہنگامہ کیا ہو محشر مین
یہ حال ہو نیچا ہی اصلاح خویش ہین سب کے
کوئی یہ کہتا ہے قرآن کے سب غلط احکام
کسیکا قول کہ اسلام لغو ہے بلکل
کسینے اور جو بڑھ بڑھ کے اعتراض کئے
مگر یہ باتین تو سن سن کے ہو رہین عاشر
اور اپنی قوم پہ کیا کچھ نہ تیزیان کھائین
بس ایک رنگ مین ڈوبی ہوئی ہی ساری قوم
کرو جو غور تو بس سب کا ایک نقشہ ہے
خلاصہ یہ کہ زمانہ کی دست برد سے اب
ہماری جبکہ یہ اوجھی ہوئی ہی ہماری
بتایئے کہ جب ایسی تباہ ہو حالت
ضرور چاہیے ہمکو کہ کوئی چارہ کرین
یہ کیا کہ بیٹھکے اپنے گھرون کے گوشہ مین
یہ کیا کہ رحمت خالق سے ہو کہ بس مایوس
اور اپنی قوم پہ کیا کچھ نہ تیزیان کھائین
بس ایک رنگ مین ڈوبی ہوئی ہی ساری قوم
کرو جو غور تو بس سب کا ایک نقشہ ہے
خلاصہ یہ کہ زمانہ کی دست برد سے اب
ہماری جبکہ یہ اوجھی ہوئی ہی ہماری
بتایئے کہ جب ایسی تباہ ہو حالت
ضرور چاہیے ہمکو کہ کوئی چارہ کرین
یہ کیا کہ بیٹھکے اپنے گھرون کے گوشہ مین
یہ کیا کہ رحمت خالق سے ہو کہ بس مایوس
اور اپنی قوم پہ کیا کچھ نہ تیزیان کھائین
بس ایک رنگ مین ڈوبی ہوئی ہی ساری قوم
کرو جو غور تو بس سب کا ایک نقشہ ہے
خلاصہ یہ کہ زمانہ کی دست برد سے اب
ہماری جبکہ یہ اوجھی ہوئی ہی ہماری
بتایئے کہ جب ایسی تباہ ہو حالت
ضرور چاہیے ہمکو کہ کوئی چارہ کرین
یہ کیا کہ بیٹھکے اپنے گھرون کے گوشہ مین
یہ کیا کہ رحمت خالق سے ہو کہ بس مایوس
اور اپنی قوم پہ کیا کچھ نہ تیزیان کھائین

وہ معرکی لڑائی کہ الامان کی ہی جا
قلم کے نوک پہ رکھا ہے کفر کا فتوے
پکڑ کے گردنین جس جس کو چاہا جھونک دیا
گھمار ہی ہین شریعت کا بیطرح لٹھا
لڑائی جھگڑا تو انکا مذاق ہی ٹھہرا
مگر غلاف سے نکلا ہی پڑتا ہے تیغا
یہین مچی ہوی ہی اک قیامت کبرا
یہ دیکھکر متبسم ہین زیر لب عقلا
ہمارے واسطے یہ کسقدر ہی نازیبا
کہ ہو رہا ہے خود اسلام پر عجب حملا
نہ کوئی انکو ہو تشنیع و طعن کی پروا
وہ چاہے کیسا ہی سخت اعتراض ہو انکا
وہ خواہ زہر ملا ہو اور انکا ہر فقرا
کسیطرح نہ مہذب بنیگی یہ دنیا
تعصبانہ خیالات پر ہے اسکی بنا
خدا نہ پھر کبھی سنوائے یہ برا کلما
جدید فلسفہ ان کو روا نہین کہتا
کہ اسمین کچھ نہین شہوت پرستیو نکے سوا
تو صاف بانے اسلام پر کیا حملہ
ذرا حمیت و غیرت ہماری دیکھیے اگا
چھری لیے ہوئے موجود ہی تنے کو گلا
کوئی ہون اسمین ادا نی ہون کہ ہون اعلا
بگڑ گیا ہے ہمارا تو آوے کا آوا
ہمارا حال وہ باقی نہین رہا کہ جو تھا
تو کیا ضرور نہین کہ ڈبو ڈبو نہین کوئی دعوا
تو ہم پہ فرض ہوا یا نہین علاج اسکا
سعی سے ہاتھ اوٹھا بیٹھین اسکو کیا معنے
یہ ایکین آنکھون سے ہر وقت خون کے دریا
خلاف اسکے جو قرآن پاک مین آیا
سمجھ لین یون ہی کہ اب تو محال ہی اٹھنا
کہ جنکا عقل کے نزدیک ترک ہی اولے
اسیطرح سے رہین ہم اسیر حرص و ہوا
گھٹائین اور ہی وقعت کا اپنے کچھ پڑا
ہمارے کام مین جس سے غضب کا پیچ پڑا
بلا سبب ہی اوٹھایا کرین یہ کیا فتنا
کہ اک تو ہو چکے رسوا کچھ اور ہون رسوا
گذشتہ را صلوات و احتیاط آئندہ را

کدورتون کو نکالین ہم اپنے سینے سے
ہم ایک دوسرے سے پھر کریں وہ ہمدردی
خدا پہ کرکے نظر اور دلون کو کرکے قوی
بلند ہمتیں کریں تو پھر ہے سب آسان
پہاڑ ائے تو سینے سے سیل دین اسکو
قدم سے نا پدین کیسی ہی گھاٹی
ہمالیہ کو ابھی ہم اوکھاڑ دین جڑ سے
جب ایسے ایسے اہم کام ہو سکین آسان
کمر کو چست کسین ہمتین بلند کرین
سمجھ کے ایسا کوئی کام اختیار کرین
نہ بیٹھ کہ ایسا ہو دنیا مین انہما کہ نہین
دیا ہون دین مین کچھ اسطرح سے مستغرق
ہمین ہے فرض معاش و معاد کی اصلاح
ہمارے ایسا تو پھر کوئی خوش نصیب نہین
رکھین خواص طبعئ دہر پر بھی نظر
کرین خصائص فطرئ قوم پر بھی نگاہ
ضرور تون پہ زمانہ کی خوب غور کرین
اور ان مقاصد و اغراض کا طریق حصول
تو یون تو صورت ذہنیہ ہین بہت لیکن
مگر وہ شکل کہ جسپر عمل درآمد ہو
یہی تو اسکی مراد ہین مدعا ہین یہی
دلا رہا ہے یہ امید ہین ایسی ہی دلکو
اسی کے ہاتھ سے پائین گے دولت جاوید
یہی ہے وجہ فلاح اور ذریعہ اصلاح
عجب نہین ہے کہ ندوہ دکھادے پھر اعجاز
پھر اعتراض کہ پٹنہ کو اسکا فایدہ کیا
جو بات سچ ہے وہ اپنی جگہ رہیگی سچ
یہ مسئلہ تو مسلم ہے اک زمانہ سے
فلاح ذاتی افراد بھی ضروری ہے
ملاحظہ کرو اس سچ نظر سے اگر
ریاضتین جو کرین ہم تو اسکا پھل کیا ہین
تو پھر وہ سعی ہماری ہی داخل حسنات
کرین
بھی نذر کرین کوششین بھی صرف
مگر یہ مسئلہ ندوہ سے پوچھنی کا نہین
یہ اعتراض اگر ہے تو خود ہمین پر ہے۔
ہمارا کام ہے خود ہمکو چاہئے سمجھنے فکر
یہی یہ بات کہ وہ کونسا طریقہ ہے
جو ہین منافع دینی و دنیوی اسکے

لے رہا کریں شیر و شکر کیطرح سدا
ہمارے اگلے بزرگون کا جب تھا شیوا
دکھائین اپنی ترقی مین ہمت اعلی
ہنار کوس کا دم بھر مین طے کرین رستا
اور ایک جست مین ہم پہاند جائین بحر و دریا
بحال کیا کہ ہمین روک لے کوئی صحرا
پلٹ دین چاہین تو دریائے نیل کا دھارا
تو یہی ایسی بھلا دقتون کا تذکرہ کیا۔
قدم اوٹھائین اُدھر صاف ہو جدھر رستا
کہ جس سے دین بھی حاصل ہو اور ملے دنیا
کہ بھول کر بھی نہ آئے کبھی خیال خطا
کہ تنگ کرنے لگے ہمکو حاجت دنیا
ملین یہ دونون تو البتہ پھر خوشی کی ہے جا
بھلے ہو تو نار نشین جتنی کرین وہ سب زیبا
کہ جو رہا ہے ہمیشہ سے شیوہ عقلا
کہ یہ ضرور ہے حسب ہدایت حکما
یہ خوب دیکھ لین چلتی ہے کس طرف کی ہوا
ضرور ہے کہ مہذب ہو اور شایستہ
وقو عمین نہین آئین تو ان سے فایدہ کیا
ہمارے فہم مین ہے مشکل ندوۃ العلماء
اسیکا شوق سے ندوہ اوٹھانا ہی پڑا
یہی اصول برتنے کا کرتا ہے وعدا۔
یہی دکھائے گا پھر انکو علم کی دنیا
یہی ہماری ترقی کا ہے بڑا زینا۔
ہماری قوم کے مُردے مین آئی جان تازا
کرو جو غور تو ایسا نہین ہے کچھ بیجا
مخالفین کا وہ قول ہو کہ ہوا پنپنا
کہ خود ترقی کل ہے ترقی اجزا
کہ یہ فلاح و ترقی قوم کی ہے بنا۔
تو یہ غرض بھی یہی ہے ہمارے پیش نظر
یہ کیا کہ سعی کا ہم کو نتیجہ ہی نہ ملا۔
ہمارے نفع کا پہلو اگر نہین نکلا۔
ہمارے شہر کو کیا اسکا فایدہ پہونچا
خود اہل شہر پہ واجب ہے سوچنا اسکا
جواب وہ نہین اسکا کیطرح ندوا
نکالین اپنی ترقی کا ندوہ سے شعبا
کہ جس سے ندوہ سے کچھ بہرہ مند ہو پنپنا
ہمارے شہر کو بھی اسمین کچھ ہو حصہ

خدا کرے کہ سبھون کی ہون متفق آرا
اسیطرح پہ کہ ندوہ نے ڈالی جیسے بنا
کہ مستفیض ہون اب جس سے ندوہ کے طلبا
کہان سے ہوگا اس افراط سے ہم چندا
شکستہ حال بہت ہی مگر ہے پھر پٹنا
مثال کیلئے کہنا پڑا ہمین اس جا
تو چار سمت سے گویا روپون کا مینہ برسا
نہین تو پوری ہے تعلیم دینوی گویا
چہ جائے آنکہ ہو تعلیم دینیات اجرا
جہان سے نکلین علوم و فنون کے دریا۔
جہان سے فاضل جید کا ہو عطار تمنا
معاونت نکرے شہر اسکی ممکن کیا۔
کرینگے اوس پہ تو سب لوگ جان و مال فدا
تو اسکے چلنے مین ہمکو نہین ذرا شبہا
تو بس یہ رای بہت ہی ہے سب کو اولے
کہ پھر نہ اپنی ترقی مین شک ہی ہو ذرا
کہ وہ نہ فوت ہو مقصد ہی جو کہ ندوہ کا
ہمیشہ ہم تہ دل سے کیا کرین یہ دعا
خدا ئی یک کرے اپنے فضل سے پورا
زیادہ بڑھتا رہے اسکا چار سو شہرا۔

مکرم بندہ۔ ایڈیٹر صاحب تسلیم! ریاست کپورتھلہ کی انتظامی حالت کے متعلق چند سطور ارسال خدمت ہین جن مین ضمناً لاہور کے ایک اردو اخبار کیلئے نصیحت بھی ہے جسنے لائق مدار المہام کپورتھلہ کے متعلق ایک نا واجب حملہ کسی گزشتہ نمبر مین کیا تھا۔ اخبار مذکور نے ریاست کپورتھلہ کے انتظامی شیرازہ کے متعلق چند سطور ایسی نا واجب تھین جن کو واقعات سے کچھ بھی تعلق نہ تھا پھر اسی اخبار کے حوالہ سے ایک جالندھری پرچہ نے بھی وہی بے معنی ریمارک شایع کیے تھے۔ بیشک اصحاب خیال کر سکتے ہین کہ ایسی نا واجب حملہ سوائے ذاتی مفاد کے اور کس خیال پر مبنی سمجھی جائیگی۔ اس ریاست کی عمدگی انتظام کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ہز آنر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی سنہ حال کی شایانہ انسپکشن رپورٹ مین پنجاب کی دیگر ریاستون کے انتظامات پر جو ریمارک کئے ہین:

انمین عمدگی انتظام ریاست و مدار المہام کپورتھلہ کی اعلے تعریف کی ہے اسکے علاوہ سر حضور مہاراجہ صاحب بہادر والئی کپورتھلہ نے حالین کو منصوری سفر ولایت کو جانیسے پیشتر تمام نظم و نسق ریاست کا انتظام لایق وزیر اعظم ریاست کو تفویض کرتے ہوئے اس امر پر اپنی اعلے خوشنودی مزاج کا اظہار فرمایا تھا کہ گزشتہ سفر ولایت مین انتظام ریاست جو آپ کی سعی بلیغ سے اعلے طریق پر ہوا تھا ہی قابل تحسین تھا جس سے مین بہت خوش ہون اور مجھے امید ہے کہ آپ اس دفعہ بھی اسی کی سرسبزی اور بہبودی مین نمایان کوشش فرائینگے۔ اور جملہ کارروائی ریاست جنکے انتظامات پر جو ریمارک کئی ہین:

مختلف خبرین

یقین ہے کہ اوگڈن سمالیون کے خلاف ایک تعزیری ہم بھیجی جائیگی جس کے لیئے ہندوستان سے فوج منگائی جائیگی۔

۱۷ نومبر کو سب سے پہلی کیبنٹ کونسل کا انعقاد ہوا۔ سوائے مسٹر چیمبرلین کے جو موجود نہ تھے تقریباً تمام وزراء حاضر تھے۔

مسٹر کروگر پیرس سے کولون کو روانہ ہو گیا ہے۔ فرانس اور بلجیم کے بڑے بڑے سٹیشنون پر اسے تحسین و آفرین ہوئی۔ جرمن وزیر مقیمہ لکسمبرگ نے کولون مین مسٹر کروگر کو اطلاع دی کہ شہنشاہ ولیم کو افسوس ہے کہ موجودہ انتظامات اس امر سے مانع ہین کہ ابکے آپ کا استقبال کیا جائے۔

مسٹر کروگر نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ چند روز ٹھہر کر ہالینڈ چلا جاوے۔

کولون گزٹ کا ایک پیغام تار جو صریحاً برلن سے آیا ہوا معلوم ہوتا ہے مظہر ہے کہ شہنشاہ جرمنی کروگر کا استقبال نہ کرینگے۔ اس تار مین یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کیسی بھی امر ایک جرم سے کم نہ ہوگا کہ مسٹر کروگر کی ایک ایک رستہ بھی لگا رہنے دے جس سے یہ خیر خونی لڑائی اور طول کھینچے۔ اخبارات کی بھی یہی کچھ رائے ہے۔ ۲ دسمبر کی سہ پہر کو کولون مین کئی دیپوٹیشن کروگر کے پاس پہونچے۔ برلن کے پولیٹیکل حلقون مین یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر کروگر کو اپنے ہاتھ سے آزمیسر و کرنا جرمنی کے تعلقات انگلستان سے اور بھی مستحکم کر دیگا۔

مسٹر دانیال میکالیز ممبر پارلیمنٹ ۲ ماہ حال کو انتقال کر گئے۔ آپ ایک آئرش جرنلسٹ اور نیشنلسٹ تھے۔

سر سالسٹر پائن دنیا کے گرد دورہ کرنے کی غرض سے پرسیا، ہانگ جا مین انگلینڈ سے رخصت ہوئے جب سے وہ پچھلے سال افغانستان سے ولایت گئے ہین انکی صحت نہ معقول ترقی کی ہے۔

سر ایچ جوہنسٹن چیف کمشنر یوگنڈا اطلاع دیتے ہین کہ علاقہ نوڈی مین جو مشکلات اور تکالیف فتنہ و فساد کے متعلق پیدا ہو گئی تھین انکا بطور علی طور پر خاتمہ ہو گیا ہے۔

لنڈن اور دیگر مقامات مین ۹ نومبر کو بروز جمعہ ہز رائل ہائی نس پرنس آف ویلز کی ۵۹ ویں سالگرہ منائی گئی۔

اخبار گلوب مسٹر ٹاک سے معافی کا خواستگار ہے۔ اور خرچ مقدمہ کی علاوہ ایک سو پونڈ ہرجانہ کے ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور ایک خط عذر خواہی مسٹر ٹاک کو دینے پر رضامند ہے۔

مسٹر اسٹرانسوال کی امدادی فنڈ مین حسب خواہش مسٹر ٹاک دینے پر رضامند ہے۔

روس نے جنوبی فارس مین کئی جدید قونصل مقرر کیئے ہین اور اسبارہ مین خط و کتابت کر رہا ہے کہ وہان کا سکون کی فوج مین کچھ اضافہ کرے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اتصائے مشرق کے تفکرات نے روس کی توجہ کو فارس کیطرف سے ہٹنے نہین دیا ہے۔

شورش چین کیوجہ سے وہان کی چار کی تیسری فصل مین جو وسط اگست کے قریب شروع ہوتی ہے پچاس لاکھ پونڈ کی کمی پڑی۔ لیکن قیمت مین کسی قدر بیشی ہو گئی ہے۔

---

۴ خود کرینگے۔ گورنمنٹ پنجاب کی نظرون مین مدار المہام کی نمایان خدمات کی وقعت اس سے ظاہر ہے کہ انکو پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی ممبری کے لیئے انتخاب کیا۔ (راقم ایک معاملہ فہم)

اسلامی خبرین

فہرست زر چندہ حجاز ریلوی جو میان غلام نبی حبیب اللہ صاحبان تاجران شال المتسرکوص وارد ہوئی

میزان عدد ۱۴ جلد ۱۰ (۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء) صفحہ ۱۴

میان فضل الدین محمد سعید صاحب سوداگران سرینگر کشمیر ..... عمر

(میزان کل صفحہ ۱۴)

اسلامیہ ہائی سکول پشاور کی بلڈنگ کیواسطے جو ایک ہزار روپیہ کی رقم حال مین نواب ویرنے خان بہادر عبد الکریم خانصاحب کی معرفت عطا کی اسکی نسبت ہمصر سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہی کہ یہ پہلی نظیر ہے سرحد پار کے ایک خان نے مسلمانان ہند کی تعلیم سے اپنی سچی ہمدردی ظاہر کی ہے +

رامپور مین جو امسال محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ہونیوالا ہی اسمین امید ہے کہ پنجاب و دیگر حصص ہند کے ڈیلیگیٹون اور قایم مقامان مجالس اسلامی کی معقول تعداد شریک ہوگی۔ ریاست رام پور کیطرف سے مہمانون کے استقبال اور خاطر مدارات کی بڑی دھوم دھام سے تیاریان ہو رہی ہین +

جرمنی نے بالجملی کو یقین دلایا ہی کہ وہ بحیرہ طرنم مین کسی جزیرہ پر قبضہ نہ کریگا۔ بلکہ صرف شوشن چین تک کہ لیے ایک کولنگ سٹیشن اپنے پاس رکھنی کا ارادہ ہے +

خانمحمد نام بمبی کے ایک رئیس دنیا دے گرد دورہ کر رہے ہین۔ اوایل اکتوبر مین آپ بمقام لورپول تھے شیخ الاسلام عبد اللہ کو لیم کے لیکچرون مین شریک ہوئے۔ جن مین سیلون وغیرہ بیرنجات کے اور مسلمان بھی تھے +

ایک مشہور نوجوان ترکی شاعر نے جن کا نام محمد عبد الجلیل صفات بی ہے ایک اور کتاب نظم کی دو جلدون مین شایع کی ہے جس مین فوٹو گراف کی تصاویر بھی موقعہ بموقعہ دیگئی ہین۔ شاعر موصوف کا ارادہ ہے اس کتاب کی تمام آمدنی حجاز ریلوے کے چندہ مین دیدیجاوے +

حیدرآباد کی خبرین - مسمی بسالار اوملازم محاسبی سے بذریعہ جعلی چیک کے خزانہ سرکاری سے رقم عنبن کی تھی۔ اور تین ماہ سے روپوش تھا۔ اور اسکے لیے فوجداری سے وارنٹ گرفتاری جاری ہوا تھا۔ اب خود بخود حاضر عدالت ہوگیا ہے۔ اسکا بیان ہی کہ "جعلی چیک پر میرے دستخط نہین بلکہ بابو نت لعل اسسٹنٹ کے اور شش رائے منتظم اور تیسرے دار کے دستخط ہین۔ مین بالکل بے قصور ہون۔ اگر میرے ذمہ کوئی جرم ہے تو صدر محاسب خود آنکر ثابت کرین" ناظم عالیت فوجداری نے اسکے رہنی کو ایک حجرہ دلوادیا ہے۔ اور اجازت دیدی ہے کہ کھانا مکان سے آیا کرے اور اوسکو بہت کچھ تسلی دی ہی۔ ہنوز وہ فوجداری مین ہی ضمانت پر رہا نہین ہوا۔ اور نہ ہونیکی امید۔ سنا جاتا ہے بعض عہدہ داران محاسبی کی رائی ہے کہ غبن کی رقم اپنے پاس سے داخل خزانہ کردین۔ اور مقدمہ دفتر ہی مین رفع دفع ہوجائے۔ کیونکہ فوجداری جانیسے نہین معلوم کیا کیا گل کھلین۔ اور دفتر کا نام بدنام ہوگا۔ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر وزیر افواج آصفی کے مکان ۴ شعبان کو ایک بدو آیا۔ اور جسنے بگلہ پر پیشکار صاحب تشریف رکھتے تھے وہان جانا چاہا۔ جب وہ زینہ پر قدم رکھتا تھا۔ تو پہرہ والے سپاہی نے یہ کہکر روکا کہ کہان جاتے ہو؟ مت جاؤ!" تو اسنے جینہ (ایک حربہ) نکالکر جو آستین مین چھپائے ہوئے تہا۔ سپاہی کی ہلاکت کا قصد کیا۔ سپاہی تو ڈر کر بھاگ گیا۔ اور بدو بے خوف زینہ پر سے چڑہ بالاخانہ مین جا داخل ہوا۔ اور سپاہیون نے بھی سکوت کا لگا رہنا بھی سطرح پیش آیا۔ اور سب اہل مقامی یہ سمجھے کہ ہمیشہ مہاراجہ صاحب تشریف رکھا کرتے ہین۔ مگر حسن اتفاق سے اس وقت وہان نہ تھے۔ بلکہ بسنتی بنگلہ مین رونق افروز تھے۔ بدو اسمقام پر گیا جہان پیشکار صاحب کی مسند بچھی ہوئی تہی اور مسند پر بیٹھ گیا۔ جب سپاہیون کو خبر لگی تو دس بارہ آدمیون نے آنکر اسے گرفتار کیا۔ اور وہان اک دھوم مچگئی پیشکار صاحب تشریف لائے اور اس سے کیفیت دریافت فرماتے رہے کہ "بھائی تم کیسے آئے؟ اور کس نے تمکو بھیجا؟" مگر وہ کچھ جواب نہ دیتا تہا۔ بلکہ جب آپ اس سے کوئی بات پوچھتے تو غصہ سے اونکی طرف دیکھتا۔ آخر پیشکار صاحب نے مددگار عدالت کو بلوا کر کہا تم ہی اس سے کچھ پتہ لگاؤ۔ اور تسلی دو کہ تمہارے ساتھ کوئی برا سلوک نہین کیا جائیگا۔ سچ سچ بتادو" مددگار صاحب نے ہر چند دریافت کیا۔ مگر وہ پاگل بن گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ "یہ ڈپوٹی ہی میری ہے۔ اور مکان میرا ہے" اور آخر مین بولا کہ "اگر تم ہمکو پھانسی بھی دیدو تو ہم اصل بات ہرگز نہین بیان کرینگے۔ اب جو کچھ تمہین کرنا ہے کرلو" پیشکار صاحب نے آئین اور صدر آئین کو بلوا کر اسامی کو انکے حوالہ کردیا۔ دیکھئے یہہ مقدمہ کیا رنگ لاتا ہی۔ جاڑا شروع ہوگیا ہے۔ گاہ گاہ ابھی آتے ہین۔ یا بفضلہ اچھی ہوگئی ہے۔ مگر غلہ کی گرانی بدستور ہے۔ غریب غربا مصیبت مین ہین۔ صدا قحط سالی مین بے خانمان ہوگئے۔ خدا رحم کرے۔ حکام بالادست کو اسطرف توجہ فرمانی چاہیئے کہ باوجود بارش ہوجانیکے پھر بھی غلہ کیون گران ہی؟ اور کیون بیچارے غریبون پر رحم نہین کیا جاتا۔ نیا غلہ چلگیا ہے۔ اکثر بازارون مین فروخت بھی ہونے لگا ہی۔ مگر نرخ ہنوز وہی آٹھ سیر ہے۔ آجکل حضور نظام سردار محل واقع چہارمینار مین رونق افروز ہین۔ سہ پہر کو پرانی حویلی مین تشریف فرما ہوتے ہین۔ دس بجے رات کو واپس سردار محل تشریف لیآتے ہین۔ نواب مدار المہام بہادر بیگم بیٹھہ مین تشریف فرما ہین۔ ہر دوشنبہ کو کاغذات پیش کرنے کیغرض سے اعلیحضرت کی خدمت مین تشریف لاتے ہین۔ ملا عبد القیوم صاحب کو گورنمنٹ نظام نے وظیفہ دیکر علیحدہ کردیا ہے۔ اسمین شک نہین کہ بیچارون پر بڑا ظلم ہوا ہے۔ اور اس ظلم کے بانی مبانی ..... ہوئے جنہون نے جھوٹی شکایات سرکار عالی مین پہونچائین۔ اور غلط روئداد مرتب کرکے پیش کی حالانکہ ملا صاحب نے انہی کی کہنے سے ناظم صیغہ طبیہ کے خلاف ہوکر ہزارون بیکسونکی جان بچائی تہی۔ اللہ تعالی ملا صاحب کو اس کا خیر کا صلہ عطا فرمائے۔ ملا صاحب کیجگہ مولوی ابو صاحب مددگار عدالت کا تقرر ہوا ہے۔ اور انکی جگہ مسٹر سید ہاشم بلگرامی منصرم صفائی مقرر ہوئے +

حکومت عثمانیہ کیطرف سے ہکوب مین ایک فوجی مدرسہ ابتدائی قایم کیا گیا ہے +

حاکم ضلع تدسی کی بیوی نے چندہ حجاز ریلوی کے لیے اپنی زیر صدارت وہان کی مستورات کی ایک کمیٹی قایم کی ہے۔ اور تمام امراء و اعیان ضلع مذکور کی عورات کو بذریعہ خطوط اس کمیٹی مین شامل ہونیکی تحریک کی ہے +

سلانیک مین وضو کیلئے پانی بالکل نہین ہے +

ضلع جبل زیتون کے اکثر دیہات مین کوئی مسجد نہ تھی۔ بعض احباب خیر کی تحریک پر اب وہان ایک مسجد اور مدرسہ عام چندہ سے تعمیر کیا گیا ہے۔ ۲۵۰ طلباء اس وقت مدرسہ مذکور مین پڑہتے ہین۔ اطراف سے اور بھی کئی ایک مساجد و مدارس کی تعمیر کی وہانکے اہل ہم کوشش کر رہے ہین +

سلسلہ ٹیلیگراف حجاز قلعہ معظم تک پہونچگیا ہے +

بندر سلانیک پر تعمیر جامع مسجد کیلئے جو چندہ جمع ہو رہا ہے اسکی تعداد ۳۰۹۳۶۶ قرش تک پہنچ گئی ہے +

ضلع سلانیک سے آٹھ طلباء مکتب زراعت مین صنعت و حرفت کی تعلیم کی تکمیل کیغرض سے قسطنطنیہ آئے ہین +

نظارت بحریہ کی تمام امراء و اعیان نے یہ خیال کرکے کہ رعایائے عثمانیہ کے ہر مسلمان کو اس کار خیر مین چندہ دینا فرض ہی۔ حجاز ریلوے کیلئے ایک ایک ماہ کی تنخواہ دینی کی ہے +

الکویت (صوبہ بصرہ) کے ڈپٹی کمشنر مبارک عبد الصباح پاشاء نے تین ہزار پونڈ کے صرف سے وہان ایک جامع مسجد بنائی ہے جس کا نام خلافت پناہی کی اجازت سے جامع الحمیدی رکھا گیا ہے +

خلافت پناہی نے حکم صادر فرمایا ہی کہ ۲۶ ہزار قرش کے صرف سے ایک جامع مسجد گوزلجہ حسن بیگ (علاقہ خیر ابولی) مین تیار کی جائے +

شورای دولت عثمانیہ نے حکم دیا ہی کہ جو عثمانی رعایا بلا اجازت مین رہتے ہین۔ اگر وہ وہان کسی عورت سے شادی کرین اور اس سے اولاد ہو تو انکے لیے لازم ہے کہ کونسل عثمانی کو اسکے پیدا ہونے کی اطلاع دین۔ ورنہ ان سے ایک پونڈ ترکی جرمانہ لیا جائیگا +

جزایر بحیرہ ابیض کی خبر دین سے معلوم ہوا ہے کہ سر رشتہ تعلیم قسطنطنیہ سے بہت سی جلدین قرآن مجید کی وہان کے غریب طلباء مین تقسیم کیئے جانے کیغرض سے آئی ہین +

افسوس فاضل اجل و عالم اکمل حضرت مولینا محمد عینی آفندی جو حضرت خلافت پناہی کو ہر روز بخاری شریف سنایا کرتے تھے اور مجلس مصالح طلباء کی ممبر اور ناظول کی فوجی قضاۃ مین سے تھے۔ اتفاقیہ پل پر چلتے چلتے فوت ہوگئے۔ خلافت پناہی نے انکی وفات کی خبر سن کر نہایت افسوس کیا۔ اور فرمایا کہ مرحوم کی تجہیز و تکفین کی تمام مصارف جیب سلطانی سے ادا کیجائے +

محاذ جنوبی افریقہ

لندن۔ ۳۰ نومبر۔ لارڈ رابرٹس ڈبن کو روانہ ہوگئے اور امید ہے کہ ۲ دسمبر تک کیپ ٹاؤن پہنچینگے۔ لارڈ کچنر نے آج کمانڈ کا چارج لیا۔ فرانس کی چیمبر آف ڈیپوٹیز میں گرگر کے کیخلاف ہمدردی کا جو ووٹ پاس ہوا اسے وہاں کے اخبارات بالعموم عدم التفات سے دیکھتے ہیں۔ ٹائمز کی رائے میں یہ ووٹ بالکل مضحکہ انگیز اور عامیانہ ہے سٹینڈرڈ کہتا ہے کہ یہ مطلق بے سود ہے (بعد کی تار) ٹیسرآے ملز نے ٹویلینڈرز کو اطلاع دی ہے کہ ان کے لئے یہ بات اب بھی ناممکن ہے کہ اسقدر کافی تعداد میں مقام ریندو کو واپس جاسکیں جتنا کام پہرا سر نو سنبھالیں (بعد کی خبر) اوریج ریور کے قریب مقام ہارف میں ۵ گھنٹے کی سخت جنگ کے بعد جنرل ٹکل نے چار سو بوروں کو شکست دی کیٹیلو نیا ماؤنٹیڈ رجیمنٹ کے سو بوروں کو سوار کر کے جانب سیلون روانہ ہوا ہے۔

یکم دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان ہوگیا ہے کہ لارڈ رابرٹس نے افواج جنوبی افریقہ کی کمانڈ لارڈ کچنر کے حوالہ کردی ہے جنہیں عہدہ چیمبر آف ڈیپوٹیز فرانس کی طرح نیچ سینیٹ نے بھی مسٹر گرگر کے ساتھ باتفاق رائے اظہار ہمدردی کیا۔ ۳۰ نوج دورسٹر کمپ کو بھیجی گئی جہاں ۲۰ دسمبر کو فرانسیدر کانگریس کا اجلاس ہونیوالا تھا جرمن اخبارات احتیاطاً مسٹر کروگر کی آمد سے متعلق بالکل خموش ہیں وہ جرمنوں کو خیر مقدم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ کیوں جرمنی بوئیروں کی وجہ سے اپنے اہم فوائد کو نظر انداز کرے؟ جرمنی میں ابھی تک کوئی ایسے آثار و قرائن نہیں دکھلائی دیتے جن سے یہ پایا جائے کہ وہاں مسٹر کروگر کی آمد کے موقع پر اس کا اعزاز ہوگا۔

۲ دسمبر۔ لارڈ رابرٹس نے مقام ڈنڈی میں جنرل سمین کی قبر کو جاکر دیکھا کیپ کالونی میں اس سرے سے اس سرے تک تمام فوجی چوکیاں مستحکم کیجارہی ہیں۔ اور مارشل لا (فوجی قانون) کی تائید میں انجیٹیشن پھیلتی جاتی ہے۔ لارڈ رابرٹس کی خدمات کا ملکی اخبارات میں بڑی گرمجوشی سے اعتراف کیا جارہا ہے۔ اخبارات مذکور لارڈ کچنر کی قابلیت پر اعتماد ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اس مشکل اور بے منت کام کو پورا کرلینگے۔ پریٹوریا میں افواہ ہے کہ اصلاح لیڈنبرگ اور زوٹسپنبرگ کے دیسی باشندوں نے بوروں کے خلاف بغاوت کھڑی کی ہے ایک یومینری بٹالین نے چار سو بوئیروں کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ مضبوط مضبوط موقعوں سے نکالکر مقام لیڈنبرگ پر پہرہ قبضہ کرلیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ برن سے مگرگر۔ برلس سے ہکل۔ ۱۰۰۰ مقام کرناغہ معین ہے۔

یکم دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان ہوگیا ہے کہ لارڈ رابرٹس نے افواج جنوبی افریقہ کی کمانڈ لارڈ کچنر کے حوالہ کردی ہے جنہیں عہدہ چیمبر آف ڈیپوٹیز فرانس کی طرح نیچ سینیٹ نے بھی مسٹر کروگر کے ساتھ باتفاق رائے اظہار ہمدردی کیا۔ ۳۰ نوج دورسٹر کمپ کو بھیجی گئی جہاں ۲۰ دسمبر کو فرانسیدر کانگریس کا اجلاس ہونیوالا تھا جرمن اخبارات احتیاطاً مسٹر کروگر کی آمد سے متعلق بالکل خموش ہیں وہ جرمنوں کو خیر مقدم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ کیوں جرمنی بوئیروں کی وجہ سے اپنے اہم فوائد کو نظر انداز کرے؟ جرمنی میں ابھی تک کوئی ایسے آثار و قرائن نہیں دکھلائی دیتے جن سے یہ پایا جائے کہ وہاں مسٹر کروگر کی آمد کے موقع پر اس کا اعزاز ہوگا۔

۲ دسمبر۔ لارڈ رابرٹس نے مقام ڈنڈی میں جنرل سمین کی قبر کو جاکر دیکھا کیپ کالونی میں اس سرے سے اس سرے تک تمام فوجی چوکیاں مستحکم کیجارہی ہیں۔ اور مارشل لا (فوجی قانون) کی تائید میں انجیٹیشن پھیلتی جاتی ہے۔ لارڈ رابرٹس کی خدمات کا ملکی اخبارات میں بڑی گرمجوشی سے اعتراف کیا جارہا ہے۔ اخبارات مذکور لارڈ کچنر کی قابلیت پر اعتماد ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اس مشکل اور بے منت کام کو پورا کرلینگے۔ پریٹوریا میں افواہ ہے کہ اصلاح لیڈنبرگ اور زوٹسپنبرگ کے دیسی باشندوں نے بوروں کے خلاف بغاوت کھڑی کی ہے ایک یومینری بٹالین نے چار سو بوئیروں کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ مضبوط مضبوط موقعوں سے نکالکر مقام لیڈنبرگ پر پہرہ قبضہ کرلیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ برن سے مگرگر۔ برلس سے ہکل۔ ۱۰۰۰ مقام کرناغہ معین ہے۔

یقیناً۔ لارڈ رابرٹس نے مقام ڈنڈی میں جنرل سمین کی قبر کو جاکر دیکھا کیپ کالونی میں اس سرے سے اس سرے تک تمام فوجی چوکیاں مستحکم کیجارہی ہیں۔ اور مارشل لا (فوجی قانون) کی تائید میں انجیٹیشن پھیلتی جاتی ہے۔ لارڈ رابرٹس کی خدمات کا ملکی اخبارات میں بڑی گرمجوشی سے اعتراف کیا جارہا ہے۔ اخبارات مذکور لارڈ کچنر کی قابلیت پر اعتماد ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اس مشکل اور بے منت کام کو پورا کرلینگے۔ پریٹوریا میں افواہ ہے کہ اصلاح لیڈنبرگ اور زوٹسپنبرگ کے دیسی باشندوں نے بوروں کے خلاف بغاوت کھڑی کی ہے ایک یومینری بٹالین نے چار سو بوئیروں کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ مضبوط مضبوط موقعوں سے نکالکر مقام لیڈنبرگ پر پہرہ قبضہ کرلیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ برن سے مگرگر۔ برلس سے ہکل۔ ۱۰۰۰ مقام کرناغہ معین ہے۔

یقیناً سابق چیف جسٹس اورینج فری سٹیٹ ڈیچ پادریوں سے اپیل کی ہے کہ آؤ مل جل کر جنگ کا خاتمہ کردیں کیونکہ دول غیر کی طرف سے تو اب مایوسی ہوگئی ہے کہ وہ بیچ بچاؤ کرائینگی۔ کیپ کالونی میں گرہمز ٹون کے قریب ٹیلیگراف لائن توڑ دیگئی ہے۔ خوف و خطر اور بھیجی پھیل رہی ہے مقام سٹیلنبوچ کے نوجوان جمہوریہ جھنڈی ہاتھ میں لئے بازاروں میں پریڈ کرتے پھرتے ہیں۔

۶ دسمبر۔ کیپ ٹون سے ایک تار خبر پہنچی ہے کہ دورسٹر کے ایک اخبار کا پروپرائیٹر مسٹر ڈی جونگ باغیانہ توہین کی علت میں گرفتار ہوا ہے اسنے فوجی سپاہیوں پر مظالم کے بڑے بڑے اتہامات لگائے تھے۔ ڈیوٹس ڈورپ میں جو ۴۵۰ قیدی بوروں نے پکڑ لئے تھے اُن کا کچھ پتہ نہیں چلا کہ کیا حشر ہوا؟

جنرل لوکس نے ۴ دسمبر کو بتھیل کے قریب سمتھ فیلڈ کی سڑک پر ڈیوٹ کو اسکی تمام پوزیشنوں سے بھگا دیا

یقیناً لارڈ رابرٹس ڈربن پہنچگئے۔ بڑی دھوم سے آپکا استقبال ہوا۔ آپکی خدمت میں تین ایڈریس پیش کئے گئے۔ ایک ہندوستانیوں کا بھی تھا جسمیں انہوں نے لارڈ ڈپ سے التجا کی کہ نٹال کے ہندوستانیوں کی طرف سے حضور قیصرہ ہند کی خدمت میں ہماری وفاداری و عقیدت بھری خیالات پہنچادیں۔ جنوبی افریقہ کو اب کوئی انفنٹری نہیں بھیجی جائیگی۔ صرف کیولری کی ضرورت ہوگی۔ قلعہ نشینان آرچیٹ اور سو بوئر اس نواح سے بھگا دئے گئے۔ ہمارے صرف سات آدمی کام آئے۔ جب تک کوئی حادثہ متقاضی نہ ہو کیپ کالونی میں فوجی قانون کا اعلان غالباً نہ کیا جائیگا۔ یہ امر بھی مشتبہ ہے کہ آیا کالونی کی افواج فوجی قانون پر عملدرآمد کرانیکیلئے کافی ہیں۔

۷ دسمبر۔ پریٹوریا اور زوٹسپنبرگ کے درمیان ڈی لاری کے پانسو آدمیوں نے ایک برتش بدرقہ پر بڑی سختی سے حملہ کیا نصف کے قریب سامان توپخانہ جلا دیا۔ باقی نصف کو ہمارے فوج نے بڑی بہادری سے بچالیا۔ ہمارے ۱۵ آدمی مارے گئے اور ۲۳ زخمی ہوئے۔ بوئیروں کا بڑا نقصان ہوا

محاذ چین

لندن۔ ۳۰ نومبر پیکن سے ٹائمز کا ایک تار ظہر ہے کہ ایم۔ ڈی جیرو وزیر روس چینی سفراء کو اطلاع دی ہے کہ روس اس امر پر مصر ہے کہ عمائد چین کو سزائے موت دیکر جانیکے متعلق مطالبہ کی نظر ثانی ہونی چاہیئے۔ جرمنی کے ایک ممتاز کمانڈر سمی کونٹ یارک فوجدم گھٹ جانے سے قضا کی۔ مرض الموت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اُن کی خوابگاہ میں آکسیجنی کا انتظام ناقص تھا۔

رنگون سے ۳۰ نومبر کی تار برقی مظہر ہے کہ ۲۲ ماہ حال تک کی مسٹر ٹیس ہیپر بیان کرتے ہیں کہ جس فرماں کے رو سے مجرم عہدہ داران دربار چین مقام سیانفیو سے چل دینے کی فکر میں ہے جہاں اسکو تمام دربار سنگفو زیانگ کے پنجہ میں پھنسا ہوا ہے جو اپنی افواج سمیت ابھی دربار کے پاس ہی ہے جو دہلی سکی تحت افواج کی تعداد پندرہ لاکھ ہے کوشیو ریں شنڈ دے کو ساتھ لیکر مقام لوئے لائی پہنچ گیا ہے اور ٹاؤ ٹائی نے شہر کو خلاص کرلیا ہے چینیوں کی فوج شمال کی طرف ہٹتی جاتی ہے کونٹ یورکس مقام سوکاؤ ہو کی طرف بڑھے جارہے ہیں۔ جسمیں ۱۰ ہزار چینی فوج اور اُن کا توپخانہ متعین ہے۔ کونٹ یورکس نے کمک کی درخواست کی تھی جو پیکن سے روانہ ہوگئی ہے۔

یکم دسمبر۔ قصبہ ٹینٹسن میں ہیضہ کی وبا پھیل رہی ہے کہ بہت سے بوکسر بہیس بدلے قصبہ میں پھرتے ہیں

۲ دسمبر۔ فرانسیسی گنبوٹوں اور چینی فوجوں نے ضلع شین لک وہانٹن میں سیحیوں کی پہرہ دہی سابقہ حالت قائم کردی ہے۔ سیحیوں کے قاتلوں کو گنبوٹوں کے موجود ہوتے پھانسی دیگئی (بعد کی خبر) چینی ینگیکیانگ کے دول متفقہ کی مہم آنے سے خوف زدہ ہوکر اپنے بچاؤ کی جگہوں کو مستحکم کررہے ہیں۔ اور اسلحہ خانہ شنگھائی سے قلعجات موکیانگین کو سرنگیں لگانے کا سامان جہازوں میں لاد لاد کے لارہے ہیں۔

۳ دسمبر۔ ریوٹر کا ایک پیغام ٹینٹسن سے خبر دیتا ہے کہ روس ۱۴ تاریخ کو شان ہیکی وان پیکن ریلوے جرمنوں کے حوالے کردیگا جرمنی روس کو اخراجات قبضہ ادا کردیگا۔ (بعد کی خبر ہے کہ) پاؤ ٹنگفیو سے ۲۵ میل مغرب کی طرف جرمنی کی چار کمپنیوں کو دشمن نے بیطرح دبالیا تھا۔ بواسطے فرانس کی آٹھ کمپنیاں اُن کی مدد کو روانہ ہوئی ہیں۔

۴ دسمبر۔ نرخ اور جرمن اصلاح رصوابدید کونٹ والڈرسی پیکن کی رصدگاہ سے برنجی آلات علم ہیئت نکال نکال کر لیجارہے ہیں اُن کی اس حرکت پر بڑی بڑی نکتہ چینیاں ہورہی ہیں۔ جنرل والڈرسی تار دیتے ہیں کہ مقام کلجان کا دستہ منگ کے مقبرہ طی پر جرمن جھنڈا اکھاڑ کر کے اور آس پاس کے دیہات کو سزا دیکر پیکن واپس آگیا ہے۔ اس مہم کو بڑی کامیابی ہوئی اور کئی ہزار چینی ریگولر سپاہی سمیت دو جرنیلوں کے اُسنے بھگاتے بھگاتے آخر شانسی پہنچا کر چھوڑے۔

یقیناً افواہ ہے کہ پاؤ ٹنگفیو کے مغرب میں ڈھائی ہزار بوکسروں کے خلاف ایک جنگ میں جرمنی کے ۳۰ آدمی مارے گئے

۵ دسمبر۔ ٹینٹسن سے خبر ہے کہ پاؤ ٹنگفیو زیانگ جو اتنک سپاہی مستعفی کیا گیا تھا اسکا درجہ تو ڑ دیا گیا۔ اور حکم ہوا ہے کہ اپنی فوج میں سے ۵۰ سپاہیوں کو

ہندوستانی خبرین

رنگون مین ۴ دسمبر کی میونسپل میٹنگ مین یہ فیصلہ کیا کہ ۱۹۰۲ء کیطرح اسکی بھی تخمینہ دن کی ایک کمیٹی مقرر کرنے کو لوکل گورنمنٹ سے درخواست کیجائیگی۔ تجویز کمیٹی آبرسانی رنگون کے معاملہ مین غور کرکے یہ رپورٹ کریگی یہ امر بالخصوص ملحوظ رکھا جائیگا کہ بہت سا پانی جو ضایع ہو جاتا ہی اسکے تدارک کی کیا سبیل ہونی چاہیئے۔

پرنسس آف ویلز کمپنی آف انڈین ایمپیریل لانسرز جنوبی افریقہ سے واپسی پر فسٹ جنرل کنگ اونرج بمبی کے ایڈیکانگ مقرر ہونگے۔

کلکتہ کے لاٹ پادریصاحب کی تجویز ہے کہ ۹ و ۱۰ جنوری کو ایک کانفرنس منعقد ہو جس مین تمام یادری اور چرچ آف انگلینڈ کے قایم مقام مدعو کیے جائین گے۔ جلسہ مین مضامین پڑھے جائینگے اور امور ذیل پر بحث ہوگی۔ (۱) ہندوستان مین مذہبی تعلیم (۲) اون نوجوان اشخاص اور بالخصوص فوجی سپاہیون کی اخلاقی اور روحانی نگہداشت جو ولایت سے ہندوستان آتے ہین (۳) غیر مسیحی دیسی باشندگان ہند کی اخلاقی اصلاح کے متعلق مساعی سے چرچ کا رشتہ تعلق (۴) چرچ کے کام کی ترقیات ممکنہ۔

ملتان سے ۴ دسمبر کو خبر پہونچی کہ وہان پھر ٹڈی دل نمودار ہوا جس نے گندم اور شلغم کی فصل کو کسی قدر نقصان پہونچایا۔ مسٹر جے۔ ایچ۔ بل صاحب متعلقہ انڈین سول سروس اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوکے ملتان پہونچ گئے ہین۔ شہر کی نالیون اور بدرووں کی متعلق میونسپل کمیٹی باقاعدہ تجاویز سوچ رہی ہے جس کے مصارف کا تخمینہ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ نے ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کیا ہے۔ اس رقم کے لیے کمیٹی نے گورنمنٹ سے قرضہ کی درخواست کردی ہے۔

بریگیڈیر جنرل ہنری کوارٹر ماسٹر جنرل ان انڈیا سنیچر کو انسپکشن کے دورہ پر شملہ سے روانہ ہوگئے۔ ۵ دسمبر کو بریلی مین ٹھیرین گے اور ۶ کو لکھنو مین اور ۸ کو کلکتہ پہونچین گے۔

گزٹ آف انڈیا مین اعلان کیا گیا ہی کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل نے ظاہر فرمایا ہے کہ اورنج ریورکالنی کلکتہ ہائیکورٹ مین ازالۂ حیثیت عرفی کا ایک مقدمہ چلا ہی جس مین مسٹر آئیف ایم۔ ایچ۔ جولی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر آسام نے اجارہ بنگالی کے ایڈیٹر پر دو پر اپیٹر پر بیس ہزار روپیہ ہرجانہ بہتک عزت کا دعوی کیا ہی۔

راولپنڈی مین پچھلے دوشنبہ کی صبح کو تمام گیرژن کی پریڈ ہوئی جس کا کمانڈ انچیف بہادر نے ملاحظہ فرمایا۔ تماشائیون کا بڑا بھاری ہجوم تھا۔ لیڈی پامر صاحبہ بھی تشریف رکھتی تھین۔

لارڈ کرزن بہادر اپنے موسم بہار کے دہیرہ ٹیکل دورہ مین ممکن ہے کہ نیپال بھی تشریف لیجائین۔ گو ابھی افواہ ہی افواہ ہے۔

حضور وائسرائے کے پاس اپنے والد بزرگوار لارڈ سکارسڈیل کیطرف سے اون چندہ کی جو آپنے قحط فنڈ ہند کیلیے ضلع ڈربی شایر مین جمع کیا۔ اخیر قسط پہونچی ہی۔ اب تک لارڈ شپ کی جمعکردہ کل رقم کی میزان ۲۲۵۴ پونڈ ہوگئی ہے۔ ۲۶ ہزار روپے ہوگئی ہے۔

موضع لہری خورد تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ سے بھی طاعون پہونچنے کی خبر آئی ہی۔ تحصیل مذکور ضلع گورداسپور کی طاعون زدہ تحصیل سکرانہ سے ملی ہوئی ہے۔ اور ہر دو تحصیل ایک پہونچی کی جاگیر مین ہین۔ صرف ۲۵۰ دی ہی ہین۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر ۳ دسمبر کو بمقام جہنگ پہونچے۔

مہاراجہ زیدکوٹ کے اکلوتے بھائی گنور گجندر سنگھ نے قضا کی۔ انتقال کرگئے۔

سردار رتن سنگھ سی آئی ای۔ پریزیڈنٹ سابق ریجنسی کونسل ریاست جیند ۴ نومبر کی شام کو بمقام سنگرور انتقال کرگئے۔

شملہ میونسپل کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنی غلہ منڈی کو بیچ ڈالے۔ اور اسکی رقم سے جدید میونسپل دفاتر خریدی یا تعمیر کرائے۔

کراچی مین ریلوے کمیشن کا اجلاس تین دن تک رہا اور بدھ کی سہ پہر کو ختم ہوا۔

انزبل ایچ۔ جے۔ ایس کاٹن چیف کمشنر ۲۳ دسمبر کو کلکتہ پہونچین گے۔

بینک آف بمبی نے اپنی شرح سود بڑھاکر ۴ فیصدی کردی ہے۔

بقول ایڈوکیٹ آف انڈیا کے انڈین نیشنل کانگرس کمیٹی نے سولہوین اجلاس کا پریزیڈنٹ انزبل مسٹر آنریبل جی چند اور کار منتخب کیا ہے۔

مفصلۂ ذیل تبدیلیان رونما ہوئی ہین:- ۲ ویں فیلڈ بٹری بریلی سے سکندرآباد کو نہ جائیگی۔ بلکہ سیدھی میرٹھ کو جائیگی۔ ۴۹ ویں فیلڈ بٹری بلگام سے سکندرآباد جانیکی بجائے بریلی کو روانہ ہوگی اور وہان سے ۲۷ ویں توپخانہ کے گھوڑے اور توپین وغیرہ لیکر سکندرآباد کیطرف کوچ کریگی۔

سرجان وڈبرن مع لیڈی وڈبرن اور سٹاف کے ۳ دسمبر کی صبحکو گائیڈ نام ٹیمر مین سوار ہوکر دورے کیلیے چٹاگنگ روانہ ہوگئے۔

کراچی کے پانسو سے زیادہ باشندون نے صاحب کمشنر سندھ کے ہان عرضی دی ہی کہ انکم ٹیکس کے لیے ہماری آمدنیان اصل سے زیادہ تجویز کیگئی ہین۔ لہذا آمدنیون کی تشخیص دوبارہ کی جائے۔ اور سالہائے گزشتہ مین جو ٹیکس زیادہ سے زیادہ وصول کیا گیا ہے ہمین واپس دلایا جائے۔

سکھر (واقع سندھ) کے دربار مین لارڈ ناتھ کوٹ بالقابہ نے جو اس صوبہ مین دورہ فرما رہے ہین۔ اعلان کیا کہ آئندہ کیلیے گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سندھ کے امرائے دیرینہ سال کو نیشن عطا ہونیکی بجائے اراضیات حاصل کرنے مین ہمولیتین دیجائین گی۔ اور افسران سرکاری کو ہدایت ہوگی کہ ایسے طریق سے انکی حوصلہ افزائی و امداد کرین جس سے انکی اصلی خوشحالی مین ترقی ہو۔

ایک ممبر کی رائے مین گورنمنٹ سیلون کی قایم کردہ نظیر پر کاربند ہوکر اب ہماری گورنمنٹ کو بھی چاہیئے کہ ہر قسم کی چاء پر جو ہندوستان کی بندرگاہون سے بیرونجات کو جائے یا غیر ممالک سے درآمد ہو محصول درآمد و برآمد مقرر کردے اور اس ٹیکس کے حاصلات "انڈین ٹی ایسوسی ایشن" کے حوالہ کردیئے جایا کرین جو چاء کی منڈیون کی اہم کامون مین لگین۔ ایک شرط یہ بھی ہو کہ کم از کم ساٹھ فیصدی آمدنی دیسی (انڈین) منڈیون اور ایشیاٹک منڈیونکی ترقی مین صرف ہو۔ اور ۴۰ فیصدی سے زیادہ ممالک غیر کی منڈیونمین ہرگز نہ صرف کیا جائے۔

گیا مین وبا کا بدستور زور ہے۔ دو مہینہ سے اس مین ذرا بھی کمی نہین ہوئی۔

کچھ عرصہ ہوا کہ دیسی رؤسا کے بیٹون اور دیگر قریبی رشتہ دارون کو علی طور پر فوجی تعلیم دینے کے متعلق بعض خاص تجاویز زیر غور ہین۔

حضور لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی ۵ راہ حال کو وارد فیض آباد ہوئے۔ شام کو مہاراجہ مہیا نہائیس آنریبل مہاراجہ سر پرتاب نرائن سنگھ بالقابہ والی اجدھیا کیطرف سے ہز آنر کو دعوت دیگئی۔

صوبجات متحدہ کی قانونی امتحانات پرسون بارہ تاریخ سے شروع ہونگے۔ فہرست مندرجہ گزٹ سرکاری کے بموجب ۱۲۹ امیدوار درجہ وکیل کے ہین۔ ۲۶۲ درجہ پلیڈر کے اور ۲۰۴ مختاری کے۔

ہندوستان مین انگریزی اور دیسی افواج کو مونٹڈ انفنٹری کے فرایض سے متعلق تعلیم و مشق کرانے جانیکی تجویز فی الحال گورنمنٹ آف انڈیا کی زیر غور ہے۔

ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف افواج ہند ۶ دسمبر کو راولپنڈی سے روانہ ہوئے اور ۸ کو آگرہ پہونچے۔ آج ۱۰ کو آگرہ سے روانہ ہونگے۔ کل ۱۱ کو دہلی سے روانہ ہوکر ۱۲ کو میرٹھ پہونچین گے۔ لیڈی پامر صاحبہ میجر کے صاحب سمرجن حضور ممدوح اور کپتان وٹسن ایڈیکانگ اثنار دورہ مین آپکی ہمرکاب ہونگے۔

حضور وائسرائے کا دورہ۔ یکم دسمبر کو میسور مین ساڑھے تین بجے تشریف لائے ہی۔ اسٹیشن پر میسور کے بڑے بڑے افسرون اور رؤسا نے ریزیڈنسی مین جاکر لارڈ ممدوح سے صحت مزاج دریافت کی۔ پانچ بجے مہاراجہ صاحب میسور نے ہز ایکسلنسی سے باقاعدہ ملاقات کی اور شب کو ریزیڈنسی مین ایک ڈنر دیا گیا۔ ۲ دسمبر کی صبحکو میسور و کورگ میونسپلٹی کے ڈیپوٹیشن جو وہان کے مقامی معاملات سے متعلق تھے پیش ہوئے۔ تیسرے پہر حضور ممدوح نے مہاراجہ صاحب انجمانی کے بت کا افتتاح فرمایا۔ رات کو ریزیڈنسی مین ریاست کی جانب سے دعوت تھی جس مین لارڈ کرزن بہادر نے مہاراجہ صاحب حال کا جام صحت تجویز کیا۔ اور چند مختصر مگر معنے خیز کلمات مین نہایت مفید مشورے دیئے اور بعض صیغہ ہای ریاست کے متعلقہ معاملات پر قابلقدر تنبیہ کی۔ شام کو وائسریگل پارٹی گاڑی مین سوار ہوکر ۵۰ میل کا طویل سفر طے کرکے کاکنکوٹ پہنچی جہان تین روز قیام رہا۔ مگر کھڈی مین نام کو بھی کوئی ہاتھی دکھلائی نہ دیا جسکا شکار کھیلا جاتا۔ ۴ دسمبر کی صبحکو لارڈ کرزن مع میجر بارنگ کے جنگلی بھینسونکے شکار کو نکلے۔ تیسرے پہر کو لارڈ ممدوح و لیڈی صاحبہ اور

فوج ریزرو کے سپاہی کی عورت مشکلات میں

مقام پوٹن کی سطح مرتفع واقع انگلینڈ سے بالکل اوپر کریچ وڈ گرین بتاہو ضلع ہرٹفورڈ شائر میں یہ وضع اس لئے مشہور ہے کہ یہاں کی آب و ہوا نہایت ہی اچھی ہے۔ یہاں کے باحیثیت و شائستہ باشندوں نے اپنے ملک کی فوجی خدمات میں برا حصہ لیا ہے۔ اس کے باشندگان میں جو فوج ریزرو کی ذیل میں طلب کئے گئے ایک پرائیویٹ شخص مسمی ارنسٹ لارنس بھی ہے۔ معقول ملازمت کا چھوڑ دینا۔ وطن مالوف سے نکل باہر ہونا اور اس طرح شاق کلف ہے [illegible] اور پانچ بچے نیک چلنتی کے (کہتا ہے) شامل ہونا بھی کچھ کم وقتیں نہ تھیں مگر بیوی اور دو پیاری پیارے بچوں کی جدائی سے بھی بڑھکر یہ صدمہ گزرا کہ شروع جنوری میں خاوند کی رخصت کے تھوڑی ہی دنوں بعد اس نوجوان کی بیوی مس لارنس یکایک سخت بیمار پڑ گئی اور اسکی یہ بیماری کچھ ایسی غیر معمولی قسم کی تھی کہ نوجوان مذکور کو اوسکی مزاج پرسی اور دریافت حال کیلئے ایک مخبر رپورٹر بھیجنا پڑا۔ جب وہ پہونچا اور مس لارنس کی کیفیت پوچھنے لگا تو وہ بولی کہ مجھ پر جو کچھ بیتی ہے اسکا اعادہ کرنا نہیں چاہتی۔ بس یہ سمجھ لو کہ تین ہفتوں کے اندر میں بمشکل کوئی دو رات چین سے سوئی ہونگی مجھ درد کی بیماری تھی۔ اول اول اس کا حملہ اور زور میری دائیں ٹانگ پر ہوا جس پر سوجن چڑھ گئی اور بڑی تکلیف دینے لگی پہر کو ٹھے تک پہونچ گئی لیکن میں ابھی تک اس امید میں رہی کہ یہ عارضہ جاتا رہیگا مگر وہ تو اور بھی بڑھتا گیا اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ میں بغیر میز کا سہارا لئے اٹھ بھی نہ سکتی تھی۔ کمرہ میں بھی اس سرے سے اس سرے تک پہرتی تو لکڑی کی مدد سے۔ اس کے بعد میری باپ نے میری لئے بیرا گنیں خرید دیں جنہیں بغلوں میں لگا کر میں بڑی دقت سے چل سکتی تھی جب بستر پر جاتی تو کسی طرح کل نہ پڑتی۔ درد کا یہ عالم تھا کہ اس پہلو سے اس پہلو پر کروٹ بدلنے لگتی تو ایسا معلوم ہوتا جیسے کوئی چاقو سے کاٹتا ہے۔ ایک رات یہ کیفیت گزری کہ گھر والے سب ڈر گئے کہ گویا میرا کام ہی تمام ہوتا ہے۔

اپنی پُر درد رام کہانی بیان کرتے کرتے مسز لارنس بولی کہ میں نے چھوٹے چھوٹے رسالوں میں ایسے لوگوں کے حالات پڑھے ہیں جو میری طرح درد کی مصیبت بھگت چکے ہیں۔ میں نے اپنی اماں جان سے کہا کہ اچھا تم مجھے ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فور پیل پیپل کی ایک ڈبیا تو لا دو۔ چنانچہ مقام پوٹن سے ان گولیوں کی ایک بکس منگایا گیا۔ اور میں نے ان کو استعمال کرنا شروع کیا۔ بس پہر تو یہ دیکھ لو کہ جوں جوں میں اس دوا کو کھاتی تھی دن بدن میری صحت کچھ سے کچھ ہوتی جاتی تھی۔ میں ابھی صرف تین ہی ڈبیا ختم کی تھیں اسی وقت سے تندرستی و توانائی کو روز بروز ترقی پاتی ہوں۔"

پرائیویٹ لارنس نے کہا کہ جب شاہن کلف کے کمانڈر نے ڈاکٹر کا سارٹیفکیٹ [illegible] دیکھ لیا کہ میری بیوی اسقدر بیمار ہے تو مجھے ایک مہینہ کی رخصت مل گئی۔ میں جتنی جلدی بن پڑا بھاگ دوڑ کر کے گھر پہنچا۔ مگر مجھے بڑا اچنبھا ہوا کہ ہوا یہ سا سہمی بجلی جنگی سڑک پر پہرتی ہے ابھی تین ہی ہفتہ کی بات ہوئی وہ بیرا گنوں کو ٹیک کر چلتی تھی اور اب ان لاٹھیوں سے کچھ واسطہ نہیں۔ میری بیوی خاصی طرح بدستور اپنا گھر کا کام کر رہی ہے اور اس کا سبب میں سوائے ان گولیوں کے اور کچھ بھی نہیں بتا سکتا۔"

مسز لارنس کہنے لگی کہ میں نے ان گولیوں کی فقط تین ہی ڈبیاں کھائیں اور اب بالکل تندرست ہوں لیکن چونکہ بکس کے لئے آج اور دو شلنگ گیارہ پنس بھیجتی ہوں۔" ہمنے قاصد سے یہ کہدیا کہ دیکھو اس بات کا اچھی طرح خیال رکھنا کہ بکس کے ڈبیا پر یہ سات لفظ لکھے ہوئے ہوں "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فور پیل پیپل" خاوند نے کہا۔ ہاں اس امر کی واقعی بڑی احتیاط چاہیئے کیونکہ اکثر دھوکے باز ان گولیوں کے بھلائے میں اور اور نقلی ادویہ بھی دیدیتے ہیں۔"

مسز لارنس نے نہایت مناسب طریق سے بیان کیا کہ اس دوا نے بہت سی موقعوں پر [illegible] حالتوں میں مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جس سے ہر ایک کے دلوں پر اسکی بڑی وقعت ہے اور اسی وجہ سے لوگ اسکی بہت قدر کرتے ہیں۔ (۱) اخیر میں کہا کہ اکثر دواؤں کے نقلی اور جعلی دوا بیچتے ہیں

پس مسز لارنس نے پہچان اصلی دوا کی بتائی اسے بڑی احتیاط سے ڈاکٹر ولیمز کی پنک پلز [illegible] اس تمام امراض کو سخت بخشتی ہیں جو ضعف اعصاب سے یا خون کی نکالنے سے یا صدمہ جانکاہ میں رہنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً امراض جگر۔ ملیریا کے بخار یا بخار کی دیگر اقسام کے بعد کا اثر۔ صدر لوکوموٹر اٹاکسی دماغ میں سے اخیر تو معمولی ادویہ سے کبھی جاتی ہی نہیں۔ عرق النسار۔ رعشہ۔ امراض نخاع۔ دردسر عصبی امراض قلب اور وہ بیماریاں جو خون کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً انیمیا۔ دق۔ وجع مفاصل۔ بدہضمی۔ دم پھولنا۔ احتناق الرحم۔ زنانہ امراض چہرہ کی زردی اور دبلاپن۔ یہ گولیاں اجوہ دعورت دونوں کے لئے یکساں مفید پڑتی ہیں۔ دوا بیخ لمبے اور روپیہ بر برگول بکسوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ اوپر باہر کو کلابی کا عدد لکھا ہوتا ہے سپر چہ پر [illegible] لکھا ہوتا ہے دو روپیہ فی ڈبیہ کے حساب سے فروخت ہوتی ہیں۔ ہندوستان برہما اور لنکا کے تمام نامور دوافروشوں کی دوکانوں سے مل سکتی ہیں +

ڈاکٹر ولیمز میڈیسن کمپنی کے ایجنٹ دمودر مخسی، ۲ کالیا دیوی روڈ کمیٹی ۸ کینگ سٹریٹ کلکتہ میں

+ ان کی بجائے اور دوا خواہ کھلی بکتی ہو یا بند بالکل نکمی ہے +

حسب استدعا کانگرس کمیٹی ہندوستان بموجب تجاویز پاس شدہ یکم و دوم اکتوبر اجلاس دہلی کمیٹی استقبالیہ لاہور نے کانگرس کے اجلاس حال میں پیش کرنیکے واسطے مندرجہ ذیل ریزولیوشن قرار دیئے ہیں۔ کانگرس کی مختلف سٹینڈنگ کمیٹیوں اور ممبران انڈین کانگرس کمیٹی وغیرہ کی جانب سے مختلف رایوں کے اظہار ہونے پر دو ہفتہ کے اندر ایکدا اور سرکلر شایع کریگی جس میں جملہ ترمیم شدہ ریزولیوشن درج ہونگے۔ حسب الحکم ہرکشن لعل سکرٹری (الف) کانگرس کمیٹی ہند۔ (۱) فقرہ ہائے نمبر ۷ و ۸ و ۹ کانگرس کمیٹی کی تعمیل کرنا۔ اور اسکی تکمیل کی مزید ترقی پر غور کرنا۔ (۲) منظوری قواعد و مستثنیات پاس کردہ انڈین کانگرس کمیٹی بغرض اجرائے کار۔ (۳) برٹش کمیٹی و اخبار انڈیا کی امداد حسب سفارش و تجویز انڈین کمیٹی (۴) سوالات حرفت و صنعت و تعلیم ملک پر غور کرنیکے واسطے کانگرس کی ہر ایک اجلاس میں ایک خاص [illegible] مقرر کرنا۔ اور خاص خاص اشخاص کو مدعو کرنا۔ (۵) مسٹر ہوم۔ وینڈربرن و نوروجی نے اپنے خط میں اس امر کی سفارش کی ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں استدعا کیجائے۔ تاکہ اہل ہند کی خراب حالت کی نسبت پوری طور سے آزادانہ تحقیقات کیجائے۔ ب۔ جدید مضامین۔ (۶) ہندوستانیوں کو اب تک جن مدارج فوج سے باستثنا یورپین محروم رکھا جاتا ہے۔ اُن کے لئے جاری کئے جائیں۔ ہندوستانی سپاہیوں کی تنخواہیں اور پنشنیں انکی خدمات اور کام کے مطابق بڑھائی جائیں + (۷) ہندوستانیوں کو سرکاری اور غیر سرکاری ریلوں کے اعلےٰ اعلےٰ عہدے بھی دیئے جائیں + (۸) ہندوستانی یونیورسٹیوں کو فیلو بذریعہ انتخاب مقرر کئے جایا کریں۔ اور پنجاب یونیورسٹی میں بھی اس انتخاب کا رواج عمل میں آئے۔ (۹) بنک ہائے زراعتی جو گورنمنٹ نے تجویز کرنے ہیں۔ انکی کمیٹیوں میں داخل کرنیکے واسطے ہندوستانی ممبروں کے نام تجویز کئے جایا کریں اور جس قدر قرضہ دینے والی ایجنسیاں ہیں۔ ان سے اس مطلب کیلئے فائدہ اٹھایا جائے + (۱۰) جدید کو پرہل ریزولیوشن جو ہندوستانیوں کو ناقابل ظاہر کرتا ہے۔ واپس لیا جائے + (۱۱) گورنمنٹ پنجاب الیسو قوانین اہل پنجاب کے واسطے نہ بنائی جنکے رو سے ۱۔ قانون پیشہ اشخاص کی اعانت وہ اپنے مقدمات کی پیروی اور داخل عدالت میں نہ کر سکیں۔ اور ۲۔ قانون انتقال اراضیات پنجاب میں سے اس قسم کی شرائط کو نکال دینا چاہیئے + (۱۲) قانون انتقال اراضیات پنجاب سے ناراضمندی ظاہر کرنی چاہیئے + (۱۳) پنجاب کو ایک آئینی صوبہ بنانا چاہیئے۔ اور اگر ضرور سمجھا جائے تو اس مطلب کے پورا کرنیکے واسطے سرحدی اضلاع کو ایک اور صوبہ [illegible] چن کا بنایا جائے۔ سندھ پنجاب سے ملحق کیا جائے۔ یک قانونی [illegible] پاس کیا جائے۔ اور مجلس واضعان قانون پنجاب کو بھی دیگر صوبجات و علاقہ جات (باستثنا برہما) کے برابر سمجھنا چاہیئے۔ گورنمنٹ ہند کو اس مضمون کے متعلق ایک میموریل بھیجا جائے + (۱۴) [illegible] کے اس مطلب پر غور کرنیکا زمانہ آگیا ہے۔ کہ قانون پیشہ اشخاص کی جو ڈیشل عہدوں پر [illegible] + (۱۵) ہندوستانی ممبر ایسے کمشنوں میں بکثرت داخل کئے جایا کریں۔ جو سرکاری

نمبر ۳ جلد ۶ (لعنتوں پر خدا کی لعنت) مطبوعہ اردو ۱۹۰۰ء

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

ہماری ادویات کے زود اثر و مجرب ہونیکا ثبوت

بفضل شافیٔ مطلق ہمکو مندرجہ ذیل ادویات کے موثر ہونے پر اسقدر بھروسہ ہے کہ ہم آپ کو انجمی خریداری کے واسطے بدیں شرط آمادہ کرتے ہیں کہ اگر خدانخواستہ ان ادویات کے صرف آٹھ روز کے استعمال سے کچھ فائدہ

نہ ہو تو مندرجہ ذیل حلفی تحریر ایک ہفتہ کے اندر واپس بھیجکر قیمت بذریعہ منی آرڈر واپس منگوالیں +

مضمون حلفی تحریر۔ میں اپنے ایمان سے کہتا ہوں کہ مینے آپکی ادویہ کو برابر آٹھ روز مطابق آپ کی ہدایت و پرہیز کے استعمال کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اگر میں جھوٹھ بولتا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت + (دستخط)

اکسیر اعظم ظفر ہمدردی

نروائن ٹانک مکسچر و طلا

یہ جنگو اعلے سے اعلے ڈاکٹران یورپ و امریکہ نے ہزاروں کیا بلکہ لاکھوں ناطاقت مریضوں پر تجربہ کرکے بیربہرہ لاثانی و مؤثر قرار دیا ہے اور عجیب الخواص مانا ہے۔ نروائن ٹانک مکسچر ناطاقتی جریان۔ نسیان۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف بصر۔ رقت سرعت۔ رعشہ۔ ضعف دماغ۔ درد کمر۔ اور دیگر امراض مزمنہ کے لئے ایک ہی دوا ہے جو اپنی آپ نظیر ہے۔ بلا مبالغہ بے نظیر اثر کے ساتھ یہ نروائن ٹانک مکسچر و طلا جوانی کی غلط کاریوں۔ عالم شباب کی بے احتیاطیوں کے نتائج دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتے ہیں اور بالخصوص ان مایوس العلاج مریضوں کے واسطے آخر کا نمونہ ہے جو اپنی غلط کاریوں کے سبب ناامید ہو بیٹھے ہوں۔ یہ ہی ایک مکسچر و طلا ہے جو بوڑھوں کو جوان نامرادوں کو بامراد اور بے اولادوں کو بفضل خدا صاحب اولاد کرنے میں دعوے رکھتے ہیں۔ گم شدہ طاقتوں کو واپس لانا محض انہیں کا کام ہے۔ گو معمولی گذری ہفتہ بھر کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے مگر ایسی تاثیر اور عجائبی قوائے جسمانی کے واسطے کم از کم ایک شیشی مکسچر اور ایک شیشی طلا کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ اور لطافت یہ کہ انکا استعمال کسی خاص موسم کا محتاج نہیں جب چاہیں استعمال کریں۔ کوئی جنون کوئی مالیخولیا۔ کوئی فاسفوڈین کوئی فاسفورس پلز نہیں یا کوئی طلا نہیں جو اس مکسچر و طلا کی تاثیر و فوائد عزیزہ کا مقابلہ کر سکیں +

قیمت فیشیشی نروائن ٹانک مکسچر تین روپے
قیمت فیشیشی طلا دو روپے (عہ)

لاثانی خضاب

درفیض است منشیں از کشایش ناامید اینجا

بر رنگ دانہ از ہر فصل مے روید کلید اینجا

منصف مزاج ذی وقار ہے۔ دنیا میں ایسا کوئی بشر نہیں جو چاہتا ہو کہ اسکے آثار پیری ایک عالم شباب کی جھلک دکھانے کے لئے جھیلنی پڑیں۔ دنیاوی کاروبار سے گھنٹوں بیکار ہو کر مثل بیمار منھ کو باندھ کر کے کنج تنہائی میں بیٹھنا پڑے تو ایسی نہندی اور وسمہ سے رنگ جمانے کو سو سو سلام ہے۔ ان ہی تکالیف پر خاتمہ نہیں بلکہ جو عوارض انکے استعمال سے لاحق ہوتے ہیں اور جن کا آخر نتیجہ نہایت بد بہگتنا پڑتا ہے ان سے خدا محفوظ رکھے۔ دانتوں کا گرنا بصارت کا کم ہونا۔ ریزش کا اثر نا نہندی وسمہ کے خضاب کا ادنے کرشمہ ہے۔ ان تمام کشمکشوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہمنے کمال محنت اور جانفشانی بدرجہ غایت عرقریزی اور وسیع تجربہ سے ایک ایسا خضاب ایجاد کیا ہے کہ

جس سے ہمارے خریدار اس لاثانی خضاب کا ایکدفعہ استعمال فرما کر کبھی

کسی دوسرے خضاب کی خریداری کے خواہاں نہ ہونگے۔ اگرچہ چیخنے چیڑے تعریفی الفاظوں سے مجھے خود نفرت ہے۔ تاہم ہمارے ایجاد کردہ لاثانی خضاب کی یہی تعریف کافی ہے کہ صرف تیل کی طرح بالوں کو لگا دیجئے فوراً لگاتے ہی بال اصلی بالوں کی طرح سیاہ و ملایم ہو جائیں گے۔ طرفہ یہ کہ جسقدر بال سیاہ کرنے مطلوب ہوں سیاہ کر لیں اور اسپر خوبی یہ کہ آیندہ سیاہ بال اسکے استعمال سے سفید نہ ہونگے اور جو سفید ہیں وہ اصلی بالوں کی طرح سیاہ و ملایم ہو جائینگے۔ القصہ مختصر آزمایئے اور ہماری راستی کی داد دیجئے +

باوجود ان خوبیوں کے اسکی قیمت صرف دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

ہماری لاثانی خضابی قدردانی

جناب مولوی عبد القادر صاحب متصدر علاقہ نظام حیدرآباد دکن:۔ آپ کا خضاب بیشک اسم بامسمی ہے۔ میں اس جگہ سے زیادہ شیشیاں طلب نہیں کر سکتا ہوں۔ کیونکہ میں یہاں بطریق مسافر برائے چندے سکونت پذیر ہوں۔ فی الحال نصف درجن شیشی ہائے خضاب مذکور جلد روانہ فرماویں۔ یہاں کے لوگ آپ کے خضاب کے خواہاں ہیں بلدہ حیدرآباد میں پہنچکر خضاب اور دوسری ادویات طلب کرونگا +

جناب حاجی سید ولایت حسین صاحب موضع کھجر (ضلع گیا) سے ایک کنٹر کے واسطے تحریر فرماتے ہیں کہ درحقیقت آپ کا خضاب قابل تعریف و لاثانی ہے۔ ہمنے کبھی ایسا عمدہ خضاب نہ دیکھا تھا نہ سنا تھا۔ جو کچھ تعریف کی جائے سچ ہے +

جناب ڈاکٹر عبد الواحد صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ ریلوے Mg Thra لاثانی خضاب مرسلہ جناب پہنچا واقعی نہایت عمدہ اور اسم بامسمی ہے جس شخص کیواسطے مینے آپ سے طلب کیا تھا وہ گاؤں کا نمبردار ہے اسکے قریباً تمام بال سفید ہو گئے ہیں اگرچہ اسکی عمر بہت نہیں۔ اسلئے آپ ایک درجن بوتل خضاب اور بالوں کے خوشبودار کرنے والا تیل بذریعہ وی پی روانہ فرماویں +

عرق دافع سوزاک و قرحہ

یہ بے نظیر عرق سوزاک دیرینہ و تازہ کو اپنے فوری اثر سے بیخ و بن سے دور کرتا ہے۔ پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد جلن۔ بار بار حاجت بول۔ درد کمر وغیرہ شکایات دو یوم میں دور ہو کر ایک ہفتہ کے اندر پوری صحت [illegible] قیمت فیشیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ)

سرمہ رفیق بصارت

یہ اسم بامسمی سرمہ ہے جو قیمتی نایاب ادویات مفید چشم سے مرکب ہے۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ پانی جانا۔ آشوب چشم وغیرہ کے لئے از حد مفید ہے۔ ضعف بصر کو دور کرتا اور عینک کی عادت چھوڑا دیتا ہے +

قیمت فیشیشی دو روپے ... ... عہ

بالوں کو خوشبودار کرنیکا تیل

یہ روغن بالوں کو معطر و خوشبودار کرنے کے علاوہ ضعف دماغ کے دور کرنے اور اسکے تر و تازہ رکھنے میں بے نظیر ہے۔ زکام و درد سر کو نزدیک نہیں آنے دیتا۔ اسکے لگانے سے بال بیوقت سفید نہیں ہوتے۔ قیمت فیشیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ/۸)

دانتوں کا منجن

اسکے استعمال سے دانت مضبوط و آبدار ہو جاتے ہیں۔ بدبو دہن دور ہوتی ہے۔ مسوڑوں کے درد ورم۔ گوشت خورہ۔ مسوڑوں سے خون کا نکلنا بند ہوتا ہے۔ کیڑا دانتوں کو نہیں لگتا۔ فیبکس عہ

سرپانی سے بال اڑانیکا جوہر

اس عجیب و غریب جوہر کے استعمال سے صرف پانچ منٹ میں بلا کسی تکلیف کے بال بیخ و بن سے دور ہوتے ہیں اور چند دفعہ کے استعمال سے بال پھر نمودار نہیں ہوتے + فیبکس (عہ/) ایک روپیہ

پوڈر دافع آتشک

اس پوڈر کی ۴۸ پوڑیہ کے استعمال سے بغیر مو دہنہ آنے وغیرہ کے تمام مضار مرض بیخ و بن سے دور ہو کر ہمیشہ کے لئے دور ہوتا ہے +

قیمت ۴۸ پوڑیہ ڈیڑھ روپیہ عہ/۸

دھوڑا جو ایک دو روز کے استعمال سے آتشک کے زخم خشک کر دیتا ہے + فی پیکٹ عہ

جوہر عشبہ مرکب

یہ جوہر صفائی خون کے واسطے عرب المثل مانا گیا ہے۔ لقوہ۔ فالج۔ ضیق النفس۔ رعشہ۔ وجع المفاصل آتشک۔ بلغمی۔ ضعف معدہ رطوبی۔ ضعف بصر۔ آتشک تازہ اور دیرینہ۔ فساد خون۔ خنازیر۔ پھوڑ پھنسی۔ بہگندر۔ ستاسور اور تمام جلدی امراض کے دفعیہ کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ ہر موسم میں قابل استعمال اور ہر مزاج کے موافق ہے ذائقہ میں خوش مزہ ہے +

قیمت فیشیشی دو روپے آٹھ آنہ عہ/۸

رعایت

جو صاحب ہر ایک دوائی کی قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماوینگے انکو محصول ڈاک معاف

نوٹ۔ تمام فرمائشوں کی بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل یا قیمت نقد آنے پر ہوگی۔ اخراجات ڈاک بذمہ خریدار۔ اپنا نام و پتہ صاف لکھیں +

تمام فرمائشیں بنام محمد عبد العزیز پروپرائیٹر محمدن میڈیکل ہال امرتسر